چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل با محاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

مَعرِفَةُ القُرآن
عَلٰی
کَنزِالعِرفَان

مترجم: شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابُوالصَّالِح مُحَمَّد قَاسِم قَادِری مدظلہ العالی

يَعۡتَذِرُوۡنَ

11

منافقوں کی بہانے بازی کی پیشگی خبر اور انہیں جواب

يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ ؕ

يَعۡتَذِرُوۡنَ	اِلَيۡكُمۡ	اِذَا	رَجَعۡتُمۡ	اِلَيۡهِمۡ
وہ (منافق) بہانے بنائیں گے	تمہاری طرف (تم سے)	جب	تم لوٹ کر جاؤ گے	ان کی طرف

جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تو یہ تم سے بہانے بنائیں گے۔

قُلۡ لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكُمۡ قَدۡ نَبَّاَنَا اللّٰهُ

قُلۡ	لَّا تَعۡتَذِرُوۡا	لَنۡ نُّؤۡمِنَ	لَكُمۡ	قَدۡ	نَبَّاَنَا	اللّٰهُ
تم کہو	بہانے نہ بناؤ	ہم ہرگز یقین نہیں کریں گے	تمہارا	بیشک	ہمیں بتادیں	اللہ (نے)

تم فرماؤ: بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز تمہاری بات پر یقین نہیں کریں گے اللہ نے ہمیں

مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ ثُمَّ

مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ	وَ	سَيَرَى	اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ	ثُمَّ
تمہاری بعض خبریں	اور	عنقریب دیکھے گا	اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام	پھر

تمہاری خبریں دیدی ہیں اور اب اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام دیکھیں گے پھر

تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا

تُرَدُّوۡنَ	اِلٰى عٰلِمِ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ [1]	فَيُنَبِّئُكُمۡ	بِمَا
تمہیں لوٹایا جائے گا	چھپے اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو

تمہیں اس کی طرف لوٹایا جائے گا جو غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے تو وہ تمہیں

جھوٹی قسمیں کھانے والے منافقوں سے اعراض کی ہدایت

كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَكُمۡ اِذَا انۡقَلَبۡتُمۡ

كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٩٤﴾	سَيَحۡلِفُوۡنَ [2]	بِاللّٰهِ	لَكُمۡ	اِذَا	انۡقَلَبۡتُمۡ
تم کرتے تھے	اب قسمیں کھائیں گے	اللہ کی	تم سے (تمہارے سامنے)	جب	پلٹ کر جاؤ گے

تمہارے اعمال بتادے گا○ اب جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو یہ تمہارے سامنے

1 ...... عالم الغیب اللہ تعالیٰ کا وصفِ خاص ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جن مقربینِ بارگاہ کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے ان کے بارے میں یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے وہ غیب جانتے ہیں یا غیب پر مطلع ہیں یا غیب پر خبردار ہیں لیکن انہیں عالم الغیب نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس لفظ کا استعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ 2 ...... اس آیت میں منافقوں کے عتاب و ملامت سے بچنے کے لئے قسمیں کھانے کی خبر دی گئی، اس سے معلوم ہوا کہ منافق و گمراہ زیادہ قسمیں کھا کر اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! مومنوں کو اس کی ضرورت نہیں پڑتی۔

اِلَیۡهِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ اِنَّهُمۡ

اِلَیۡهِمۡ	لِتُعۡرِضُوۡا	عَنۡهُمۡ	فَاَعۡرِضُوۡا	عَنۡهُمۡ	اِنَّهُمۡ
ان کی طرف	تا کہ تم منہ پھیر لو	ان سے	تو تم منہ پھیر لو	ان سے	بیشک وہ

اللہ کی قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے درگزر کرو تو تم ان سے اعراض ہی کرو۔ یہ

رِجۡسٌ ۫ وَّمَاۡوٰىهُمۡ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿٩٥﴾

رِجۡسٌ	وَّ	مَاۡوٰىهُمۡ	جَهَنَّمُ	جَزَآءًۢ	بِمَا	كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿٩٥﴾
ناپاک (ہیں)	اور	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	بدلہ	(اس) کا جو	وہ کام کرتے تھے

ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے ○

يَحۡلِفُوۡنَ لَكُمۡ لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ ۚ فَاِنۡ

يَحۡلِفُوۡنَ	لَكُمۡ	لِتَرۡضَوۡا	عَنۡهُمۡ	فَاِنۡ
وہ قسمیں کھاتے ہیں	تم سے (تمہارے سامنے)	تا کہ تم راضی ہو جاؤ	ان سے	تو اگر

تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تا کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر

تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرۡضٰى عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿٩٦﴾

تَرۡضَوۡا	عَنۡهُمۡ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَرۡضٰى	عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ ﴿٩٦﴾
تم راضی ہو جاؤ	ان سے	تو بیشک	اللہ	راضی نہیں ہو گا	نافرمانی کرنے والے لوگوں سے

تم ان سے راضی ہو (بھی) جاؤ تو بیشک اللہ تو نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہو گا ○

اَلۡاَعۡرَابُ اَشَدُّ كُفۡرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجۡدَرُ

دیہاتی منافق کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں

اَلۡاَعۡرَابُ (1)	اَشَدُّ	كُفۡرًا	وَّ	نِفَاقًا	وَّ	اَجۡدَرُ
دیہاتی (منافق)	زیادہ سخت (ہیں)	کفر	اور	منافقت (میں)	اور	(اس کے) زیادہ لائق (ہیں)

دیہاتی (منافق) کفر اور منافقت میں زیادہ سخت ہیں اور اس قابل ہیں

1 ...... یعنی دیہات میں رہنے والے منافق کفر اور منافقت میں شہر میں رہنے والوں سے زیادہ سخت ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ لوگ علم کی مجالس اور علماء کی صحبت سے دور رہتے ہیں، قرآن و حدیث اور وعظ و نصیحت نہیں سنتے۔ وہ اسی قابل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرائض، سنن اور احکام اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمائے ہیں ان سے جاہل رہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہالت شدت پیدا کرتی ہے لہٰذا جو شخص بلاوجہ شدت کا عادی ہے وہ علم سے دور ہے۔ ہمارے زمانے میں بھی ایک گروہ ایسی شدت کی طرف مائل ہے کہ سب کو مشرک قرار دیتا ہے، یہ شدت بھی جہالت کی علامت ہے۔

دیہاتی منافقوں کی اسلام دشمنی اور مسلمانوں کی بدخواہی

اَلَّا یَعۡلَمُوۡا حُدُوۡدَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ ؕ وَ

اَلَّا یَعۡلَمُوۡا	حُدُوۡدَ	مَاۤ	اَنۡزَلَ	اللّٰہُ	عَلٰی رَسُوۡلِہٖ	وَ
کہ وہ بے خبر رہیں	(ان) احکام (سے)	جنہیں	نازل کیا	اللہ (نے)	اپنے رسول پر	اور

کہ اُن احکام سے جاہل رہیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں اور

اللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ﴿۹۷﴾ وَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ یَّتَّخِذُ

اللّٰہُ	عَلِیۡمٌ	حَکِیۡمٌ ﴿۹۷﴾	وَ	مِنَ الۡاَعۡرَابِ	مَنۡ	یَّتَّخِذُ
اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	اور	دیہاتیوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	قرار دیتا ہے، سمجھتا ہے

اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اور کچھ دیہاتی وہ ہیں کہ وہ جو کچھ اللہ کی

مَا یُنۡفِقُ مَغۡرَمًا وَّ یَتَرَبَّصُ بِکُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَیۡہِمۡ

مَا	یُنۡفِقُ	مَغۡرَمًا[1]	وَّ	یَتَرَبَّصُ	بِکُمُ	الدَّوَآئِرَ	عَلَیۡہِمۡ
(اسے) جو	وہ خرچ کرتا ہے	تاوان	اور	انتظار کرتا ہے	تم پر	گردشوں (کا)	انہی پر

راہ میں خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تم پر گردشیں آنے کے انتظار میں رہتے ہیں۔ بری گردش

مخلص ایمان والے دیہاتیوں کی اچھی سیرت اور ان کا صلہ

دَآئِرَۃُ السَّوۡءِ ؕ وَ اللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۹۸﴾ وَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ

دَآئِرَۃُ السَّوۡءِ	وَ	اللّٰہُ	سَمِیۡعٌ	عَلِیۡمٌ ﴿۹۸﴾	وَ	مِنَ الۡاَعۡرَابِ[2]	مَنۡ
بری گردش (ہے)	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	دیہاتیوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

انہی پر ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو

یُّؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ یَتَّخِذُ مَا یُنۡفِقُ

یُّؤۡمِنُ	بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ	وَ	یَتَّخِذُ	مَا	یُنۡفِقُ
ایمان رکھتا ہے	اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	ٹھہراتا ہے	(اسے) جو	وہ خرچ کرتا ہے

اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کرتے ہیں اسے

1...... یہاں منافقت کی مزید دو علامات بیان کی گئی ہیں، (1) منافق راہِ خدا میں خرچ کرنے کو ٹیکس اور تاوان کی طرح سمجھتے ہیں اس لئے کبھی خوشدلی سے خرچ نہیں کرتے۔ (2) وہ مسلمانوں کے نقصان کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ افسوس! آج ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو راہِ خدا میں خرچ کرنے کو اپنے عمل سے ٹیکس کی طرح سمجھتے اور یونہی کئی لوگ مسلمانوں کے نقصان کے خواہشمند رہتے ہیں۔ اللہ تعالٰی انہیں ہدایت عطا فرمائے، اٰمین۔

2...... امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ قبیلہ مُزَیْنَہ میں سے بنی مُقَرِّن ہیں اور کلبی نے کہا کہ وہ اسلم، غِفار اور جُہَینہ کے قبیلے ہیں۔

قربت عند الله وصلوت الرسول ط الا انها قربة					
قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ[1]	اَلَاۤ	اِنَّهَا	قُرْبَةٌ
اللہ کے ہاں نزدیکیوں	اور	رسول کی دعاؤں (کا ذریعہ)	سن لو	بیشک وہ	قرب (کا ذریعہ ہیں)
اللہ کے ہاں نزدیکیوں اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سن لو! بیشک وہ ان کے لیے (اللہ کے)					

لهم ط سيدخلهم الله في رحمته ط ان الله غفور						
لَّهُمْ	سَيُدْخِلُهُمُ	اللّٰهُ	فِيْ رَحْمَتِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ
ان کے لیے	عنقریب داخل کرے گا انہیں	اللہ	اپنی رحمت میں	بیشک	اللہ	بخشنے والا
قرب کا ذریعہ ہیں۔ عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا، بیشک اللہ بخشنے والا						

رحيم ﴿٩٩﴾ ع والسبقون الاولون من المهجرين والانصار و					
رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾	وَ	السّٰبِقُوْنَ[2]	الْاَوَّلُوْنَ	مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ	وَ
مہربان (ہے)	اور	سبقت لے جانے والے	سب سے پہلے	مہاجرین اور انصار میں سے	اور
مہربان ہے ○ اور بیشک مہاجرین اور انصار میں سے سابقینِ اولین اور					

ع ۱۲

الذين اتبعوهم باحسان لا رضي الله عنهم و						
الَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْهُمْ	بِاِحْسَانٍ	رَّضِيَ	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	پیروی کی ان کی	بھلائی کے ساتھ	راضی ہوا	اللہ	ان سے	اور
دوسرے وہ جو بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں ان سب سے اللہ راضی ہوا اور						

رضوا عنه واعد لهم جنت تجري تحتها						
رَضُوْا	عَنْهُ	وَ	اَعَدَّ	لَهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	تَحْتَهَا
وہ راضی ہیں	اس سے	اور	اس نے تیار کر رکھے ہیں	ان کیلئے	باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے
یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں							

مہاجرین وانصار میں سے سابقین اولین اور ان کے پیروکاروں کیلئے عظیم بشارت

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کی نیت کرنا شرک نہیں بلکہ قبولیت کی دلیل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعائے مبارک ساری کائنات سے منفرد اور جداگانہ چیز ہے کیونکہ یہاں آیت میں قربِ الٰہی کے ساتھ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعا کا حصول ایک مقصد کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ 2 ...... سابقین مہاجرین سے مراد وہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں جنہوں نے ایمان لانے میں سبقت کی اور سابقین انصار سے مراد بیعتِ عقبہ اولیٰ، بیعتِ عقبہ ثانیہ اور بیعتِ عقبہ ثالثہ =

مدینہ منورہ اور اس کے اردگرد منافق موجود ہونے کی خبر اور ان کی سزا

الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۰۰﴾ وَ

الۡاَنۡهٰرُ	خٰلِدِيۡنَ	فِيۡهَاۤ	اَبَدًا	ذٰلِكَ	الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۱۰۰﴾	وَ
نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	یہی	بڑی کامیابی (ہے)	اور

بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے ○ اور

مِمَّنۡ حَوۡلَكُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ مُنٰفِقُوۡنَ ۛؕ وَ

مِمَّنۡ	حَوۡلَكُمۡ	مِّنَ الۡاَعۡرَابِ	مُنٰفِقُوۡنَ	وَ
(کچھ ان میں) سے جو	تمہارے آس پاس (ہیں)	دیہاتیوں میں سے	منافقین (ہیں)	اور

تمہارے آس پاس دیہاتیوں میں سے کچھ منافق ہیں اور

مِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ ۛؔ مَرَدُوۡا عَلَى النِّفَاقِ ۟ لَا تَعۡلَمُهُمۡ ؕ نَحۡنُ نَعۡلَمُهُمۡ ؕ

مِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ (1)	مَرَدُوۡا	عَلَى النِّفَاقِ	لَا تَعۡلَمُهُمۡ (2)	نَحۡنُ	نَعۡلَمُهُمۡ
(کچھ) مدینہ والوں میں سے	وہ اڑ گئے	منافقت پر	تم نہیں جانتے انہیں	ہم	جانتے ہیں انہیں

کچھ مدینہ والے (بھی) وہ منافقت پر اڑ گئے ہیں۔ تم انہیں نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں۔

سَنُعَذِّبُهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ ثُمَّ يُرَدُّوۡنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۰۱﴾ ج

سَنُعَذِّبُهُمۡ	مَّرَّتَيۡنِ (3)	ثُمَّ	يُرَدُّوۡنَ	اِلٰى عَذَابٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۰۱﴾
عنقریب ہم عذاب دیں گے انہیں	دو مرتبہ	پھر	انہیں پھیرا جائے گا	بڑے عذاب کی طرف

عنقریب ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر انہیں بڑے عذاب کی طرف پھیرا جائے گا ○

غزوہ تبوک میں عدم شرکت پر اپنی خطا کا اقرار کرنے والوں کو قبول توبہ کی بشارت

وَاٰخَرُوۡنَ اعۡتَرَفُوۡا بِذُنُوۡبِهِمۡ خَلَطُوۡا

وَ	اٰخَرُوۡنَ	اعۡتَرَفُوۡا	بِذُنُوۡبِهِمۡ	خَلَطُوۡا
اور	(کچھ) دوسرے (لوگ ہیں)	انہوں نے اعتراف کیا	اپنے گناہوں کا	انہوں نے ملا دیا

اور کچھ دوسرے لوگ جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا تو انہوں نے

وقف منزل

═ میں شرکت کرنے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمۡ ہیں۔

1...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کے اچھا یا برا ہونے کا فیصلہ صرف جگہ سے نہیں کیا جا سکتا جیسے مدینہ منورہ میں رہنے کے باوجود کچھ لوگ منافق اور لائقِ مذمت ہی رہے، ہاں اگر عقیدہ صحیح ہے تو پھر جگہ کی فضیلت بھی کام دیتی ہے۔ 2...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منافقین کا حال جاننے کی یہ نفی اس وقت کی ہے جب آپ کو اس کا علم عطا نہیں ہوا تھا، بعد میں اس کا علم عطا کر دیا گیا تھا۔ 3...... دو مرتبہ عذاب دینے سے مراد یہ ہے کہ ایک بار تو دنیا میں ═

معافی پانے والوں کے بارے میں مزید احکام

عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنۡ یَّتُوۡبَ عَلَیۡهِمۡ ؕ

عَمَلًا صَالِحًا[1]	وَّ	اٰخَرَ	سَیِّئًا[2]	عَسَى	اللّٰهُ	اَنۡ یَّتُوۡبَ عَلَیۡهِمۡ
ایک اچھا عمل	اور	دوسرا	برا (عمل)	قریب ہے	اللہ	کہ وہ توبہ قبول فرمائے گا ان کی

ایک اچھا عمل اور دوسرا برا عمل ملا دیا عنقریب اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً

اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوۡرٌ	رَّحِیۡمٌ ﴿۱۰۲﴾	خُذۡ	مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ	صَدَقَةً[3]
بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	وصول کرو	ان کے مالوں سے	زکوٰۃ

بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے حبیب! تم ان کے مال سے زکوٰۃ وصول کرو

تُطَهِّرُهُمۡ وَ تُزَكِّیۡهِمۡ بِهَا وَ صَلِّ عَلَیۡهِمۡ ؕ

تُطَهِّرُهُمۡ	وَ	تُزَكِّیۡهِمۡ	بِهَا	وَ	صَلِّ	عَلَیۡهِمۡ
تم ستھرا کر دو انہیں	اور	پاکیزہ کر دو انہیں	اس کے ذریعے	اور	دعا کرو	ان پر (ان کے حق میں)

جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو

دعائے رسول دلوں کا چین ہے

اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمۡ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۱۰۳﴾

اِنَّ	صَلٰوتَكَ	سَكَنٌ	لَّهُمۡ	وَ	اللّٰهُ	سَمِیۡعٌ	عَلِیۡمٌ ﴿۱۰۳﴾
بیشک	تمہاری دعا	سکون (کا ذریعہ ہے)	ان کے لئے	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)

بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○

اللہ تعالیٰ توبہ و صدقات قبول فرماتا ہے

اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَ

اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	یَقۡبَلُ	التَّوۡبَةَ	عَنۡ عِبَادِهٖ	وَ
کیا انہیں معلوم نہیں	کہ	اللہ	وہی	قبول کرتا ہے	توبہ	اپنے بندوں سے	اور

کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور

═ رسوائی اور قتل کے ساتھ اور دوسری مرتبہ قبر میں عذاب دیں گے۔

[1]...... یہاں اچھے عمل سے مراد قصور کا اعتراف اور توبہ کرنا ہے، یا سابقہ غزوات میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حاضر ہونا، یا طاعت و تقویٰ کے تمام اعمال مراد ہیں، اس صورت میں یہ آیت تمام مسلمانوں کے بارے میں ہوگی۔ [2]...... یہاں برے عمل سے تَخَلُّف یعنی جہاد سے رہ جانا مراد ہے۔

[3]...... مفسرین کے ایک قول کے مطابق یہاں صدقہ سے مراد وہ کفارہ ہے جو ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے دیا تھا جن کا ذکر اوپر والی آیت میں ہوا۔ ═

اطاعت گزاروں کو ترغیب اور گناہگاروں کو ترہیب

يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

يَاْخُذُ (1)	الصَّدَقٰتِ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	التَّوَّابُ
لیتا ہے	صدقات	اور	یہ کہ	اللہ	وہی	بہت توبہ قبول کرنے والا

خود صدقات (اپنے دستِ قدرت میں) لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيْمُ ۝۱۰۴ وَ قُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ

الرَّحِيْمُ ۝۱۰۴	وَ	قُلِ	اعْمَلُوْا	فَسَيَرَى	اللّٰهُ	عَمَلَكُمْ	وَ	رَسُوْلُهٗ
مہربان (ہے)	اور	تم کہو	تم کام کرو	تو اب دیکھے گا	اللہ	تمہارے کام	اور	اس کا رسول

مہربان ہے ۝ اور تم فرماؤ: تم عمل کرو، اب اللہ اور اس کے رسول اور مسلمان

وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ

وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	سَتُرَدُّوْنَ	اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ
اور	ایمان والے (دیکھیں گے)	اور	عنقریب تم لوٹائے جاؤ گے	چھپے اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف

تمہارے کام دیکھیں گے اور جلد ہی تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے

توبہ کی قبولیت موقوف کیے جانے والوں کا بیان

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۰۵ۚ وَ اٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ

فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۰۵	وَ	اٰخَرُوْنَ	مُرْجَوْنَ (2)
تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم کام کرتے تھے	اور	(کچھ) دوسرے	انہیں مؤخر کر دیا گیا

پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال بتائے گا ۝ اور اللہ کا حکم آنے تک

لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَ اِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ

لِاَمْرِ اللّٰهِ	اِمَّا	يُعَذِّبُهُمْ	وَ	اِمَّا	يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ	وَ	اللّٰهُ
اللہ کا حکم (آنے) تک	یا	وہ عذاب دے گا انہیں	اور	یا	توبہ قبول کرلے گا ان کی	اور	اللہ

کچھ دوسروں کو مؤخر کر دیا گیا ہے۔ یا تو اللہ انہیں عذاب دے گا اور یا ان کی توبہ قبول فرما لے گا اور اللہ

=دوسرے قول کے مطابق یہاں صدقہ سے مراد وہ زکوٰۃ ہے جو اُن کے ذمہ واجب تھی، انہوں نے توبہ کی اور زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اسے لینے کا حکم دیا۔

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صدقات کو قبول کرتا اور اس پر ثواب عطا فرماتا ہے۔ 2 ...... غزوۂ تبوک سے رہ جانے والے دس صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم میں سے سات نے ندامت و شرمندگی کی وجہ سے خود کو مسجد کے ستونوں سے بندھوالیا تھا۔ ان کے اعترافِ جرم اور توبہ کی قبولیت کا ذکر مذکورہ بالا آیات میں ہوا جبکہ بقیہ تین صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے چونکہ اُن کی طرح ستونوں سے بندھ کر اپنی توبہ اور ندامت کا اظہار نہ کیا تھا اس لئے ان کی توبہ=

مسجدِ ضرار بنانے والے منافقوں کے بدترین مقاصد

عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا وَّ

عَلِيۡمٌ	حَكِيۡمٌ ﴿۱۰۶﴾	وَ	الَّذِيۡنَ	اتَّخَذُوۡا	مَسۡجِدًا (1)	ضِرَارًا	وَّ
علم والا	حکمت والا (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	بنائی	مسجد	نقصان پہنچانے	اور

علم والا حکمت والا ہے ○ اور (کچھ منافق) وہ (ہیں) جنہوں نے نقصان پہنچانے کے لئے اور

كُفۡرًا وَّتَفۡرِيۡقًۢا بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاِرۡصَادًا لِّمَنۡ

كُفۡرًا	وَّ	تَفۡرِيۡقًۢا بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ	وَ	اِرۡصَادًا	لِّمَنۡ
کفر کرنے	اور	مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے	اور	انتظار کرنے (کے لئے)	(اس) کا جو

کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے اور اس شخص کے انتظار کے لئے مسجد بنائی

حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَلَيَحۡلِفُنَّ اِنۡ

حَارَبَ	اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ	مِنۡ قَبۡلُ	وَ	لَيَحۡلِفُنَّ	اِنۡ
جنگ کرچکا	اللہ اور اس کے رسول (سے)	پہلے	اور	ضرور وہ قسمیں کھائیں گے	نہیں

جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ

اَرَدۡنَاۤ اِلَّا الۡحُسۡنٰى ؕ وَاللّٰهُ يَشۡهَدُ اِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾

اَرَدۡنَاۤ	اِلَّا	الۡحُسۡنٰى	وَ	اللّٰهُ	يَشۡهَدُ	اِنَّهُمۡ	لَكٰذِبُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾
ہم نے ارادہ کیا	مگر	بھلائی (کا)	اور	اللہ	گواہی دیتا ہے	بیشک وہ	ضرور جھوٹے (ہیں)

ہم نے تو صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں ○

مسجدِ ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت

مسجدِ قبا اور اس کے نمازیوں کی فضیلت و تعریف

لَا تَقُمۡ فِيۡهِ اَبَدًا ؕ لَمَسۡجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقۡوٰى

لَا تَقُمۡ	فِيۡهِ	اَبَدًا	لَمَسۡجِدٌ (2)	اُسِّسَ	عَلَى التَّقۡوٰى
تم کھڑے نہ ہونا	اس (مسجد) میں	کبھی	بیشک (وہ) مسجد	(جس کی) بنیاد رکھی گئی	پرہیزگاری پر

(اے حبیب!) آپ اس مسجد میں کبھی کھڑے نہ ہوں۔ بیشک وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے

=کی قبولیت کو مؤخر کر دیا گیا۔ اس آیت میں انہی تین صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا ذکر ہے۔

1 ...... یہ آیت منافقوں کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے مسجدِ قبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت میں تفریق ڈالنے کیلئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی۔ اِس سے معلوم ہوا کہ مسجد کے نام پر بھی مسلمانوں کو نقصان پہنچایا جاسکتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دشمنی کی جاسکتی ہے لہٰذا ایسی مسجدوں سے بھی دور رہا جائے جہاں اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقص نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے اور جہاں مسلمانوں=

مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ

مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ	اَحَقُّ	اَنْ تَقُوْمَ	فِيْهِ	فِيْهِ	رِجَالٌ
پہلے دن سے	زیادہ حقدار (ہے)	کہ تم کھڑے ہو	اس میں	اس میں	(وہ) مرد (ہیں)

پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس کی حقدار ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔ اس میں وہ لوگ ہیں جو

يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ

يُّحِبُّوْنَ	اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا	وَ	اللّٰهُ	يُحِبُّ
(جو) پسند کرتے ہیں	کہ وہ پاک ہوجائیں	اور	اللہ	محبت فرماتا ہے

خوب پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک ہونے والوں سے

الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ

الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ (1)	اَفَمَنْ (2)	اَسَّسَ	بُنْيَانَهٗ	عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ
خوب پاک ہونے والوں (سے)	تو کیا جو شخص	بنیاد رکھے	اپنی عمارت (کی)	اللہ سے ڈرنے پر

محبت فرماتا ہے ○ تو کیا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے

وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ

وَ	رِضْوَانٍ	خَيْرٌ	اَمْ	مَّنْ	اَسَّسَ	بُنْيَانَهٗ
اور	(اس کی) رضا (پر)	(وہ) بہتر (ہے)	یا	جس نے	بنیاد رکھی	اپنی عمارت (کی)

اور اس کی رضا پر رکھی وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد

عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ

عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ	فَانْهَارَ	بِهٖ	فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ	وَ	اللّٰهُ
گرنے والی ایک کھائی کے کنارے پر	پھر وہ گر پڑے	اس کے ساتھ	جہنم کی آگ میں	اور	اللہ

ایک کھائی کے کنارے پر رکھی جو گرنے والی ہے پھر وہ عمارت اس (اپنے بانی) کو لے کر جہنم کی آگ میں گر پڑے

اچھی نیت اور بری نیت والے اعمال کا تقابل

= کو باطل تعلیم دے کر لڑایا جاتا ہے۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سے مراد مسجدِ قبا ہے اور مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مسجدِ مدینہ مراد ہے۔

1...... دینِ اسلام نے جہاں انسان کو کفر و شرک کی نجاستوں سے پاک کرکے عزت و رفعت عطا کی وہیں ظاہری طہارت، صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے انسانیت کا وقار بلند کیا، بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی ستھرائی، ظاہری ہیئت کی عمدگی ہو یا طور طریقے کی اچھائی، مکان اور ساز و سامان کی بہتری ہو یا سواری کی دھلائی الغرض ہر ہر چیز کو صاف ستھرا اور جاذبِ نظر رکھنے کی دینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے۔ 2...... آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے =

مسجدِ ضرار بنانے کے نتائج و اثرات

لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ لَا یَزَالُ بُنْیَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا

لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾	لَا یَزَالُ	بُنْیَانُهُمُ	الَّذِیْ	بَنَوْا
ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)	ہمیشہ رہے گی	ان کی عمارت	جسے	انہوں نے بنایا

اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا○ اُن کی تعمیر شدہ عمارت ہمیشہ اُن کے دلوں میں

رِیْبَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

رِیْبَةً	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَقَطَّعَ	قُلُوْبُهُمْ	وَ	اللّٰهُ
کھٹکتی	ان کے دلوں میں	مگر	یہ کہ	ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں	ان کے دل	اور	اللہ

کھٹکتی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور اللہ

عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ

ع ۲

عَلِیْمٌ	حَکِیْمٌ ﴿۱۱۰﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	اشْتَرٰی [1]	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ	اَنْفُسَهُمْ
علم والا	حکمت والا (ہے)	بیشک	اللہ (نے)	خرید لیں	ایمان والوں سے	ان کی جانیں

علم والا، حکمت والا ہے○ بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں

اللہ نے مسلمانوں کا جان و مال جنت کے بدلے خرید لیا ہے

وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ یُقَاتِلُوْنَ

وَ	اَمْوَالَهُمْ	بِاَنَّ	لَهُمُ	الْجَنَّةَ	یُقَاتِلُوْنَ
اور	ان کے مال	(اس کے) بدلے کہ	ان کے لیے	جنت (ہے)	وہ جہاد کرتے ہیں

اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے کہ ان کے لیے جنت ہے، وہ اللہ کی راہ میں

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	فَیَقْتُلُوْنَ	وَ	یُقْتَلُوْنَ	وَعْدًا	عَلَیْهِ	حَقًّا
اللہ کی راہ میں	تو قتل کرتے ہیں	اور	قتل کئے جاتے ہیں	وعدہ (ہے)	اس (کے ذمۂ کرم) پر	سچا

جہاد کرتے ہیں تو قتل کرتے ہیں اور شہید ہوتے ہیں۔ یہ اس کے ذمۂ کرم پر سچا وعدہ ہے،

= دین کی بنیاد تقویٰ اور رضائے الٰہی کی مضبوط سطح پر رکھی وہ بہتر ہے نہ کہ وہ جس نے اپنے دین کی بنیاد باطل و نفاق کے ٹوٹے ہوئے کناروں والے گڑھے پر رکھی۔

1 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے راہِ خدا میں اپنی جان اور مال خرچ کرنے والوں کو جنت عطا فرمانا اُن کے جان و مال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا۔ یہ کمال عزت افزائی ہے کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے اس چیز کو خریدے جو نہ ہماری بنائی ہوئی ہے اور نہ ہماری پیدا کی ہوئی کیونکہ جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی اور مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا۔

کامل ایمان والوں کے اوصاف

فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ ؕ وَ مَنْ اَوْفٰى

فِي التَّوْرٰىةِ	وَ	الْاِنْجِيْلِ	وَ	الْقُرْاٰنِ	وَ	مَنْ	اَوْفٰى
توریت میں	اور	انجیل	اور	قرآن (میں)	اور	کون	زیادہ پورا کرنے والا (ہے)

توریت اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ

بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ

بِعَهْدِهٖ	مِنَ اللّٰهِ	فَاسْتَبْشِرُوْا	بِبَيْعِكُمُ	الَّذِيْ	بَايَعْتُمْ
اپنے وعدے کو	اللہ سے	تو خوشیاں مناؤ	اپنے سودے پر	وہ جو	تم نے سودا کیا

اپنے وعدے کو پورا کرنے والا کون ہے؟ تو اپنے اس سودے پر خوشیاں مناؤ جو سودا تم نے

بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾ اَلتَّآىِٕبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ

بِهٖ	وَ	ذٰلِكَ	هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۱﴾	اَلتَّآىِٕبُوْنَ	الْعٰبِدُوْنَ
اس کے ساتھ	اور	یہی	وہ	بڑی کامیابی (ہے)	(وہ) توبہ کرنے والے	عبادت کرنے والے

اللہ کے ساتھ کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے ۝ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے،

الْحٰمِدُوْنَ السَّآىِٕحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ

الْحٰمِدُوْنَ	السَّآىِٕحُوْنَ	الرّٰكِعُوْنَ	السّٰجِدُوْنَ	الْاٰمِرُوْنَ
حمد کرنے والے	روزہ رکھنے والے	رکوع کرنے والے	سجدہ کرنے والے	حکم دینے والے

حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا

بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ

بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	النَّاهُوْنَ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ	الْحٰفِظُوْنَ[1]	لِحُدُوْدِ اللّٰهِ
نیکی کا	اور	روکنے والے	برائی سے	اور	حفاظت کرنے والے (ہیں)	اللہ کی حدوں کی

حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں

1...... اللہ تعالٰی نے بندوں کو جن احکام کا پابند کیا وہ عبادات اور معاملات پر مشتمل ہیں، ان میں سے جن کاموں کو کرنے کا حکم دیا انہیں بجالانا اور جن سے منع کیا ان سے رک جانا حدودِ الٰہی کی حفاظت کرنا ہے۔ عام الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد دونوں کو پورا کرنے والے حدودِ الٰہی کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام میں دونوں چیزوں کی اہمیت ہے۔ یہ نہیں کہ حقوقُ اللہ میں مگن ہو کر حقوقُ العباد چھوڑ دیں اور حقوقُ العباد میں مصروف ہو کر حقوقُ اللہ سے غافل ہو جائیں۔ ہمارے ہاں یہ افراط و تفریط بکثرت پائی جاتی ہے اور یہ دین سے جہالت کی وجہ سے ہے۔

مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی ممانعت

وَ بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيۡنَ

وَ	بَشِّرِ	الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿١١٢﴾	مَا كَانَ	لِلنَّبِيِّ (1)	وَ	الَّذِيۡنَ
اور	خوشخبری سنادو	ایمان والوں (کو)	(لائق) نہیں ہے	نبی کے	اور	ان لوگوں کے جو

اور مسلمانوں کو (جنت کی) خوشخبری سنادو ○ نبی اور ایمان والوں کے

اٰمَنُوۡۤا اَنۡ يَّسۡتَغۡفِرُوۡا لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ وَ لَوۡ كَانُوۡۤا

اٰمَنُوۡۤا	اَنۡ	يَّسۡتَغۡفِرُوۡا	لِلۡمُشۡرِكِيۡنَ	وَلَوۡ	كَانُوۡۤا
ایمان لائے	کہ	وہ مغفرت کی دعا مانگیں	مشرکوں کے لئے	اگرچہ	وہ ہوں

لائق نہیں کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ

اُولِىۡ قُرۡبٰى مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُمۡ

اُولِىۡ قُرۡبٰى	مِنۡۢ بَعۡدِ	مَا	تَبَيَّنَ (2)	لَهُمۡ	اَنَّهُمۡ
قرابت والے، رشتہ دار	(اس کے) بعد	جبکہ	واضح ہوچکا	ان کے لئے	کہ وہ

رشتہ دار ہوں جبکہ ان کے لئے واضح ہوچکا ہے کہ وہ

چچا کے لئے حضرت ابراہیم کے استغفار کی نوعیت اور اوصافِ ابراہیمی

اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسۡتِغۡفَارُ اِبۡرٰهِيۡمَ لِاَبِيۡهِ اِلَّا

اَصۡحٰبُ الۡجَحِيۡمِ ﴿١١٣﴾	وَ	مَا كَانَ	اسۡتِغۡفَارُ اِبۡرٰهِيۡمَ	لِاَبِيۡهِ	اِلَّا
جہنم والے (ہیں)	اور	نہیں تھا	ابراہیم کا مغفرت کی دعا کرنا	اپنے باپ (یعنی چچا) کی	مگر

دوزخی ہیں ○ اور ابراہیم کا اپنے باپ کی مغفرت کی دعا کرنا صرف

عَنۡ مَّوۡعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ

عَنۡ مَّوۡعِدَةٍ (3)	وَّعَدَهَاۤ	اِيَّاهُ	فَلَمَّا	تَبَيَّنَ	لَهٗۤ
ایک وعدے (کی وجہ) سے	اس نے کرلیا تھا وہ وعدہ	اس سے	پھر جب	واضح ہوگیا	اس کے لئے

ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اس سے کرلیا تھا پھر جب ابراہیم کے لئے یہ بالکل واضح ہوگیا

(1)...... نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا ابوطالب سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرماکر ممانعت فرمادی۔ (2)...... کسی مشرک کا مرتے وقت تک مسلمان نہ ہونا اس بات کی علامت ہے کہ وہ کافر مرا لہٰذا اس پر اسلام کے احکام جاری نہیں ہوتے اگرچہ حقیقتِ حال کی خبر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہے جیسے کسی کا مرتے وقت تک مسلمان رہنا اس کے اسلام پر مرنے کی علامت ہے اگرچہ اس کے خاتمہ کا حال ہمیں معلوم نہیں، یہی اس آیت کریمہ کا مقصد ہے۔ (3)...... اس سے یا تو وہ وعدہ مراد ہے جو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آزر سے =

ممنوع عمل پر گرفت سے متعلق ایک قانون

اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

اَنَّهٗ	عَدُوٌّ	لِّلّٰهِ (1)	تَبَرَّاَ	مِنْهُ	اِنَّ	اِبْرٰهِيْمَ
کہ وہ (چچا)	دشمن (ہے)	اللہ کا	تو وہ بیزار ہو گیا	اس سے	بیشک	ابراہیم

کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے۔ بیشک ابراہیم

لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

لَاَوَّاهٌ	حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾	وَ	مَا كَانَ (2)	اللّٰهُ
ضرور بہت آہ وزاری کرنے والا	بہت برداشت کرنے والا (تھا)	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان کہ)

بہت آہ وزاری کرنے والا، بہت برداشت کرنے والا تھا ○ اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ

لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى

لِيُضِلَّ	قَوْمًا	بَعْدَ	اِذْ	هَدٰىهُمْ	حَتّٰى
وہ گمراہ کردے	کسی قوم (کو)	(اس کے) بعد	جب	اس نے ہدایت دی انہیں	یہاں تک کہ

کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد اسے گمراہ کر دے جب تک

يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

يُبَيِّنَ	لَهُمْ	مَّا	يَتَّقُوْنَ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَيْءٍ
وہ بیان فرمادے	ان کے لئے	(وہ چیز) جس سے	وہ بچتے رہیں	بیشک	اللہ	ہر چیز کو

انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ

قدرت اور شانِ الٰہی کا بیان

عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ

عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	يُحْيٖ
جاننے والا (ہے)	بیشک	اللہ	اسی کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	وہ زندہ کرتا ہے

جانتا ہے ○ بیشک اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے، وہ زندہ کرتا ہے

═اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا کیا تھا۔

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ بے دین لوگ اگرچہ کتنے ہی قریبی رشتہ دار ہوں ان سے بیزار اور کنارہ کش ہونا سنتِ ابراہیمی ہے۔ (2)...... آیت کا معنی یہ ہے کہ جو چیز ممنوع ہے اور اس سے اجتناب واجب ہے اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ اس وقت تک اپنے بندوں کی گرفت نہیں فرماتا جب تک کہ اس کی ممانعت کا صاف بیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نہ آجائے لہٰذا ممانعت سے پہلے اس فعل کے کرنے میں حرج نہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس چیز کے بارے میں شریعت═

وَ يُمِيۡتُ ؕ وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِيٍّ وَّلَا

وَ	يُمِيۡتُ	وَ	مَا	لَكُمۡ	مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	مِنۡ وَّلِيٍّ	وَّ	لَا
اور	موت دیتا ہے	اور	نہیں	تمہارے لئے	اللہ کے سوا	کوئی حامی	اور	نہ

اور وہ مارتا ہے اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی ہے اور نہ

نَصِيۡرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدۡ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ وَ

نَصِيۡرٍ ﴿۱۱۶﴾	لَقَدۡ	تَّابَ اللّٰهُ (1)	عَلَى النَّبِيِّ	وَ	الۡمُهٰجِرِيۡنَ	وَ
کوئی مددگار	ضرور بیشک	اللہ اپنی رحمت سے متوجہ ہوا	نبی پر	اور	(ان) مہاجرین	اور

مددگار ○ بیشک اللہ کی رحمت متوجہ ہوئی نبی پر اور ان مہاجرین اور

الۡاَنۡصَارِ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ فِىۡ سَاعَةِ الۡعُسۡرَةِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا

الۡاَنۡصَارِ	الَّذِيۡنَ	اتَّبَعُوۡهُ	فِىۡ سَاعَةِ الۡعُسۡرَةِ (2)	مِنۡۢ بَعۡدِ	مَا
انصار (پر)	جنہوں نے	پیروی کی اس (نبی) کی	مشکل کی گھڑی میں	(اس کے) بعد	کہ

انصار پر جنہوں نے مشکل وقت میں نبی کی پیروی کی حالانکہ

كَادَ يَزِيۡغُ قُلُوۡبُ فَرِيۡقٍ مِّنۡهُمۡ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ ؕ

كَادَ يَزِيۡغُ	قُلُوۡبُ فَرِيۡقٍ	مِّنۡهُمۡ	ثُمَّ	تَابَ عَلَيۡهِمۡ
قریب تھا کہ ٹیڑھے ہو جاتے	ایک گروہ کے دل	ان میں سے	پھر	وہ اپنی رحمت سے متوجہ ہوا ان پر

قریب تھا کہ ان میں سے بعض لوگوں کے دل ٹیڑھے ہو جاتے پھر اللہ کی رحمت ان پر متوجہ ہوئی۔

اِنَّهٗ بِهِمۡ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۱۷﴾ لا وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ

اِنَّهٗ	بِهِمۡ	رَءُوۡفٌ	رَّحِيۡمٌ ﴿۱۱۷﴾	وَّ	عَلَى الثَّلٰثَةِ
بیشک وہ	ان پر	نہایت مہربان	بڑا رحم فرمانے والا (ہے)	اور	(ان) تین پر (رحمت سے متوجہ ہوا)

بیشک وہ ان پر نہایت مہربان، بڑا رحم فرمانے والا ہے ○ اور ان تین پر (بھی رحمت ہوئی)

غزوہ تبوک کے مجاہدین پر رحمتِ الٰہی

تین صحابہ کی بے قراری اور انہیں قبولیتِ توبہ کی بشارت

=کی طرف سے ممانعت نہ ہو وہ جائز ہے۔

1 ...... نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَحۡمَةٌ لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ہیں اور آپ پر رحمتِ الٰہی یوں متوجہ ہوئی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معصوم ہونے کے باوجود بکثرت توبہ واستغفار کی توفیق عطا فرمائی گئی جو آپ کے درجات کی بلندی اور مسلمانوں کیلئے تعلیم کا ذریعہ تھی اور مہاجرین وانصار پر یوں متوجہ ہوئی کہ بہت سے معاملات میں انہیں توبہ کی توفیق دی گئی اور اس توبہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قبول بھی فرمایا۔ 2 ...... مشکل گھڑی سے مراد غزوۂ تبوک ہے جسے غزوۂ عسرت=

الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ

الَّذِيْنَ	خُلِّفُوْا (1)	حَتّٰۤى	اِذَا	ضَاقَتْ	عَلَيْهِمُ	الْاَرْضُ
جنہیں	مؤخر کر دیا گیا (تھا)	یہاں تک کہ	جب	تنگ ہو گئی	ان پر	زمین

جن کا معاملہ موقوف کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین اپنی وسعت کے باوجود

بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ

بِمَا رَحُبَتْ	وَ	ضَاقَتْ	عَلَيْهِمْ	اَنْفُسُهُمْ	وَ
اپنی وسعت کے باوجود	اور	تنگ ہو گئیں	ان پر	ان کی جانیں	اور

ان پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور

ظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ

ظَنُّوْۤا	اَنْ	لَّا	مَلْجَاَ	مِنَ اللّٰهِ	اِلَّاۤ	اِلَيْهِ	ثُمَّ
انہوں نے یقین کر لیا	کہ	نہیں	کوئی پناہ	اللہ سے	مگر	اسی کی طرف	پھر

انہوں نے یقین کر لیا کہ اللہ کی ناراضگی سے (بچنے کیلئے) اس کے سوا کوئی پناہ نہیں

تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

تَابَ عَلَيْهِمْ	لِيَتُوْبُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	التَّوَّابُ
اللہ نے توبہ قبول فرمالی ان کی	تاکہ وہ توبہ پر قائم رہیں	بیشک	اللہ	وہی	بہت توبہ قبول کرنے والا

تو اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمالی تاکہ وہ تائب رہیں۔ بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيْمُ ۠﴿۱۱۸﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا

ع ۱۴ ۸ ۳

اللہ سے ڈرنے اور سچوں کے ساتھ ہونے کا حکم

الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	كُوْنُوْا
مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	اور	ہو جاؤ

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ

= بھی کہتے ہیں۔ اس غزوہ میں تمام تر مشکلات اور تنگیوں کے باوجود صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اپنے صدق و یقین اور ایمان و اخلاص کے ساتھ حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے۔

(1)...... پیچھے رہ جانے والے یہ تین انصاری صحابہ حضرت کعب بن مالک، ہلال بن اُمیہ اور مرارہ بن ربیع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم تھے۔ ان کا معاملہ موقوف کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے ان پر تین سخت آزمائشیں آئیں (1) وسیع و عریض زمین ان پر ایسی تنگ ہو گئی کہ انہیں کہیں چین نہ ملتا تھا۔ (2) وہ اپنی جان سے تنگ آ گئے تھے =

غزوہ میں غیر حاضر ہونے کی ممانعت اور مجاہدین کی عظمت و شان

مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَ مَنْ

مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ (1)	مَا كَانَ	لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ (2)	وَ	مَنْ
سچوں کے ساتھ	(مناسب) نہیں تھا	مدینہ والوں کے لئے	اور	جو

ہو جاؤ ○ اہلِ مدینہ اور ان کے اِرد گرد رہنے والے دیہاتیوں کے لئے

حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ

حَوْلَهُمْ	مِّنَ الْاَعْرَابِ	اَنْ	یَّتَخَلَّفُوْا	عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ	وَ
ان کے ارد گرد (رہتے ہیں)	دیہاتیوں میں سے	کہ	وہ پیچھے رہ جائیں	اللہ کے رسول سے	اور

مناسب نہیں تھا کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے بیٹھے رہیں اور

لَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

لَا	یَرْغَبُوْا	بِاَنْفُسِهِمْ	عَنْ نَّفْسِهٖ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ
نہ	(یہ کہ) وہ عزیز سمجھیں	اپنی جانوں کو	ان کی جان سے	یہ	(اس) لئے کہ وہ

نہ یہ کہ اُن کی جان سے زیادہ اپنی جانوں کو عزیز سمجھیں۔ یہ اس لئے ہے کہ

لَا یُصِیْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّ لَا نَصَبٌ وَّ لَا مَخْمَصَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ

لَا یُصِیْبُهُمْ	ظَمَاٌ	وَّ	لَا	نَصَبٌ	وَّ	لَا	مَخْمَصَةٌ	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ
نہیں پہنچتی انہیں	پیاس	اور	نہ	تکلیف	اور	نہ	بھوک	اللہ کی راہ میں	اور

اللہ کے راستے میں انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک پہنچتی ہے اور

لَا یَطَئُوْنَ مَوْطِئًا یَّغِیْظُ الْكُفَّارَ وَ لَا یَنَالُوْنَ

لَا یَطَئُوْنَ	مَوْطِئًا	یَّغِیْظُ	الْكُفَّارَ	وَ	لَا یَنَالُوْنَ
وہ قدم نہیں رکھتے	کسی جگہ (پر)	جو غصہ دلائے	کافروں (کو)	اور	وہ حاصل نہیں کرتے

جہاں کفار کو غصہ دلانے والی جگہ پر قدم رکھتے ہیں اور جو کچھ دشمن سے

═ کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی وجہ سے اپنی زندگی بوجھ معلوم ہونے لگی۔ (3) ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے جانے پر انہیں یقین ہو گیا کہ اب ہماری پناہ وہی ہے۔ جب ان کا یہ حال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اس کا اعلان کیا تا کہ انہیں اس کی قدر ہو اور آئندہ توبہ پر قائم رہیں۔

1 ...... اِس آیت سے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا بھی ثبوت ملتا ہے کیونکہ ان کے ساتھ ہونے کی ایک صورت ان کی صحبت اختیار کرنا بھی ہے اور ان کی صحبت اختیار کرنے کا ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ ان کی سیرت و کردار اور اچھے اعمال دیکھ کر خود کو بھی گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق مل جاتی ہے اور ═

مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ

مِنْ عَدُوٍّ	نَّيْلًا	اِلَّا	كُتِبَ	لَهُمْ	بِهٖ	عَمَلٌ صَالِحٌ[1]	اِنَّ
دشمن سے	کوئی چیز	مگر	لکھا جاتا ہے	ان کے لئے	اس کے بدلے	نیک عمل	بیشک

حاصل کرتے ہیں اس سب کے بدلے ان کے لیے نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ بیشک

اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾ لا وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً

اللّٰهَ	لَا يُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾	وَ	لَا يُنْفِقُوْنَ	نَفَقَةً	صَغِيْرَةً
اللہ	ضائع نہیں فرماتا	نیکی کرنے والوں کا اجر	اور	وہ خرچ نہیں کرتے	کوئی خرچ	چھوٹا

اللہ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا ○ اور جو کچھ تھوڑا اور زیادہ وہ خرچ کرتے ہیں

وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

وَّ	لَا	كَبِيْرَةً	وَّ	لَا يَقْطَعُوْنَ	وَادِيًا	اِلَّا	كُتِبَ	لَهُمْ
اور	نہ	بڑا	اور	وہ طے نہیں کرتے	کوئی وادی	مگر	لکھا جاتا ہے	ان کے لئے

اور جو وادی وہ طے کرتے ہیں سب ان کے لیے لکھا جاتا ہے

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَ

لِيَجْزِيَهُمُ	اللّٰهُ	اَحْسَنَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢١﴾	وَ
تاکہ بدلہ عطا فرمائے انہیں	اللہ	سب سے بہتر	جو	وہ کام کرتے تھے	اور

تاکہ اللہ ان کے بہتر کاموں کا انہیں بدلہ عطا فرمائے ○ اور

علمِ دین حاصل کرنے کا حکم اور اس کا بنیادی مقصد

مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ

مَا كَانَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	لِيَنْفِرُوْا	كَآفَّةً[2]	فَلَوْلَا	نَفَرَ
(بس میں) نہیں ہے	مسلمانوں (کے)	کہ وہ نکل جائیں	سب	تو کیوں نہیں	نکل جاتی

مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکل جائیں تو ان میں

=ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ دل کی سختی ختم ہوتی اور اس میں رقت و نرمی محسوس ہوتی ہے، ایمان پر خاتمے اور قبر و حشر کے ہولناک معاملات کی فکر نصیب ہوتی ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ نیک بندوں سے تعلقات بنائے اور ان کی صحبت اختیار کرے۔ 2......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) یہاں اہلِ مدینہ سے مدینہ طیبہ میں سکونت رکھنے والے مراد ہیں خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار اور اعراب سے قرب و جوار کے تمام دیہاتی مراد ہیں۔

1......اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس شخص نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کا قصد کیا تو اس مقصد کیلئے اس کا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا، حرکت کرنا سب نیکیاں ہیں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ=

مِنۡ كُلِّ فِرۡقَةٍ مِّنۡهُمۡ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوۡا فِي الدِّيۡنِ وَ

مِنۡ كُلِّ فِرۡقَةٍ	مِّنۡهُمۡ	طَآئِفَةٌ	لِّيَتَفَقَّهُوۡا [1]	فِي الدِّيۡنِ	وَ
ہر گروہ سے	ان میں سے	ایک جماعت	تاکہ وہ سمجھ بوجھ حاصل کریں	دین میں	اور

ہر گروہ میں سے ایک جماعت کیوں نہیں نکل جاتی تاکہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اور

لِيُنۡذِرُوۡا قَوۡمَهُمۡ اِذَا رَجَعُوۡۤا اِلَيۡهِمۡ لَعَلَّهُمۡ

لِيُنۡذِرُوۡا	قَوۡمَهُمۡ	اِذَا	رَجَعُوۡۤا	اِلَيۡهِمۡ	لَعَلَّهُمۡ
تاکہ وہ ڈرائیں	اپنی قوم (کو)	جب	وہ واپس آئیں	ان کی طرف	تاکہ وہ

جب اِن کی طرف واپس آئیں تو وہ اِنہیں ڈرائیں تاکہ یہ

يَحۡذَرُوۡنَ ﴿١٢٢﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَاتِلُوا الَّذِيۡنَ

ع ۵

يَحۡذَرُوۡنَ ﴿١٢٢﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	قَاتِلُوا	الَّذِيۡنَ
بچ جائیں، ڈر جائیں	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جہاد کرو	ان لوگوں سے جو

ڈر جائیں ○ اے ایمان والو! ان کافروں سے جہاد کرو جو

کفار سے جنگ کرنے کے آداب

يَلُوۡنَكُمۡ مِّنَ الۡكُفَّارِ وَلۡيَجِدُوۡا فِيۡكُمۡ غِلۡظَةً ؕ

يَلُوۡنَكُمۡ [2]	مِّنَ الۡكُفَّارِ	وَلۡيَجِدُوۡا	فِيۡكُمۡ	غِلۡظَةً [3]
تمہارے قریب رہتے ہیں	کافروں میں سے	اور چاہئے کہ وہ پائیں	تم میں	سختی

تمہارے قریب ہیں اور وہ تم میں سختی پائیں

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا مَاۤ

الربع

وَ	اعۡلَمُوۡۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿١٢٣﴾	وَ	اِذَا مَاۤ
اور	جان لو	کہ	اللہ	پرہیزگاروں کے ساتھ (ہے)	اور	جب

اور جان رکھو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے ○ اور جب

قرآنی آیات سے متعلق منافقوں کا طرزِ عمل

=کے یہاں لکھی جاتی ہیں۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) یعنی علم حاصل کرنے کے لئے سب مسلمانوں کا اپنے وطن سے نکل جانا درست نہیں کہ اس طرح شدید حرج ہوگا تو جب سارے نہیں جاسکتے تو ہر بڑی جماعت سے ایک چھوٹی جماعت جس کا نکلنا انہیں کافی ہو کیوں نہیں نکل جاتی تاکہ وہ دین میں فقاہت حاصل کریں اور اس کے حصول میں مشقتیں جھیلیں اور اس سے ان کا مقصود واپس آکر اپنی قوم کو وعظ و نصیحت کرنا ہو تاکہ ان کی قوم کے لوگ اس چیز سے بچیں جس سے بچنا انہیں ضروری ہے۔

1...... علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع و حرام ہیں اور اسے درپیش ہیں=

ایمان والوں اور منافقوں پر قرآن مجید کا اثر

اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ

اُنْزِلَتْ	سُوْرَةٌ	فَمِنْهُمْ	مَّنْ	يَّقُوْلُ
اتاری جاتی ہے	کوئی سورت	تو ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کہنے لگتا ہے

کوئی سورت اترتی ہے تو ان (منافقین) میں سے کوئی کہنے لگتا ہے کہ

اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا

اَيُّكُمْ	زَادَتْهُ	هٰذِهٖۤ	اِيْمَانًا(1)	فَاَمَّا
تم میں کون (ہے)	اضافہ کیا اُسے	اس (سورت نے)	ایمان (میں)	پس بہرحال

اس سورت نے تم میں کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ تو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	فَزَادَتْهُمْ	اِيْمَانًا	وَّ	هُمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	تو اس نے اضافہ کیا انہیں	ایمان (میں)	اور	وہ

جو ایمان والے ہیں ان کے ایمان میں تو اس نے اضافہ کیا اور وہ

يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۱۲۴ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝۱۲۴	وَ	اَمَّا	الَّذِيْنَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ(2)
خوشیاں منا رہے ہیں	اور	بہرحال	وہ لوگ جو	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

خوشیاں منا رہے ہیں ○ اور جن کے دلوں میں مرض ہے

فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا

فَزَادَتْهُمْ	رِجْسًا	اِلٰى رِجْسِهِمْ	وَ	مَاتُوْا
تو اس نے بڑھا دیا انہیں	ناپاکی (میں)	ان کی ناپاکی پر	اور	وہ مر گئے

تو ان کی ناپاکی پر مزید ناپاکی کا اضافہ کر دیا اور وہ کفر کی حالت میں

==ان کا سیکھنا فرضِ عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ، نیز فقہ افضل ترین علوم میں سے ہے۔ فقہ احکامِ دین کے علم کو کہتے ہیں اور اصطلاحی فقہ بھی اس کا عظیم مصداق ہے۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) جہاد تمام کافروں سے واجب ہے قریب کے ہوں یا دُور کے لیکن قریب والے مقدم ہیں پھر وہ جو اُن سے متصل ہوں۔ 3...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سختی میں جرأت و بہادری، قتال پر صبر اور قتل یا قید کرنے میں شدت وغیرہ ہر قسم کی مضبوطی و سختی داخل ہے۔

1...... جب قرآنِ پاک کی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو منافقین آپس میں مذاق اڑانے کے طور پر کہتے ہیں "اس سورت نے تم میں کس کے ایمان یعنی تصدیق==

منافقوں کی آزمائش اور ان کا حال

وَهُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَلَا يَرَوۡنَ اَنَّهُمۡ

وَ	هُمۡ	كٰفِرُوۡنَ ﴿۱۲۵﴾	اَوَلَا يَرَوۡنَ (1)	اَنَّهُمۡ
اور (جبکہ)	وہ	کفر کرنے والے (تھے)	اور کیا وہ نہیں دیکھتے	کہ انہیں

مر گئے ○ کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ انہیں

يُفۡتَنُوۡنَ فِىۡ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوۡ مَرَّتَيۡنِ ثُمَّ

يُفۡتَنُوۡنَ	فِىۡ كُلِّ عَامٍ	مَّرَّةً	اَوۡ	مَرَّتَيۡنِ	ثُمَّ
آزمایا جاتا ہے	ہر سال میں	ایک مرتبہ	یا	دو مرتبہ	پھر

ہر سال ایک یا دو مرتبہ آزمایا جاتا ہے پھر (بھی)

بارگاہِ رسالت سے منافقوں کا فرار

لَا يَتُوۡبُوۡنَ وَلَا هُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذَا مَاۤ اُنۡزِلَتۡ

لَا يَتُوۡبُوۡنَ	وَ	لَا	هُمۡ	يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۱۲۶﴾	وَ	اِذَا مَاۤ	اُنۡزِلَتۡ
نہ وہ توبہ کرتے ہیں	اور	نہ	وہ	نصیحت مانتے ہیں	اور	جب	اتاری جاتی ہے

نہ وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی نصیحت مانتے ہیں ○ اور جب کوئی سورت

سُوۡرَةٌ نَّظَرَ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضٍ ؕ هَلۡ يَرٰىكُمۡ

سُوۡرَةٌ	نَّظَرَ	بَعۡضُهُمۡ	اِلٰى بَعۡضٍ	هَلۡ	يَرٰىكُمۡ
کوئی سورت	(تو) دیکھنے لگتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	کیا	دیکھ رہا ہے تمہیں

نازل کی جاتی ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں کہ تمہیں کوئی

مِّنۡ اَحَدٍ ثُمَّ انۡصَرَفُوۡا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ

مِّنۡ اَحَدٍ	ثُمَّ	انۡصَرَفُوۡا	صَرَفَ	اللّٰهُ	قُلُوۡبَهُمۡ
کوئی ایک	پھر	وہ پلٹ جاتے ہیں	پلٹ دیئے ہیں	اللہ (نے)	ان کے دل

دیکھ تو نہیں رہا پھر پلٹ جاتے ہیں تو اللہ نے ان کے دل پلٹ دیئے ہیں

==اور یقین میں اضافہ کیا ہے؟" اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا مذاق اڑانا منافقین کا کام ہے جو قرآن کی ایک آیت کا بھی مذاق اڑائے وہ کافر ہے۔

2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) یعنی جن کے دلوں میں شک اور نفاق کا مرض ہے تو قرآن کی سورت کے نزول سے ان کے کفر پر مزید کفر چڑھ گیا کہ انہوں نے جب کبھی کسی سورت کے نزول کا انکار کیا یا اس کا مذاق اڑایا تو ان کے پہلے کفر کے ساتھ مزید کفر بڑھ گیا، وہ منافقین اپنے کفر پر قائم رہے یہاں تک کہ حالتِ کفر میں مر گئے۔

1 ...... مومن ہر مصیبت کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسے اپنے گناہ کا نتیجہ یا آزمائش سمجھتا ہے جبکہ کافر کی نگاہ صرف موسم کی خرابیوں اور دنیاوی اسباب==

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف اور امت پر شفقت

بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدْ جَآءَكُمْ

بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾	لَقَدْ	جَآءَكُمْ
(اس) لئے کہ وہ	لوگ	سمجھتے نہیں	ضرور بیشک	تشریف لے آیا تمہارے پاس

کیونکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں ○ بیشک تمہارے پاس

رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ

رَسُوْلٌ(1)	مِّنْ اَنْفُسِكُمْ	عَزِیْزٌ	عَلَیْهِ	مَا عَنِتُّمْ
عظیم رسول	تمہاری جانوں میں سے	گراں ہے	اس پر	تمہارا مشقت میں پڑنا

تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے،

حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾

حَرِیْصٌ	عَلَیْكُمْ	بِالْمُؤْمِنِیْنَ	رَءُوْفٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾(2)
بہت حریص (ہیں)	تمہاری (بھلائی) پر	مسلمانوں پر	بہت مہربان	رحم فرمانے والا

وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں ○

ایمان سے منہ پھیرنے پر کفار و منافقین کو تنبیہ

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ﳜ لَاۤ اِلٰهَ

فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَقُلْ	حَسْبِیَ	اللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ
پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو تم کہہ دو	مجھے کافی ہے	اللہ	نہیں	کوئی معبود

پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا

اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۲۹﴾ ع

۱۶ ع ۵

اِلَّا	هُوَ	عَلَیْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَ	هُوَ	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۲۹﴾
مگر	وہی	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور	وہ	بہت بڑے عرش کا مالک (ہے)

کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے ○

═پر ہوتی ہے اور یہ منافقین والا حال آج کی بہت بڑی تعداد کا ہے کہ سیلاب، زلزلہ اور اس طرح کی کسی بھی آفت و مصیبت کو عبرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے بلکہ صرف سائنسی توجیہات میں تولنا شروع کر دیتے ہیں۔

(1)......اس آیت مبارکہ میں سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری یعنی میلاد مبارک کا بیان، اخلاقِ حمیدہ، اوصافِ جلیلہ اور فضیلت و شرف کا بیان ہے، اس سے متعلق تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص271 کا مطالعہ فرمائیں۔ (2)......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی═

آیات:109 | رکوع:11

سُوۡرَةُ يُوۡنُس مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ			
بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

الٓرٰ ۚ قف تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ۝۱ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ				
الٓرٰ	تِلۡكَ	اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ۝۱	اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا(1)	اَنۡ
حروف مقطعات	یہ	حکمت والی کتاب کی آیتیں (ہیں)	کیا لوگوں کو تعجب ہے	(اس بات پر) کہ
الٓرٰ، یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ۝ کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب ہے کہ				

اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ					
اَوۡحَيۡنَاۤ	اِلٰى رَجُلٍ	مِّنۡهُمۡ	اَنۡ	اَنۡذِرِ	النَّاسَ
ہم نے وحی کی	ایک مرد کی طرف	ان میں سے	کہ	تم ڈر سناؤ	لوگوں (کو)
ہم نے ان میں سے ایک مرد کی طرف یہ وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ					

وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ						
وَ	بَشِّرِ	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡۤا	اَنَّ	لَهُمۡ	قَدَمَ صِدۡقٍ(2)
اور	خوشخبری دو	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	کہ	ان کے لئے	سچ کا مقام (ہے)
اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس						

عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اپنے دو ناموں رؤوف اور رحیم سے مشرف فرمایا۔ یہ آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی کمال تکریم ہے۔

(1)...... جب اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو رسالت سے مشرف فرمایا اور آپ نے اس کا اظہار کیا تو اہلِ عرب منکر ہوگئے اور ان میں سے بعض لوگوں نے یہ کہا کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے برتر ہے کہ کسی بشر کو رسول بنائے،" اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (2)...... "قَدَمَ" سے اس کی جگہ یعنی مقام مراد ہے اور مفسرین نے "قَدَمَ صِدۡقٍ" کے معنی یہ بیان فرمائے ہیں: بہترین مقام، جنت میں بلند مرتبہ، نیک اعمال، نیک اعمال کا اجر اور حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عظمت و شانِ الٰہی کا بیان اور کفار کو تنبیہ

عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲﴾ اِنَّ

عِنْدَ رَبِّهِمْ	قَالَ	الْكٰفِرُوْنَ	اِنَّ	هٰذَا	لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲﴾	اِنَّ
ان کے رب کے پاس	کہا	کافروں (نے)	بیشک	یہ	ضرور کھلا جادوگر (ہے)	بیشک

سچ کا مقام ہے۔ کافروں نے کہا: بیشک یہ تو کھلا جادوگر ہے ○ بیشک

رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ

رَبَّكُمُ	اللّٰهُ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ	ثُمَّ
تمہارا رب	اللہ (ہے)	جس نے	پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	چھ دن میں	پھر

تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا

اسْتَوٰى	عَلَى الْعَرْشِ	یُدَبِّرُ	الْاَمْرَ	مَا
اس نے (اپنی شان کے لائق) استوا فرمایا	عرش پر	وہ تدبیر فرماتا ہے	کام (کی)	نہیں

عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، وہ کام کی تدبیر فرماتا ہے، اس کی

مِنْ شَفِیْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

مِنْ شَفِیْعٍ	اِلَّا	مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ (1)	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ
کوئی شفاعت کرنے والا	مگر	اس کی اجازت کے بعد	یہ	اللہ	تمہارا رب (ہے)

اجازت کے بعد ہی کوئی سفارشی ہو سکتا ہے۔ یہ اللہ تمہارا رب ہے

حشر و نشر کا بیان اور دوبارہ پیدا کرنے کا اہم مقصد

فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ

فَاعْبُدُوْهُ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾	اِلَیْهِ	مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا	وَعْدَ اللّٰهِ
تو تم عبادت کرو اس کی	تو کیا تم سمجھتے نہیں	اسی کی طرف	تم سب کو لوٹنا (ہے)	اللہ کا وعدہ

تو تم اس کی عبادت کرو تو کیا تم سمجھتے نہیں ؟ ○ اسی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے (یہ) اللہ کا سچا وعدہ

═ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی شفاعت۔

(1) ...... یہاں بت پرستوں کے اس قول کہ "بت اُن کی شفاعت کریں گے" کا رد ہے، انہیں بتایا گیا کہ شفاعت اجازت یافتہ لوگوں کے سوا کوئی نہیں کرے گا اور اجازت یافتہ صرف اس کے مقبول بندے ہوں گے۔ کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اولیاء و صالحین رَحْمَۃُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم اور دیگر جنتی شفاعت فرمائیں گے اور اِن شفاعت کرنے والوں کے سردار اور آقا و مولیٰ حضور سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہوں گے۔

حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ

حَقًّا	اِنَّهٗ	يَبْدَؤُا	الْخَلْقَ	ثُمَّ	يُعِيْدُهٗ	لِيَجْزِيَ
سچا	بیشک وہ	ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	وہ لوٹائے گا اسے	تاکہ بدلہ دے

ہے۔ بیشک وہ پہلی بار (بھی) پیدا کرتا ہے پھر فنا کرنے کے بعد دوبارہ بنائے گا تاکہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ ؕ وَ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	بِالْقِسْطِ (1)	وَ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	انصاف کے ساتھ	اور

ایمان لانے والوں اور اچھے عمل کرنے والوں کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَهُمْ	شَرَابٌ	مِّنْ حَمِيْمٍ	وَّ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے لئے	مشروب (ہے)	کھولتے پانی سے	اور

کافروں کے لیے ان کے کفر کی وجہ سے شدید گرم پانی

عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝۴ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ

عَذَابٌ اَلِيْمٌ	بِمَا	كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝۴	هُوَ	الَّذِيْ	جَعَلَ
دردناک عذاب (ہے)	(اس کے) سبب جو	وہ کفر کرتے تھے	وہی (ہے)	جس نے	بنایا

کا مشروب اور دردناک عذاب ہے ۝ وہی ہے جس نے

سورج اور چاند کے احوال قدرتِ الٰہی کی دلیل ہیں

الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ

الشَّمْسَ	ضِيَآءً (2)	وَّ	الْقَمَرَ	نُوْرًا	وَّ	قَدَّرَهٗ	مَنَازِلَ
سورج (کو)	روشن	اور	چاند (کو)	نور	اور	مقرر کیں اس کے لئے	منزلیں

سورج کو روشنی اور چاند کو نور بنایا اور چاند کے لیے منزلیں مقرر کردیں

(1)...... اس سے مراد یہ ہے کہ نیکوں کے ثواب میں کمی نہ کی جائے گی، یا یہ مراد ہے کہ نیکوں نے دنیا میں انصاف کیا کہ جن باتوں کا انہیں حکم دیا گیا ان پر عمل کیا اور جن سے روکا گیا اس سے باز رہے۔ یہ عربی ترکیب کے اعتبار سے فرق ہے۔ (2)...... ضیاء سے مراد ذاتی روشنی اور نور سے مراد دوسرے سے حاصل کی ہوئی روشنی ہے۔ جب اس روشنی کا تعلق سورج سے ہو تو اسے ضیاء اور چاند سے ہو تو اسے نور کہتے ہیں۔

قدرتِ الٰہی کی مزید نشانیاں

لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَالۡحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا

لِتَعۡلَمُوۡا	عَدَدَ السِّنِيۡنَ	وَ	الۡحِسَابَ (1)	مَا خَلَقَ	اللّٰهُ	ذٰلِكَ	اِلَّا
تاکہ تم جان لو	سالوں کی گنتی	اور	حساب	نہیں پیدا کیا	اللہ (نے)	یہ	مگر

تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان لو۔ اللہ نے یہ سب حق کے ساتھ

بِالۡحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۵﴾

بِالۡحَقِّ	يُفَصِّلُ	الۡاٰيٰتِ	لِقَوۡمٍ	يَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۵﴾
حق کے ساتھ	وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے	نشانیاں	(ان) لوگوں کے لئے (جو)	علم رکھتے ہیں

پیدا فرمایا۔ وہ علم والوں کے لئے تفصیل سے نشانیاں بیان کرتا ہے ○

اِنَّ فِيۡ اخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ

اِنَّ	فِيۡ اخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ	وَ	مَا	خَلَقَ	اللّٰهُ
بیشک	رات اور دن کی تبدیلی میں	اور	جو کچھ	پیدا کیا	اللہ (نے)

بیشک رات اور دن کی تبدیلی میں اور جو کچھ اللہ نے

حشر پر ایمان نہ لانے والوں کی صفات اور ان کا انجام

فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَّقُوۡنَ ﴿۶﴾ اِنَّ

فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوۡمٍ	يَّتَّقُوۡنَ ﴿۶﴾ (2)	اِنَّ
آسمانوں اور زمین میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے (جو)	ڈرتے ہیں	بیشک

آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں ڈرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ○ بیشک

الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوۡا بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا

الَّذِيۡنَ	لَا يَرۡجُوۡنَ	لِقَآءَنَا	وَ	رَضُوۡا	بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا
وہ لوگ جو	امید نہیں رکھتے	ہم سے ملنے (کی)	اور	انہوں نے پسند کرلیا	دنیا کی زندگی کو

وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے ہیں

1...... اس سے معلوم ہوا کہ علمِ ریاضی، علمِ ہیئت، علمِ فلکیات وغیرہ بڑے مفید علم ہیں کہ ان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت معلوم ہوتی ہے نیز حسنِ نیت کے ساتھ ان کا سیکھنا ثواب کا کام ہے۔ 2...... دن رات، آسمان وزمین اور مخلوقاتِ الٰہی میں قدرتِ ربانی کی نشانیاں پرہیز گاروں کے لئے ہیں کیونکہ ان چیزوں میں غور کرکے ایمان و عرفان صرف خوفِ خدا رکھنے والوں کو میسر ہوتا ہے جبکہ بہت سے کافر یہ چیزیں دیکھ کر سرکش ہوجاتے ہیں جیسے آج اکثر سائنس دانوں نے سائنس میں ترقی کرکے خدا عَزَّوَجَلَّ کا ہی انکار کردیا۔

وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۟ۙ اُولٰٓئِكَ

وَاطْمَاَنُّوْا	بِهَا	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	عَنْ اٰيٰتِنَا	غٰفِلُوْنَ ۟ [1]	اُولٰٓئِكَ
اور مطمئن ہو گئے	اس پر	اور	وہ لوگ جو	وہ	ہماری آیتوں سے	غافل (ہیں)	یہ لوگ

اور اس پر مطمئن ہو گئے ہیں اور وہ جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں ○ ان لوگوں کا

مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۸ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

مَاْوٰىهُمُ	النَّارُ	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۸	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
ان کا ٹھکانہ	آگ (ہے)	(اس کا) بدلہ جو	وہ کام کرتے تھے	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے

ٹھکانہ ان کے اعمال کے بدلے میں دوزخ ہے ○ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے

باعمل مسلمانوں کا صلہ

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	يَهْدِيْهِمْ	رَبُّهُمْ	بِاِيْمَانِهِمْ
اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	رہنمائی کرے گا ان کی	ان کا رب	ان کے ایمان کے سبب

اور انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب ان کی رہنمائی فرمائے گا۔

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۹ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا

تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهِمُ	الْاَنْهٰرُ	فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۹	دَعْوٰىهُمْ [2]	فِيْهَا
بہتی ہوں گی	ان کے نیچے	نہریں	نعمتوں کے باغات میں	ان کی دعا (ہو گی)	ان میں

ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ (وہ) نعمتوں کے باغوں میں ہوں گے ○ ان کی دعا اس میں یہ ہو گی کہ

اہلِ جنت کی دعا اور سلام

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَ

سُبْحٰنَكَ	اللّٰهُمَّ	وَ	تَحِيَّتُهُمْ	فِيْهَا	سَلٰمٌ	وَ
تو پاک ہے	اے اللہ	اور	ان کا (ملاقات کے وقت) دعائیہ کلمہ	اس میں	سلام (ہو گا)	اور

اے اللہ! تو پاک ہے اور جنت میں ان کی ملاقات کا پہلا بول "سلام" ہو گا اور

1 ...... یہاں آیتِ مبارکہ میں کفار کے اعتقاد کے اعتبار سے ان کے یہ احوال بیان فرمائے گئے ہیں لیکن عملی طور پر مسلمان بھی ان میں سے بہت سی چیزوں میں ملوث ہیں جیسے دلوں سے قیامت کے حساب کتاب اور عذابِ الٰہی کا خوف نکل جانا، دنیا کی زندگی کو ہی پسند کرنا اور اسی کیلئے کوشش کرنا اور اسی پر مطمئن ہو کر بیٹھ جانا، قرآن اور احکاماتِ الٰہیہ سے غفلت، دلوں کا سخت ہونا، شدید وعیدیں سن کر بھی گناہوں سے باز نہ آنا، یہ سب چیزیں ہمارے اندر اِس آیت کی روشنی میں افعالِ کفار کا عکس نہیں دِکھا رہیں تو اور کیا ہے؟ 2 ...... یعنی اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید، تقدیس میں مشغول رہیں گے اور اس کے ذکر سے انہیں فرحت =

بردعا کا جلد قبول نہ ہونا رحمتِ الٰہی ہے

اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰ ع وَ

اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ (1)	اَنِ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰	وَ
ان کی دعا کا خاتمہ	(یہ ہوگا) کہ	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	(جو) تمام جہانوں کا پالنے والا (ہے)	اور

ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○ اور

لَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ

لَوْ	يُعَجِّلُ (2)	اللّٰهُ	لِلنَّاسِ	الشَّرَّ	اسْتِعْجَالَهُمْ
اگر	جلدی فرماتا	اللہ	لوگوں کے لئے	عذاب (کی)	(جیسے) ان کا جلدی طلب کرنا

اگر اللہ لوگوں پر عذاب اسی طرح جلدی بھیج دیتا جس طرح وہ بھلائی

بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ

بِالْخَيْرِ	لَقُضِيَ	اِلَيْهِمْ	اَجَلُهُمْ	فَنَذَرُ
بھلائی کو	(تو) ضرور پوری کر دی جاتی	ان کی طرف	ان کی مدت	تو ہم چھوڑ دیتے

جلدی طلب کرتے ہیں تو ان کی مدت ان کی طرف پوری کر دی جاتی تو جو لوگ

تکلیف و راحت کے وقت کافر کا حال

الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝۱۱ وَ

الَّذِيْنَ	لَا يَرْجُوْنَ	لِقَآءَنَا	فِيْ طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُوْنَ ۝۱۱	وَ
ان لوگوں کو جو	امید نہیں رکھتے	ہماری ملاقات (کی)	ان کی سرکشی میں	وہ بھٹکتے رہیں	اور

ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہم انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ○ اور

اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا

اِذَا	مَسَّ	الْاِنْسَانَ	الضُّرُّ	دَعَانَا	لِجَنْۢبِهٖۤ	اَوْ	قَاعِدًا
جب	پہنچتی ہے	آدمی (کو)	تکلیف	وہ دعا کرتا ہے ہم سے	اپنی کروٹ پر	یا	بیٹھے ہوئے

جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے ہوئے اور بیٹھے ہوئے

=وسرور اور انتہا درجہ کی لذت حاصل ہوگی۔

1 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ ان کے کلام کی ابتداء اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم و تنزیہ سے ہوگی اور کلام کا اختتام اس کی حمد و ثنا پر ہوگا اور اس کے دوران جو چاہیں گے آپس میں کلام کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حمدِ الٰہی جنت میں بھی ہوگی۔ 2 ...... ہماری تمام دعائیں قبول نہ ہونا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے کہ ہم کبھی برائی کو بھلائی سمجھ لیتے ہیں، نیز غصہ میں اپنے آپ کو یا اپنے بال بچوں کو کوسنا نہیں چاہئے بلکہ ہر وقت رب تعالیٰ سے خیر ہی مانگنی چاہئے، نہ معلوم کون سی گھڑی=

أَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ

مَرَّ	ضُرَّهٗ	عَنْهُ	كَشَفْنَا	فَلَمَّا	قَآئِمًا	اَوْ
وہ چل پڑتا ہے	اس کی تکلیف	اس سے	ہم دور کر دیتے ہیں	پھر جب	کھڑے ہوئے	یا

اور کھڑے ہوئے (ہر حالت میں) ہم سے دعا کرتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو یوں چل دیتا ہے

كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	مَّسَّهٗ	اِلٰى ضُرٍّ[1]	لَّمْ يَدْعُنَآ	كَاَنْ
اسی طرح	(جو) پہنچی اسے	کسی تکلیف کی طرف	اس نے پکارا نہیں تھا ہمیں	گویا کہ

گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔ حد سے

زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَقَدْ

لَقَدْ	وَ	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾	مَا	لِلْمُسْرِفِيْنَ	زُيِّنَ
ضرور بیشک	اور	وہ عمل کرتے تھے	جو	حد سے بڑھنے والوں کے لئے	خوشنما بنا دیئے گئے

بڑھنے والوں کے لئے ان کے اعمال اسی طرح خوشنما بنا دیئے گئے ○ اور بیشک

سابقہ قوموں کا حال اور انجام

اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَ

وَ	ظَلَمُوْا	لَمَّا	مِنْ قَبْلِكُمْ	الْقُرُوْنَ	اَهْلَكْنَا
اور	انہوں نے ظلم کیا	جب	تم سے پہلے	زمانے والوں (کو)	ہم نے ہلاک کر دیا

ہم نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کر دیا جب انہوں نے ظلم کیا اور

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ

مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا	وَ	بِالْبَيِّنٰتِ	رُسُلُهُمْ	جَآءَتْهُمْ
وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ تھے	اور	روشن دلائل کے ساتھ	ان کے رسول	آئے ان کے پاس

ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلائل لے کر تشریف لائے اور وہ ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لاتے۔

= قبولیت کی ہو اور بعض اوقات ایسے ہو بھی جاتا ہے کہ اولاد کیلئے بد دعا کی اور وہ قبولیت کی گھڑی تھی جس کے نتیجے میں اولاد پر واقعی وہ مصیبت و آفت آجاتی ہے جس کی بد دعا کی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس طرح کی چیزوں سے احتراز ہی کرنا چاہئے۔

1 ......اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ انسان مصیبت کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا کہ جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے لیٹے بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ تکلیف دور کر دے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی سابقہ حالت کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ یہ حال غافل شخص کا ہے جبکہ عقلمند =

سابقہ قوموں کے جانشین

قرآن مجید سے متعلق کفار کا ایک مطالبہ اور انہیں جواب

كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓىٕفَ

كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۳﴾	ثُمَّ	جَعَلْنٰكُمْ	خَلٰٓىٕفَ
اسی طرح	ہم بدلہ دیتے ہیں	جرم کرنے والی قوم (کو)	پھر	ہم نے بنایا تمہیں	جانشین

ہم یونہی مجرموں کو بدلہ دیتے ہیں ○ پھر ہم نے ان کے بعد

فِی الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ

فِی الْاَرْضِ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	لِنَنْظُرَ (1)	كَیْفَ	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾	وَ
زمین میں	ان کے بعد	تاکہ ہم دیکھیں	کیسے	تم کام کرتے ہو	اور

تمہیں زمین میں جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو؟ ○ اور

اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ

اِذَا	تُتْلٰى	عَلَیْهِمْ	اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ	قَالَ	الَّذِیْنَ
جب	تلاوت کی جاتی ہیں	ان پر (کے سامنے)	ہماری روشن آیتیں	(تو) کہتے ہیں	وہ لوگ جو

جب ان کے سامنے ہماری روشن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ہم سے ملاقات کی

لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَاۤ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ

لَا یَرْجُوْنَ	لِقَآءَنَا	ائْتِ بِقُرْاٰنٍ	غَیْرِ هٰذَاۤ	اَوْ	بَدِّلْهُ
امید نہیں رکھتے	ہم سے ملاقات (کی)	قرآن لے آؤ	اس کے علاوہ	یا	تبدیل کر دو اسے

امید نہ رکھنے والے کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے کر آؤ یا اسے تبدیل کر دو۔

قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ۚ

قُلْ	مَا یَكُوْنُ (2)	لِیْۤ	اَنْ	اُبَدِّلَهٗ	مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ
تم کہو	(کوئی حق) نہیں ہے	میرے لئے	کہ	میں تبدیل کر دوں اسے	اپنی طرف سے

تم فرماؤ: مجھے حق نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے تبدیل کر دوں۔

═ مومن کا حال اس کے خلاف ہے وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے اور راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے اور تکلیف و راحت کے جملہ احوال میں اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری اور دعا کرتا ہے۔ اسے سامنے رکھ کر ہمیں اپنے حال پر غور کرنا چاہئے کہ ہم کس گروہ کے پیچھے ہیں اور ہمارے اندر کس گروہ کی علامات پائی جا رہی ہیں۔

(1)......اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے علم نہیں تھا اور جب مشرکین عمل کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ کو علم ہو گا بلکہ یہاں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ایسا معاملہ فرمائے گا جیسا امتحان لینے والا لوگوں کے ساتھ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور اسے ہر چیز کا ہمیشہ سے علم ہے۔ (2)......اس ═

اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ‌ ۚ اِنِّىۡۤ اَخَافُ

اِنۡ	اَتَّبِعُ	اِلَّا	مَا	يُوۡحٰۤى	اِلَىَّ	اِنِّىۡۤ	اَخَافُ
نہیں	میں پیروی کرتا	مگر	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے	میری طرف	بیشک میں	ڈرتا ہوں

میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں

اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّىۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۝۱۵ قُلْ لَّوۡ

اِنۡ	عَصَيۡتُ	رَبِّىۡ	عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۝۱۵	قُلْ	لَّوۡ
اگر	میں نے نافرمانی کی	اپنے رب (کی)	بڑے دن کے عذاب (سے)	تم کہو	اگر

تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○ تم فرماؤ: اگر

شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوۡتُهٗ عَلَيۡكُمۡ وَلَاۤ اَدۡرٰٮكُمۡ

شَآءَ	اللّٰهُ	مَا تَلَوۡتُهٗ	عَلَيۡكُمۡ	وَ	لَاۤ اَدۡرٰٮكُمۡ
چاہتا	اللہ	(تو) میں تلاوت نہ کرتا اس کی	تم پر (تمہارے سامنے)	اور	نہ وہ خبردار کرتا تمہیں

اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے اس کی تلاوت نہ کرتا اور نہ وہ تمہیں اس سے

بِهٖ‌ ‌ۖ فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِيۡكُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِهٖ‌ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝۱۶

بِهٖ	فَقَدۡ	لَبِثۡتُ	فِيۡكُمۡ	عُمُرًا	مِّنۡ قَبۡلِهٖ	اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۝۱۶
اس سے	تو بیشک	میں گزار چکا	تم میں	ایک عمر	اس سے پہلے	تو کیا تمہیں عقل نہیں

خبردار کرتا تو بیشک میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوۡ كَذَّبَ

فَمَنۡ	اَظۡلَمُ	مِمَّنِ	افۡتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَوۡ	كَذَّبَ
تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یا	جھٹلائے

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو

سب سے بڑا ظالم کون

= آیت سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ کفار کے ساتھ اسلام کی قطعی چیزوں میں سے کسی چیز پر کوئی معاہدہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ان کی خوشنودی کیلئے اسلام کی کوئی قطعی چیز چھوڑ دیں جیسے ان کی خوشی کیلئے سود کی اجازت دیں، یا پردے کو ختم کر دیں، یا نمازوں میں کمی کر لیں۔

بتوں کی عبادت اور انہیں شفیع ماننے کا رد

بِاٰيٰتِهٖؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٧﴾ وَ يَعْبُدُوْنَ

بِاٰيٰتِهٖ	اِنَّهٗ	لَا يُفْلِحُ	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٧﴾	وَ	يَعْبُدُوْنَ
اس کی آیتوں کو	بیشک	فلاح نہیں پائیں گے	جرم کرنے والے	اور	وہ عبادت کرتے ہیں

جھٹلائے؟ بیشک مجرم فلاح نہیں پائیں گے ○ اور (یہ مشرک) اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَا يَضُرُّهُمْ	وَ	لَا يَنْفَعُهُمْ	وَ
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	نہ نقصان دے سکتا ہے انہیں	اور	نہ نفع پہنچا سکتا ہے انہیں	اور

ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں کوئی نقصان دے سکے اور نہ نفع دے سکے اور

يَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ

يَقُوْلُوْنَ	هٰۤؤُلَآءِ	شُفَعَآؤُنَا [1]	عِنْدَ اللّٰهِ	قُلْ	اَتُنَبِّـُٔوْنَ	اللّٰهَ
وہ کہتے ہیں	یہ (بت)	ہمارے سفارشی (ہیں)	اللہ کے ہاں	تم کہو	کیا تم خبر دیتے ہو	اللہ (کو)

یہ کہتے ہیں کہ یہ (بت) اللہ کی بارگاہ میں ہمارے سفارشی ہیں۔ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو

بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِؕ سُبْحٰنَهٗ وَ

بِمَا	لَا يَعْلَمُ	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا	فِي الْاَرْضِ	سُبْحٰنَهٗ	وَ
(اس بات) کی جو	وہ نہیں جانتا	آسمانوں میں	اور	نہ	زمین میں	پاکی ہے اسے	اور

جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے اور نہ زمین میں۔ وہ ان کے شرک سے

لوگوں میں مذہبی اختلاف کا بیان

تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿١٨﴾ وَ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ

تَعٰلٰى	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ﴿١٨﴾	وَ	مَا كَانَ	النَّاسُ	اِلَّاۤ
وہ بلند و بالا ہے	(اس) سے جو	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	اور	نہیں تھے	سب لوگ	مگر

پاک اور بلند و بالا ہے ○ اور سب لوگ

1 ...... مشرکین شفاعت کے چکر میں بتوں کی عبادت کرتے تھے اور یہ دونوں چیزیں ہی غلط تھیں۔ ایک تو شرک اور دوسرا ان بتوں کو شفاعت کرنے والا ماننا جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کوئی اذن نہیں دیا گیا اور یہیں سے مشرکوں اور مسلمانوں کے درمیان فرق ہو گیا کہ مسلمان انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء و صالحین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کو اپنا شفیع مانتے ہیں لیکن ان کی عبادت نہیں کرتے اور پھر جن ہستیوں کو شفیع مانتے ہیں ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شفاعت کا اختیار بھی دیا ہے جیسا کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے تو گویا مشرکوں نے دو کام کئے اور دونوں غلط یعنی شرک اور نااہلوں کی شفاعت کا عقیدہ جبکہ مسلمانوں ==

أُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ

أُمَّةً وَّاحِدَةً	فَاخْتَلَفُوْا	وَ	لَوْ	لَا	كَلِمَةٌ	سَبَقَتْ
ایک امت	پھر وہ مختلف ہوگئے	اور	اگر	نہ	ایک بات	پہلے ہو چکی ہوتی

ایک ہی امت تھے پھر مختلف ہوگئے اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات

مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ

مِنْ رَّبِّكَ	لَقُضِيَ	بَيْنَهُمْ	فِيْمَا	فِيْهِ
تیرے رب کی طرف سے	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان	جس میں	اس میں

پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان ان کے باہمی اختلافات کا

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٩﴾	وَ	يَقُوْلُوْنَ (1)	لَوْلَآ	اُنْزِلَ	عَلَيْهِ	اٰيَةٌ
وہ اختلاف کرتے ہیں	اور	وہ کہتے ہیں	کیوں نہیں	اتاری گئی	اس پر	کوئی نشانی

فیصلہ ہو گیا ہوتا ○ اور کہتے ہیں، اس نبی پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی

مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ

مِّنْ رَّبِّهٖ	فَقُلْ	اِنَّمَا الْغَيْبُ	لِلّٰهِ	فَانْتَظِرُوْا	اِنِّيْ
اس کے رب کی طرف سے	تو تم کہو	غیب تو صرف	اللہ کے لئے (ہے)	تو تم انتظار کرو	بیشک میں

کیوں نہیں اترتی؟ تم فرماؤ: غیب تو صرف اللہ کے لیے ہے، تو تم انتظار کرو بیشک میں بھی

مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٢٠﴾ ع وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ

مَعَكُمْ	مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٢٠﴾	وَ	اِذَآ	اَذَقْنَا	النَّاسَ
تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	اور	جب	ہم چکھاتے ہیں	لوگوں (کو)

تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ○ اور جب ہم لوگوں کو انہیں

کفار کی طرف سے نشانی کا مطالبہ اور تفصیلی جواب

کفار کا طرزِ عمل اور تفصیلی تنبیہ

ع ٢ ٧

=نے عقیدۂ شفاعت رکھا لیکن ویسا جیسا ان کے رب کریم عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا۔

(1)......اہلِ باطل کا طریقہ ہے کہ جب ان کے خلاف مضبوط دلیل قائم ہوتی ہے اور وہ جواب دینے سے عاجز ہو جاتے ہیں تو اس دلیل کا ذکر اس طرح چھوڑ دیتے ہیں گویا کہ وہ پیش ہی نہیں ہوئی اور یوں کہتے ہیں کہ دلیل لاؤ، تاکہ سننے والے اس مغالطہ میں پڑ جائیں کہ ان کے مقابلے میں اب تک کوئی دلیل ہی نہیں قائم کی گئی۔ اس کی کچھ جھلک بعض اوقات ان افراد میں بھی نظر آتی ہے جو خود کو اہلِ علم مسلمانوں میں شمار کرنے کے باوجود مسلمانوں کے عقائد و=

طوفان ختم ہونے کے بعد لوگوں کا حال اور انہیں تنبیہ

رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ

رَحْمَةً	مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ	مَسَّتْهُمْ	اِذَا	لَهُمْ
رحمت (کا مزہ)	(اس) تکلیف کے بعد	(جو) پہنچی انہیں	(تو) اسی وقت	ان کا (کام)

تکلیف پہنچنے کے بعد رحمت کا مزہ دیتے ہیں تو اسی وقت ان کا کام

مَّكْرٌ فِیْۤ اٰیَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ

مَّكْرٌ	فِیْۤ اٰیَاتِنَا	قُلِ	اللّٰهُ	اَسْرَعُ
سازش کرنا (ہو جاتا ہے)	ہماری آیتوں کے بارے میں	تم کہو	اللہ	سب سے جلد کرنے والا (ہے)

ہماری آیتوں کے بارے میں سازش کرنا ہو جاتا ہے۔ تم فرماؤ: اللہ سب سے جلد

مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ

مَكْرًا	اِنَّ	رُسُلَنَا	یَكْتُبُوْنَ (1)	مَا	تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾	هُوَ
خفیہ تدبیر	بیشک	ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	لکھ رہے ہیں	جو	تم سازش کرتے ہو	وہی (ہے)

خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے۔ بیشک ہمارے فرشتے تمہارے مکر و فریب کو لکھ رہے ہیں ○ وہی ہے

الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ ۚ

الَّذِیْ	یُسَیِّرُكُمْ	فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ	حَتّٰۤى	اِذَا	كُنْتُمْ	فِی الْفُلْكِ
جو	چلاتا ہے تمہیں	خشکی اور دریا میں	یہاں تک کہ	جب	تم ہوتے ہو	کشتیوں میں

جو تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو

وَ جَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا

وَ	جَرَیْنَ	بِهِمْ	بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ	وَّ	فَرِحُوْا	بِهَا
اور	وہ لے کر چلیں	ان کو	خوشگوار ہوا کے ساتھ	اور	وہ خوش ہو گئے	اس (ہوا) سے

اور وہ (کشتیاں) خوشگوار ہوا کے ساتھ انہیں لے کر چلتی ہیں اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں

= نظریات پر انتہائی شاطرانہ طریقے سے وار کرتے اور علمی گرفت ہونے پر لوگوں کے سامنے یوں ظاہر کرتے ہیں کہ گویا مد مقابل کی دلیل فضول ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

1 ...... کِرَامًا کَاتِبِیْنَ فرشتے اعمالِ کفار پر بھی مقرر ہیں جو ان کے ہر قول و عمل کو لکھتے ہیں۔ البتہ گناہ لکھنے والا فرشتہ تو لکھتا رہتا ہے اور نیکیاں لکھنے والا فرشتہ اس پر گواہ رہتا ہے وہ کچھ نہیں لکھتا کیونکہ ان کی نیکی نیکی نہیں۔

جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

جَآءَتْهَا	رِيْحٌ عَاصِفٌ	وَّ	جَآءَهُمُ	الْمَوْجُ	مِنْ كُلِّ مَكَانٍ
(پھر) آگئی ان (کشتیوں) پر	سخت تیز ہوا	اور	آنے لگیں ان پر	موجیں، لہریں	ہر جگہ سے

پھر ان پر شدید آندھی آنے لگتی ہے اور ہر طرف سے لہریں ان پر آتی ہیں

وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ

وَّ	ظَنُّوْۤا	اَنَّهُمْ	اُحِيْطَ	بِهِمْ	دَعَوُا	اللّٰهَ
اور	انہوں نے سمجھ لیا	کہ وہ	گھیر لیا گیا ہے	ان کو	(اس وقت) وہ پکارنے لگے	اللہ (کو)

اور وہ سمجھ جاتے ہیں کہ انہیں گھیر لیا گیا ہے تو اللہ کے لئے

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ۬ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا

مُخْلِصِيْنَ	لَهُ	الدِّيْنَ	لَئِنْ	اَنْجَيْتَنَا
خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین	ضرور اگر	تو نے نجات دے دی ہمیں

دین کو خالص کرتے ہوئے اس سے دعا مانگتے ہیں، (اے اللہ!) اگر تو ہمیں اس (طوفان) سے

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّاۤ اَنْجٰىهُمْ

مِنْ هٰذِهٖ	لَنَكُوْنَنَّ	مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾	فَلَمَّاۤ	اَنْجٰىهُمْ
اس (طوفان) سے	ضرور ہم ہو جائیں گے	شکر کرنے والوں میں سے	پھر جب	اللہ نے بچالیا انہیں

نجات دیدے تو ہم ضرور شکر گزار ہو جائیں گے ○ پھر جب اللہ انہیں بچالیتا ہے

اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

اِذَا	هُمْ	يَبْغُوْنَ[1]	فِي الْاَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ
(تو) اس وقت	وہ	زیادتی کرنے لگتے ہیں	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اے	لوگو

تو اس وقت وہ زمین میں ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو!

1 ...... مصیبت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اور خوشحالی کے وقت بھول جانا حقیقت میں کافروں کا طریقہ ہے، افسوس کہ آج کل مسلمان بھی عملی اعتبار سے اس میں مبتلا ہیں۔

اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ ثُمَّ

اِنَّمَا بَغْيُكُمْ	عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ	مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	ثُمَّ
تمہاری زیادتی (کاوبال) صرف	تمہاری جانوں پر (ہے)	(تم اٹھالو) دنیا کی زندگی سے فائدہ	پھر

تمہاری زیادتی صرف تمہارے ہی خلاف ہے۔ دنیا کی زندگی سے فائدہ اٹھالو پھر

اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

اِلَيْنَا	مَرْجِعُكُمْ	فَنُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾
ہماری طرف	تمہیں لوٹنا (ہے)	تو ہم خبر دے دیں گے تمہیں	(اس) کی جو	تم عمل کرتے تھے

تمہیں ہماری طرف لوٹنا ہے تو اس وقت ہم تمہیں بتادیں گے جو تم کیا کرتے تھے ○

دنیاوی زندگی کی ناپائیداری کی مثال

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا [1]	كَمَآءٍ	اَنْزَلْنٰهُ	مِنَ السَّمَآءِ
دنیا کی زندگی کی مثال صرف	پانی کی طرح (ہے)	ہم نے اتارا اسے	آسمان سے

دنیا کی زندگی کی مثال تو اس پانی جیسی ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا

فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَ

فَاخْتَلَطَ	بِهٖ	نَبَاتُ الْاَرْضِ	مِمَّا	يَاْكُلُ	النَّاسُ	وَ
تو گھنی ہو کر نکلیں	اس کے سبب	زمین سے اگنے والی چیزیں	جن سے	کھاتے ہیں	آدمی	اور

تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں گھنی ہو کر نکلیں جن سے انسان اور

الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ

الْاَنْعَامُ	حَتّٰۤى	اِذَاۤ	اَخَذَتِ	الْاَرْضُ	زُخْرُفَهَا	وَازَّيَّنَتْ
جانور	یہاں تک کہ	جب	پکڑلی	زمین (نے)	اپنی خوبصورتی	اور خوب آراستہ ہوگئی

جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنی خوبصورتی پکڑلی اور خوب آراستہ ہوگئی

1...... اس آیت میں بہت بہترین طریقے سے دل میں یہ بات بٹھائی گئی ہے کہ دنیاوی زندگانی امیدوں کا سبز باغ ہے، اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس مقام پر پہنچتا ہے جہاں اس کو مراد حاصل ہونے کا اطمینان ہوتا ہے اور وہ کامیابی کے نشے میں مست ہوجاتا ہے تو اچانک اس کو موت آپہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہوجاتا ہے۔

وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا

وَ	ظَنَّ	اَهْلُهَاۤ	اَنَّهُمْ	قٰدِرُوْنَ	عَلَيْهَاۤ	اَتٰىهَاۤ	اَمْرُنَا	لَيْلًا
اور	سمجھے	اس کے مالک	کہ وہ	قادر ہیں	اس (فصل) پر	(تو) آیا اس پر	ہمارا حکم	رات

اور اس کے مالک سمجھے کہ (اب) وہ اس فصل پر قادر ہیں تو رات یا دن کے وقت

اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِؕ

اَوْ	نَهَارًا	فَجَعَلْنٰهَا	حَصِيْدًا	كَاَنْ	لَّمْ تَغْنَ	بِالْاَمْسِ
یا	دن (میں)	تو ہم نے کر دیا اسے	کاٹی ہوئی	گویا کہ	وہ (وہاں) نہ تھی	کل

ہمارا حکم آیا تو ہم نے اسے ایسی کٹی ہوئی کھیتی کر دیا گویا وہ کل وہاں پر موجود ہی نہ تھی۔

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۲۴

كَذٰلِكَ	نُفَصِّلُ	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّتَفَكَّرُوْنَ ۲۴
اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لئے (جو)	غور و فکر کرتے ہیں

ہم غور کرنے والوں کیلئے اسی طرح تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں ○

جنت کی طرف دعوت

وَاللّٰهُ يَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ

وَ	اللّٰهُ	يَدْعُوْۤا (1)	اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ	وَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ
اور	اللہ	بلاتا ہے	سلامتی کے گھر کی طرف	اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے

اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف

نیک بندوں کے لئے بشارت

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۲۵ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۲۵ (2)	لِلَّذِيْنَ	اَحْسَنُوا	الْحُسْنٰى	وَ
سیدھے راستے کی طرف	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	بھلائی کی	بھلائی (ہے)	اور

ہدایت دیتا ہے ○ بھلائی کرنے والوں کے لیے بھلائی ہے اور

1 ...... دنیا کی بے ثباتی بیان فرمانے کے بعد اس آیت میں باقی رہنے والے گھر جنت کی طرف دعوت دی گئی اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو اس گھر کی طرف بلاتا ہے جس میں ہر قسم کی تکلیف اور مصیبت سے سلامتی ہے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جنت کی طرف دعوت دیتا ہے اور یہ دعوت اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہے۔ 2 ...... اس آیت میں صراطِ مستقیم سے مراد دینِ اسلام ہے۔ آیت کے اس حصے سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی دعوت تو عام ہے کہ سب کو بلایا جارہا ہے مگر اس کی ہدایت خاص ہے کہ وہ کسی کسی کو ملتی ہے۔

گناہگاروں کے لئے وعیدیں

زِيَادَةٌ ۭ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ

زِيَادَةٌ (1)	وَ	لَا يَرْهَقُ	وُجُوْهَهُمْ	قَتَرٌ	وَّ	لَا	ذِلَّةٌ
مزید (بھی)	اور	نہیں چھائی ہوگی	ان کے چہروں (پر)	سیاہی	اور	نہ	ذلت

اس سے بھی زیادہ ہے اور ان کے منہ پر نہ سیاہی چھائی ہوگی اور نہ ذلت۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا

اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	الَّذِيْنَ	كَسَبُوا
یہ لوگ	جنت والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کمائیں

یہی جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور جنہوں نے برائیاں

السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا

السَّيِّاٰتِ	جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ	بِمِثْلِهَا (2)	وَ	تَرْهَقُهُمْ	ذِلَّةٌ	مَا
برائیاں	(تو) برائی کا بدلہ	اس کے برابر (ہے)	اور	چھائی ہوگی ان پر	ذلت	نہیں (ہوگا)

کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی کے برابر ہے اور ان پر ذلت چھائی ہوگی، انہیں

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ

لَهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ عَاصِمٍ	كَاَنَّمَآ	اُغْشِيَتْ	وُجُوْهُهُمْ
ان کے لئے	اللہ سے	کوئی بچانے والا	گویا	ڈھانپ دیئے گئے	ان کے چہرے

اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا، گویا ان کے چہروں کو اندھیری رات کے ٹکڑوں سے

قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾

قِطَعًا	مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾
ٹکڑوں (سے)	اندھیری رات (کے)	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

ڈھانپ دیا گیا ہے۔ وہی دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

(1)...... بھلائی والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار بندے مومنین مراد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے لئے بھلائی ہے، اس بھلائی سے جنت مراد ہے اور اس پر زیادت سے مراد دیدارِ الٰہی ہے۔ (2)...... اس قید سے اس بات پر تنبیہ مقصود ہے کہ نیکی اور گناہ میں فرق ہے کیونکہ نیکی کا ثواب ایک سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اس بھی زیادہ بڑھایا جاتا ہے اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل و کرم ہے اور گناہ کی سزا اتنی ہی دی جاتی ہے جتنا گناہ ہو اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عدل ہے۔

قیامت کے دن مشرکوں اور ان کے شریکوں کا حال

وَ يَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ

وَ	يَوۡمَ	نَحۡشُرُهُمۡ جَمِيۡعًا	ثُمَّ	نَقُوۡلُ	لِلَّذِيۡنَ
اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے ان سب کو	پھر	ہم فرمائیں گے	ان لوگوں سے جنہوں نے

اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے پھر مشرکوں سے

اَشۡرَكُوۡا مَكَانَكُمۡ اَنۡتُمۡ وَ شُرَكَآؤُكُمۡ ۚ فَزَيَّلۡنَا

اَشۡرَكُوۡا	مَكَانَكُمۡ	اَنۡتُمۡ	وَ	شُرَكَآؤُكُمۡ	فَزَيَّلۡنَا
شرک کیا	اپنی جگہ (ٹھہرے رہو)	تم	اور	تمہارے شریک	تو ہم علیحدگی کر دیں گے

فرمائیں گے: تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرے رہو، تو ہم انہیں مسلمانوں سے

بَيۡنَهُمۡ وَ قَالَ شُرَكَآؤُهُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ اِيَّانَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۸﴾ فَكَفٰى

بَيۡنَهُمۡ	وَ	قَالَ [1]	شُرَكَآؤُهُمۡ	مَّا كُنۡتُمۡ اِيَّانَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۸﴾	فَكَفٰى
ان کے درمیان	اور	کہیں گے	ان کے شریک	تم ہماری عبادت کرتے ہی نہیں تھے	تو کافی ہے

جدا کر دیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے: تم ہماری عبادت کرتے ہی نہیں تھے ○ تو ہمارے

بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنَنَا وَ بَيۡنَكُمۡ اِنۡ كُنَّا عَنۡ عِبَادَتِكُمۡ

بِاللّٰهِ	شَهِيۡدًاۢ	بَيۡنَنَا وَ بَيۡنَكُمۡ	اِنۡ	كُنَّا	عَنۡ عِبَادَتِكُمۡ
اللہ	گواہی (کے لئے)	ہمارے اور تمہارے درمیان	بیشک	ہم تھے	تمہاری عبادت سے

اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے اللہ کافی ہے۔ بیشک ہم تمہاری عبادت سے

حشر میں اعمال کی جانچ اور بارگاہِ الٰہی میں پیشی

لَغٰفِلِيۡنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبۡلُوۡا كُلُّ نَفۡسٍ مَّاۤ اَسۡلَفَتۡ

لَغٰفِلِيۡنَ ﴿۲۹﴾	هُنَالِكَ [2]	تَبۡلُوۡا	كُلُّ نَفۡسٍ	مَّاۤ	اَسۡلَفَتۡ
ضرور بے خبر	وہاں	جانچ لے گی	ہر جان	جو (عمل)	اس نے پہلے کیا (یا) آگے بھیجا

بے خبر تھے ○ وہاں ہر آدمی اپنے سابقہ اعمال کو جانچ لے گا

1 ...... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بتوں کو قوتِ گویائی دے گا اور وہ اپنے پجاریوں کی مخالفت کریں گے۔ 2 ...... یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے پہلے جو عمل کئے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا برے، مضر یا مفید، مقبول یا مردود اور مشرکوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹایا جائے گا جو اُن کا رب ہے اور اپنی ربوبیت میں سچا ہے اور مشرک جن بتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہراتے تھے وہ ان سے غائب ہو جائیں گے یا جو جھوٹی باتیں مثلاً بتوں کا ان کی شفاعت کرنا گھڑتے تھے وہ سب باطل اور بے حقیقت ثابت ہوں گی۔

مشرکوں کا فکری تضاد اور انہیں تنبیہ

وَ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَ ضَلَّ

وَ	رُدُّوْۤا	اِلَى اللّٰهِ	مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ	وَ	ضَلَّ
اور	انہیں لوٹایا جائے گا	اللہ کی طرف	(جو) ان کا سچا مولیٰ (ہے)	اور	غائب ہو جائیں گے

اور انہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا سچا مولیٰ ہے اور ان کے سارے گھڑے ہوئے (شریک)

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ

عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾	قُلْ	مَنْ	يَّرْزُقُكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ
ان سے	جو	وہ گھڑتے تھے	تم کہو	کون	روزی دیتا ہے تمہیں	آسمان اور زمین سے

ان سے غائب ہو جائیں گے ○ تم فرماؤ: آسمان اور زمین سے تمہیں کون روزی دیتا ہے؟

اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ

اَمَّنْ	يَّمْلِكُ	السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ	وَ	مَنْ	يُّخْرِجُ	الْحَيَّ
یا کون	مالک ہے	کان	اور	آنکھوں (کا)	اور	کون	نکالتا ہے	زندہ (کو)

یا کان اور آنکھوں کا مالک کون ہے؟ اور زندہ کو مردے

مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ

مِنَ الْمَيِّتِ	وَ	يُخْرِجُ	الْمَيِّتَ	مِنَ الْحَيِّ	وَ	مَنْ	يُّدَبِّرُ
مردہ سے	اور	نکالتا ہے	مردہ (کو)	زندہ سے	اور	کون	تدبیر کرتا ہے

سے اور مردے کو زندہ سے کون نکالتا ہے؟ اور کون تمام کاموں کی

الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ

الْاَمْرَ	فَسَيَقُوْلُوْنَ	اللّٰهُ	فَقُلْ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾	فَذٰلِكُمُ (1)	اللّٰهُ
ہر کام (کی)	تو اب وہ کہیں گے	اللہ	تو تم کہو	تو کیا تم ڈرتے نہیں	تو یہ	اللہ

تدبیر کرتا ہے؟ تو اب کہیں گے: ”اللہ“۔ تو تم فرماؤ تو تم ڈرتے کیوں نہیں؟ ○ تو یہ اللہ ہے

(1)...... یعنی جو اِن چیزوں کو سر انجام دیتا ہے اور آسمان و زمین، زندگی و موت سب کا مالک ہے اور رزق و عطا پر قدرت رکھتا ہے وہی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا سچا رب ہے، وہی عبادت کا مستحق ہے نہ کہ یہ ناکارہ، خود ساختہ، بناوٹی بت اور جب ایسے واضح اور قطعی دلائل سے ثابت ہو گیا کہ عبادت کا مستحق صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے تو اس کے ماسوا سب معبود باطلِ محض ہیں اور جب تم نے اس کی قدرت کو پہچان لیا اور اس کی کارسازی کا اعتراف کر لیا تو پھر تم حق قبول کرنے سے کیوں اعراض کر رہے ہو؟

رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى

رَبُّكُمُ الْحَقُّ	فَمَاذَا	بَعْدَ الْحَقِّ	اِلَّا	الضَّلٰلُ	فَاَنّٰى
تمہارا سچا رب (ہے)	پھر کیا ہے	حق کے بعد	سوائے	گمراہی (کے)	تو کہاں

جو تمہارا سچا رب ہے۔ پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے؟ پھر تم کہاں

تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ

تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾	كَذٰلِكَ (1)	حَقَّتْ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	عَلَى الَّذِيْنَ
تم پھیرے جارہے ہو	اسی طرح	ثابت ہوچکی	تیرے رب کی بات	ان لوگوں پر جنہوں نے

پھیرے جاتے ہو؟ ○ یونہی نافرمانوں پر تیرے رب کے یہ کلمات

فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ

فَسَقُوْٓا	اَنَّهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾	قُلْ	هَلْ	مِنْ شُرَكَآئِكُمْ
نافرمانی کی	کہ وہ	ایمان نہیں لائیں گے	تم کہو	کیا	تمہارے شریکوں میں سے

ثابت ہوچکے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے ○ تم فرماؤ: کیا تمہارے شریکوں میں

مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ

مَّنْ	يَّبْدَؤُا	الْخَلْقَ	ثُمَّ	يُعِيْدُهٗ	قُلِ	اللّٰهُ
(کوئی ایسا ہے) جو	ابتداء کرے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	وہ لوٹادے اسے	تم کہو	اللہ

کوئی ایسا ہے جو پہلے مخلوق کو بنائے پھر ختم کرکے دوبارہ بنادے؟ تم فرمادو: اللہ

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾

يَبْدَؤُا	الْخَلْقَ	ثُمَّ	يُعِيْدُهٗ	فَاَنّٰى	تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾
ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	وہ لوٹائے گا اسے	تو کہاں	تم اوندھے جارہے ہو

پہلے بناتا ہے پھر ختم کرنے کے بعد دوبارہ بنادے گا تو تم کہاں اوندھے جارہے ہو؟ ○

توحید کی حقیقت اور شرک کے بطلان پر دو تنبیہات

1 ...... یعنی جس طرح یہ مشرکین حق سے گمراہی کی طرف پھیر دیئے گئے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے علمِ ازلی میں اُس کا جو حکم اور قضا تھی وہ ان لوگوں پر ثابت ہوچکی جنہوں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی بجائے اس کی نافرمانی کی اور اس سے کفر کیا۔ یہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت کی تصدیق کریں گے نہ اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کریں گے۔ نوٹ: اس آیت میں رب کی بات سے مراد قضائے الٰہی ہے یا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مراد ہے "لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ" یعنی ہم ان سے دوزخ بھریں گے۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ

قُلْ	هَلْ	مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ	مَّنْ	يَّهْدِيْۤ	اِلَى الْحَقِّ	قُلِ
تم کہو	کیا	تمہارے شریکوں میں سے	(کوئی ایسا ہے) جو	رہنمائی کرے	حق کی طرف	تم کہو

تم فرماؤ: تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرے؟ تم فرماؤ:

اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ

اللّٰهُ	يَهْدِيْ	لِلْحَقِّ	اَفَمَنْ	يَّهْدِيْۤ	اِلَى الْحَقِّ	اَحَقُّ
اللہ	راستہ دکھاتا ہے	حق کا	تو کیا جو	رہنمائی کرے	حق کی طرف	(وہ) زیادہ حق دار (ہے)

اللہ حق کی طرف ہدایت دیتا ہے، تو کیا جو حق کا راستہ دکھائے وہ اس کا حق دار ہے

اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّهْدٰى ۚ

اَنْ	يُّتَّبَعَ	اَمَّنْ	لَّا يَهِدِّيْۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	يُّهْدٰى
کہ	اس کی پیروی کی جائے	یا وہ جسے	راستہ دکھائی نہیں دیتا	مگر	یہ کہ	اسے راستہ دکھایا جائے

کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ (بت) جسے خود راستہ دکھائی نہ دے جب تک اسے راستہ دِکھانہ دیا جائے

فَمَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝٣٥ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا

فَمَا	لَكُمْ	كَيْفَ	تَحْكُمُوْنَ ۝٣٥	وَ	مَا يَتَّبِعُ	اَكْثَرُهُمْ	اِلَّا
تو کیا ہوا	تمہیں	کیسا	تم فیصلہ کرتے ہو	اور	نہیں پیروی کرتی	ان کی اکثریت	مگر

تو تمہیں کیا ہوا، تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ ○ اور ان کی اکثریت تو صرف وہم و گمان پر

مشرکوں کی اکثریت وہم و گمان کی تابع ہے

ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ظَنًّا	اِنَّ	الظَّنَّ [1]	لَا يُغْنِيْ	مِنَ الْحَقِّ	شَيْـًٔا	اِنَّ	اللّٰهَ
گمان (کی)	بیشک	گمان	فائدہ نہیں دیتا	حق سے (کا)	کچھ	بیشک	اللہ

چلتی ہے۔ بیشک گمان حق کا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ بیشک اللہ

1 ...... یہاں ظن سے مراد وہ گمان ہے جو خلافِ تحقیق ہو، اس میں شک اور وہم بھی داخل ہیں اور یہ کلام کفار کے بارے میں ہے جنہوں نے کفر اختیار کرنے میں اپنے آباؤ اجداد کی پیروی اور تقلید کی۔ اس تقلید پر دنیا و آخرت میں ان کا کوئی عذر مقبول نہیں البتہ خالص مومن جس کا دل ایمان سے بھرا ہوا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلائل قائم کرنے سے عاجز ہے، وہ اگر کسی ایسے شخص کی تقلید کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلائل قائم کرتا ہے تو وہ اس آیت کا مصداق نہیں بلکہ وہ یقینی طور پر مومن ہے کیونکہ اس کے نزدیک یہ گمان نہیں بلکہ یقین ہے جو کہ واقع کے مطابق ہے۔

قرآنِ مجید کی عظمت وشان

عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ

عَلِيْمٌ	بِمَا	يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٦﴾	وَ	مَا كَانَ	هٰذَا الْقُرْاٰنُ	اَنْ
جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کام کرتے ہیں	اور	نہیں ہے	یہ قرآن	کہ

ان کے کاموں کو جانتا ہے ○ اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ

يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ

يُّفْتَرٰى	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	لٰكِنْ	تَصْدِيْقَ	الَّذِىْ
اسے اپنی طرف سے بنالیا جائے	اللہ کے (اتارے) بغیر	اور	لیکن	(یہ) تصدیق (ہے)	اس کی جو

اللہ کے نازل کئے بغیر کوئی اسے اپنی طرف سے بنالے، ہاں یہ اپنے سے پہلی

بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ

بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ	تَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ [1]	لَا رَيْبَ	فِيْهِ
اس سے پہلے (نازل کیا گیا)	اور	(لوحِ محفوظ پر) لکھے ہوئے کی تفصیل	کوئی شک نہیں	اس میں

کتابوں کی تصدیق ہے اور لوحِ محفوظ کی تفصیل ہے، اس میں کوئی شک

مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٧﴾ قف اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ

قرآنِ مجید جیسی ایک سورت بنا کر دکھانے کا چیلنج

مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٣٧﴾	اَمْ	يَقُوْلُوْنَ	افْتَرٰىهُ	قُلْ
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے (ہے)	کیا	وہ کہتے ہیں	اس (نبی) نے خود بنالیا ہے اسے	تم کہو

نہیں ہے، یہ ربُّ العالمین کی طرف سے ہے ○ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس (نبی) نے اسے خود ہی بنالیا ہے؟

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ [2]	مِّثْلِهٖ	وَ	ادْعُوْا	مَنِ	اسْتَطَعْتُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
تو تم لے آؤ ایک سورت	اس کے جیسی	اور	بلالو	جن کی	تم طاقت رکھتے ہو	اللہ کے سوا

تم فرماؤ: تو تم (بھی) اس جیسی کوئی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا جو تمہیں مل سکیں

(1)..... علامہ صاوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ قرآن لوحِ محفوظ کی تفصیل ہے، لوحِ محفوظ میں مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ یعنی جو ہو چکا اور جو آئندہ ہو گا اور دنیا و آخرت میں جو ہونے والا ہے سب کچھ لکھا ہوا ہے اور قرآن میں لوحِ محفوظ کی پوری تفصیل ہے، لہٰذا جسے قرآن کے اسرار میں سے کوئی چیز عطا ہوئی اسے لوحِ محفوظ پر لکھا ہوا جاننے کی حاجت نہیں بلکہ وہ جو چاہے قرآن ہی سے معلوم کرلیتا ہے۔(صاوی، یونس، تحت الآیۃ: ۳۷، ۳/۸۷۰) (2)..... قرآنِ مجید کا یہ چیلنج چودہ سو سال سے زائد عرصے سے چلا آرہا ہے لیکن آج تک کوئی کافر اس کا جواب نہیں دے سکا اور اگر کسی نے جواب دینے کی کوشش بھی کی ہے تو قرآنِ کریم ==

قرآنِ پاک کو جھٹلانے کی ایک وجہ اور سابقہ امتوں کا طرزِ عمل

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا

لَمْ يُحِيْطُوْا	بِمَا	كَذَّبُوْا	بَلْ	صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾	كُنْتُمْ	اِنْ
وہ احاطہ نہ کرسکے	(اس) کو جو	انہوں نے جھٹلایا	بلکہ	سچے	تم ہو	اگر

سب کو بلالاؤ اگر تم سچے ہو ○ بلکہ انہوں نے اس کو جھٹلایا جس کے علم کا وہ احاطہ

بِعِلْمِهٖ وَ لَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

كَذَّبَ	كَذٰلِكَ	تَاْوِيْلُهٗ	لَمَّا يَاْتِهِمْ	وَ	بِعِلْمِهٖ (1)
جھٹلایا	اسی طرح	اس کا انجام	نہیں آیا ان کے پاس	اور	اس کے علم کا

نہ کرسکے اور ان کے پاس اس کا انجام نہیں آیا۔ ایسے ہی ان سے پہلے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٩﴾

عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٩﴾	كَانَ	كَيْفَ	فَانْظُرْ	مِنْ قَبْلِهِمْ	الَّذِيْنَ
ظالموں کا انجام	ہوا	کیسا	تو دیکھو	ان سے پہلے (تھے)	ان لوگوں نے جو

لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟ ○

کفارِ مکہ کے ایمان سے متعلق ایک غیبی خبر

وَ مِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

مَّنْ	مِنْهُمْ	وَ	بِهٖ	يُّؤْمِنُ	مَّنْ	مِنْهُمْ (2)	وَ
(کوئی وہ ہے) جو	ان میں سے	اور	اس پر	ایمان لاتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	ان میں سے	اور

اور ان میں کوئی تو اس پر ایمان لاتا ہے اور ان میں کوئی

جھٹلانے والوں سے اعلانِ براءت

لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ رَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤٠﴾ ع وَ اِنْ

اِنْ	وَ	بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤٠﴾	اَعْلَمُ	رَبُّكَ	وَ	بِهٖ	لَّا يُؤْمِنُ
اگر	اور	فساد کرنے والوں کو	خوب جانتا ہے	تمہارا رب	اور	اس پر	ایمان نہیں لاتا

اس پر ایمان نہیں لاتا اور تمہارا رب فسادیوں کو خوب جانتا ہے ○ اور اگر

ع ٩

═ کے مقابلے میں اس کی حیثیت ناچیز ذرے سے بھی کم ثابت ہوئی۔

(1)...... یعنی قرآنِ پاک کو سمجھنے اور جاننے کے بغیر کفارِ مکہ نے اس کی تکذیب کی اور یہ انتہائی جہالت ہے کہ کسی چیز کو جانے بغیر اس کا انکار کیا جائے اور قرآنِ کریم کا ایسے علوم پر مشتمل ہونا جن کا علم و خِرد کے دعوے دار احاطہ نہ کرسکیں، اس کتاب کی عظمت و جلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی اعلیٰ علوم والی کتاب کو ماننا چاہئے تھا نہ کہ اس کا انکار کرنا۔ (2)...... اس آیت میں یہ غیبی خبر ہے کہ کفارِ مکہ میں سے نہ تو سارے ایمان لائیں گے اور نہ سارے ایمان سے محروم رہیں گے، چنانچہ ایسا ہی ═

كَذَّبُوۡكَ فَقُلۡ لِّىۡ عَمَلِىۡ وَلَكُمۡ عَمَلُكُمۡ ۚ

كَذَّبُوۡكَ	فَقُلۡ	لِّىۡ	عَمَلِىۡ	وَ	لَكُمۡ	عَمَلُكُمۡ
وہ جھٹلائیں تمہیں	تو تم کہہ دو	میرے لئے	میرا عمل (ہے)	اور	تمہارے لئے	تمہارا عمل (ہے)

وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرمادو کہ میرا عمل میرے لیے ہے اور تمہارا عمل تمہارے لئے ہے

اَنۡتُمۡ بَرِيۡٓـُٔوۡنَ مِمَّاۤ اَعۡمَلُ وَاَنَا بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا

اَنۡتُمۡ	بَرِيۡٓـُٔوۡنَ	مِمَّاۤ	اَعۡمَلُ	وَ	اَنَا	بَرِىۡٓءٌ	مِّمَّا
تم	بری الذمہ (ہو)	(اس) سے جو	میں عمل کروں	اور	میں	بری الذمہ (ہوں)	(اس) سے جو

اور تم میرے عمل سے الگ ہو اور میں تمہارے اعمال سے

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّسۡتَمِعُوۡنَ اِلَيۡكَ ؕ اَفَاَنۡتَ

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۴۱﴾	وَ	مِنۡهُمۡ	مَّنۡ	يَّسۡتَمِعُوۡنَ	اِلَيۡكَ	اَفَاَنۡتَ
تم عمل کرتے ہو	اور	ان میں سے	(کچھ وہ ہیں) جو	کان لگاتے ہیں	تمہاری طرف	تو کیا تم

بیزار ہوں ○ اور ان میں کچھ وہ ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو کیا تم

تُسۡمِعُ الصُّمَّ وَلَوۡ كَانُوۡا لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ

تُسۡمِعُ	الصُّمَّ (1)	وَلَوۡ	كَانُوۡا لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۲﴾	وَ	مِنۡهُمۡ	مَّنۡ
سنادوگے	بہروں (کو)	اگرچہ	وہ سمجھتے نہ ہوں	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

بہروں کو سنادوگے ؟ اگرچہ وہ سمجھتے نہ ہوں ○ اور ان میں کوئی

يَّنۡظُرُ اِلَيۡكَ ؕ اَفَاَنۡتَ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَلَوۡ

يَّنۡظُرُ	اِلَيۡكَ	اَفَاَنۡتَ	تَهۡدِى	الۡعُمۡىَ (2)	وَلَوۡ
دیکھتا ہے	تمہاری طرف	تو کیا تم	راستہ دکھادوگے	اندھوں (کو)	اگرچہ

تمہاری طرف دیکھتا ہے تو کیا تم اندھوں کو راستہ دکھادوگے ؟ اگرچہ

کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

= ہوا کہ بعض لوگ ایمان لے آئے اور بعض ایمان سے محروم رہے۔

1 ...... یہاں بہروں سے مراد دل کے بہرے ہیں اور آیت سے مراد یہ ہے کہ اے حبیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ ان لوگوں کو حق و ہدایت کی کوئی بات نہیں سنا سکتے جن کے دل کے کانوں کو اللہ تعالیٰ نے بہرہ کر دیا ہے۔ 2 ...... یہاں اندھوں سے مراد دل کے اندھے ہیں اور آیت سے مراد یہ ہے کہ اے حبیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ ان لوگوں کو ہدایت کا راستہ نہیں دکھا سکتے جن کے دل کی نظروں کو اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا ہے اور اسی لئے انہیں =

كفار كی ہدايت سے محرومی ان كا اپنا قصور ہے

كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّ لٰكِنَّ النَّاسَ

كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا	وَّ	لٰكِنَّ	النَّاسَ
وہ دیکھتے نہ ہوں	بیشک	اللہ	لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا	اور	لیکن	لوگ

وہ دیکھتے ہی نہ ہوں ○ بیشک اللہ لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کرتا، ہاں لوگ ہی

بروزِ قیامت مشرکوں کی ایک حالت

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ

اَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾	وَ	يَوْمَ	يَحْشُرُهُمْ	كَاَنْ
اپنی جانوں (پر)	ظلم کرتے ہیں	اور	(جس) دن	اللہ جمع کرے گا انہیں	گویا کہ

اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ○ اور جس دن (اللہ) انہیں اٹھائے گا گویا

لَّمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ

لَّمْ يَلْبَثُوْۤا	اِلَّا	سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ	يَتَعَارَفُوْنَ (1)	بَيْنَهُمْ
وہ نہیں ٹھہرے	مگر	دن کی ایک گھڑی	وہ ایک دوسرے کو پہچان رہے ہوں گے	اپنے درمیان

وہ دنیا میں دن کی ایک گھڑی سے زیادہ ٹھہرے ہی نہیں تھے، آپس میں ایک دوسرے کو پہچان رہے ہوں گے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَ مَا كَانُوْا

قَدْ	خَسِرَ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِلِقَآءِ اللّٰهِ	وَ	مَا كَانُوْا
بیشک	نقصان میں رہے	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	اللہ کی ملاقات کو	اور	وہ نہیں تھے

بیشک اللہ کی ملاقات کو جھٹلانے والے نقصان میں رہے اور وہ ہدایت یافتہ

كفار پر عذاب آنے كا معاملہ اللہ كی مشيت پر ہے

مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ اِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	اِمَّا	نُرِيَنَّكَ (2)	بَعْضَ	الَّذِيْ
ہدایت پانے والے	اور	اگر	ہم دکھادیں تمہیں	کچھ	(اس میں سے) جس کا

نہیں تھے ○ اور ہم تمہیں اس چیز کا کچھ حصہ دکھادیں جس کا

=ہدایت کی کوئی چیز نظر ہی نہیں آتی۔

(1)...... قبروں سے نکلتے وقت مشرکین ایک دوسرے کو ایسا پہچانیں گے جیسا دنیا میں پہچانتے تھے پھر قیامت کے دن کے ہولناک اور دہشت آمیز مناظر دیکھ کر ان کی یہ معرفت باقی نہ رہے گی۔ (2)...... اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کافروں کے بہت سے عذاب اور ان کی ذلت و رسوائیاں آپ کی حیاتِ دنیا ہی میں دکھائے گا چنانچہ بدر وغیرہ میں ذلت و رسوائیاں دکھائی گئیں اور جو عذاب کافروں کے لئے کفر و تکذیب کی وجہ=

نَعِدُهُمۡ اَوۡ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيۡنَا

نَعِدُهُمۡ	اَوۡ	نَتَوَفَّيَنَّكَ	فَاِلَيۡنَا
ہم وعدہ کررہے ہیں ان سے	یا	ہم وفات دے دیں تمہیں	تو (بہر حال) ہماری ہی طرف

ہم ان سے وعدہ کررہے ہیں یا ہم تمہیں پہلے ہی اپنے پاس بلالیں بہر حال انہیں ہماری طرف ہی

مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيۡدٌ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ ۝۴۶ وَ

مَرۡجِعُهُمۡ	ثُمَّ	اللّٰهُ	شَهِيۡدٌ	عَلٰى مَا	يَفۡعَلُوۡنَ ۝۴۶	وَ
انہیں لوٹ کر آنا (ہے)	پھر	اللہ	گواہ (ہے)	(اس) پر جو	وہ کام کرتے ہیں	اور

لوٹ کر آنا ہے پھر اللہ ان کے کاموں پر گواہ ہے ○ اور

لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوۡلُهُمۡ قُضِىَ

لِكُلِّ اُمَّةٍ	رَّسُوۡلٌ (1)	فَاِذَا	جَآءَ	رَسُوۡلُهُمۡ	قُضِىَ
ہر امت کے لئے	ایک رسول (ہوا)	تو جب	(ان کے پاس) آتا	ان کا رسول	(تو) فیصلہ کردیا جاتا

ہر امت کے لئے ایک رسول ہوا ہے تو جب ان کا رسول ان کے پاس تشریف لاتا تو ان کے درمیان

بَيۡنَهُمۡ بِالۡقِسۡطِ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ۝۴۷ وَيَقُوۡلُوۡنَ

بَيۡنَهُمۡ	بِالۡقِسۡطِ	وَ	هُمۡ	لَا يُظۡلَمُوۡنَ ۝۴۷	وَ	يَقُوۡلُوۡنَ
ان کے درمیان	انصاف کے ساتھ	اور	وہ	ان پر ظلم نہیں کیا جاتا	اور	وہ کہتے ہیں

انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جاتا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جاتا ہے ○ اور کہتے ہیں:

مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝۴۸ قُلۡ لَّاۤ اَمۡلِكُ

مَتٰى	هٰذَا	الۡوَعۡدُ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	صٰدِقِيۡنَ ۝۴۸	قُلۡ	لَّاۤ اَمۡلِكُ
کب (آئے گا)	یہ	وعدہ	اگر	تم ہو	سچے	تم کہو	میں مالک نہیں ہوں

اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب آئے گا ○ تم فرماؤ میں اپنی جان کیلئے

رسول کے آنے سے حجتِ الٰہی تمام ہوجاتی ہے

کفار کا جلدی نزولِ عذاب کا مطالبہ اور انہیں جواب

=سے آخرت میں مقرر فرمایا ہے وہ آخرت میں دکھائے گا۔

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں دنیا کا بیان ہے اور معنی یہ ہے کہ ہر امت کے لئے دنیا میں ایک رسول ہوا ہے جو انہیں دینِ حق کی دعوت دیتا اور طاعت و ایمان کا حکم کرتا تو کچھ لوگ ایمان لاتے اور کچھ تکذیب کرتے اور منکر ہوجاتے، تب ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کردیا جاتا کہ رسول کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی جاتی اور تکذیب کرنے والوں کو عذاب سے ہلاک کردیا جاتا۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس میں آخرت کا بیان=

لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ

لِنَفْسِيْ	ضَرًّا	وَّ	لَا	نَفْعًا	اِلَّا	مَا	شَآءَ(1)	اللّٰهُ	لِكُلِّ اُمَّةٍ
اپنی جان کے لئے	نقصان	اور	نہ	نفع (کا)	مگر	جو	چاہے	اللہ	ہر امت کے لئے

نقصان اور نفع کا اتنا ہی مالک ہوں جتنا اللہ چاہے۔ ہر گروہ کے لئے

اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ

اَجَلٌ	اِذَا	جَآءَ	اَجَلُهُمْ	فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ	سَاعَةً	وَّ
ایک مدت (ہے)	جب	آجائے گی	ان کی مدت	تو وہ پیچھے نہ ہٹ سکیں گے	ایک گھڑی	اور

ایک مدت ہے تو جب وہ مدت آجائے گی تو وہ لوگ ایک گھڑی نہ تو اس سے پیچھے ہٹ سکیں گے اور

عذاب کی جلدی کرنے والوں سے دو سوالات

لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ

لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾	قُلْ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	اَتٰىكُمْ	عَذَابُهٗ	بَيَاتًا	اَوْ
نہ آگے ہو سکیں گے	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر	آئے تم پر	اس کا عذاب	رات	یا

نہ آگے ہو سکیں گے ۝ تم فرماؤ: بھلا بتاؤ تو کہ اگر اس کا عذاب تم پر رات کو آئے یا

نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ

نَهَارًا	مَّاذَا	يَسْتَعْجِلُ	مِنْهُ	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾	اَثُمَّ
دن (میں)	(تو وہ) کون سی چیز (ہے)	جلدی مچا رہے ہیں	اس سے (کی)	جرم کرنے والے	کیا پھر

دن کو تو اس میں وہ کونسی چیز ہے جس کی مجرم جلدی مچا رہے ہیں؟ ۝ تو کیا

اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ

اِذَا مَا	وَقَعَ	اٰمَنْتُمْ	بِهٖ	آٰلْـٰٔنَ	وَ	قَدْ
جب	وہ واقع ہو جائے گا	(تب) ایمان لاؤ گے	اس پر	کیا اب (ایمان لاتے ہو)	اور (حالانکہ)	بیشک

جب وہ (عذاب) واقع ہو جائے گا اس وقت اللہ پر ایمان لاؤ گے؟ (ان سے کہا جائے گا کہ) کیا اب (تم ایمان لا رہے ہو)

=ہے اور معنی یہ ہے کہ روزِ قیامت ہر امت کے لئے ایک رسول ہو گا جس کی طرف وہ منسوب ہو گی، جب وہ رسول موقف میں آئے گا اور مومن و کافر پر گواہی دے گا، تب ان میں فیصلہ کیا جائے گا اور مومنوں کو نجات نصیب ہو گی جبکہ کافر عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

1 ......اس آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قادر کئے بغیر میں اپنی جان پر بھی کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا البتہ اللہ تعالیٰ جس چیز کا چاہے مجھے مالک و قادر بنا دیتا ہے۔ یاد رہے کہ بکثرت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نفع و نقصان آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی قدرت اور اختیار=

ظالموں کو ان کے اعمال کا ہی بدلہ ملے گا

كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾	ثُمَّ	قِيْلَ	لِلَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا[1]	ذُوْقُوْا
تم اس کی جلدی مچارہے تھے	پھر	کہا جائے گا	ان لوگوں سے جنہوں نے	ظلم کیا	چکھو

حالانکہ اس سے پہلے تو تم اس کی بڑی جلدی مچارہے تھے ○ پھر ظالموں سے کہا جائے گا: ہمیشہ کے عذاب کا

عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾

عَذَابَ الْخُلْدِ	هَلْ	تُجْزَوْنَ	اِلَّا	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾
ہمیشہ کا عذاب	کیا (یعنی نہیں)	تمہیں بدلہ دیا جارہا	مگر	(اسی) کا جو	تم کام کرتے تھے

مزہ چکھو۔ تمہیں تمہارے کمائے ہوئے اعمال ہی کا بدلہ دیا جارہا ہے ○

عذاب کی حقانیت سے متعلق سوال اور اس کا جواب

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْۤ اِنَّهٗ

وَ	يَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ	اَحَقٌّ هُوَ[2]	قُلْ	اِيْ	وَرَبِّيْۤ	اِنَّهٗ
اور	وہ پوچھتے ہیں تم سے	کیا وہ حق (ہے)	تم کہو	ہاں	میرے رب کی قسم	بیشک وہ

اور تم سے پوچھتے ہیں: کیا وہ حق ہے؟ تم فرماؤ، ہاں! میرے رب کی قسم بیشک وہ

وقف النبی علیہ السلام

بروزِ قیامت کوئی فدیہ اور ندامت کفار کو عذاب سے نہ بچائے گا

لَحَقٌّ ؔؕ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۳﴾ ع وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ

ع ۵ ۱۳ وقف النبی علیہ السلام

لَحَقٌّ	وَ	مَاۤ	اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۳﴾	وَ	لَوْ	اَنَّ	لِكُلِّ نَفْسٍ
ضرور حق (ہے)	اور	نہیں	تم	عاجز کرسکنے والے	اور	اگر	یہ کہ	ہر جان کے لئے (ہوتا)

ضرور حق ہے اور تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکو گے ○ اور زمین میں جو کچھ ہے

ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَ

ظَلَمَتْ	مَا	فِي الْاَرْضِ	لَافْتَدَتْ	بِهٖ	وَ
(جس نے) ظلم کیا	جو کچھ	زمین میں (ہے)	ضرور وہ معاوضے میں دیدے	اس کو	اور

اگر ہر ظالم جان اس سب کی مالک ہوجائے تو وہ یقیناً اپنی جان چھڑانے کے معاوضے میں دیدے اور

=میں دیا ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص331 کا مطالعہ فرمائیں۔

1 ...... یعنی جن لوگوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شرک اور کفر کرکے اپنی جانوں پر ظلم کیا ان سے کہا جائے گا: جس عذاب میں تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اس کا مزہ چکھو، تم دنیا میں جو کفر اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکذیب کرتے تھے یہ اسی کا بدلہ دیا جارہا ہے۔

2 ...... کفار کا یہ سوال مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اس عذاب کے بارے میں ہے جس کی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں وعید سنائی تھی۔

اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَ قُضِیَ

اَسَرُّوا	النَّدَامَةَ	لَمَّا	رَاَوُا	الْعَذَابَ	وَ	قُضِیَ
وہ چھپائیں گے	ندامت، پشیمانی	جب	وہ دیکھیں گے	عذاب	اور	فیصلہ کر دیا جائے گا

وہ جب عذاب دیکھیں گے تو دل میں چپکے چپکے پشیمان ہوں گے اور ان کے درمیان

بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَاۤ اِنَّ

بَیْنَهُمْ	بِالْقِسْطِ	وَ	هُمْ	لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾	اَلَاۤ	اِنَّ
ان کے درمیان	انصاف کے ساتھ	اور	وہ	ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	سن لو	بیشک

انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ○ سن لو بیشک

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اَلَاۤ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ
اللہ کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	سن لو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔ سن لو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾	هُوَ	یُحْیٖ	وَ	یُمِیْتُ	وَ
لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے	وہ	زندہ کرتا ہے	اور	موت دیتا ہے	اور

مگر ان میں اکثر نہیں جانتے ○ وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے

اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ

اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	قَدْ	جَآءَتْكُمْ	مَّوْعِظَةٌ (1)
اسی کی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے	اے	لوگو	بیشک	آگئی تمہارے پاس	نصیحت

اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

قرآنِ پاک کی چار شانیں

(1)......اس آیت میں قرآنِ کریم کے تین عظیم فائدے بیان کئے گئے ہیں (1) "مَّوْعِظَةٌ" اس کا معنی ہے وعظ و نصیحت یعنی مکلف کے سامنے نیک اور برے اعمال بیان کر کے اسے نصیحت کرنا، اسی طرح اچھے عمل کرنے کی ترغیب دینا اور برے اعمال کے انجام سے ڈرانا بھی اس میں داخل ہے۔ قرآنِ کریم سے یہ فائدہ انتہائی احسن طریقے سے حاصل ہوتا ہے۔ (2) شفاء: اس سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ پاک قلبی امراض کو دور کرتا ہے، دل کے امراض سے مراد مذموم اخلاق، فاسد عقائد اور مہلک جہالتیں ہیں، قرآنِ پاک ان تمام امراض کو دور کرتا ہے۔ (3) قرآنِ کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا، کیونکہ وہ گمراہی سے =

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوۡرِ ۙ وَهُدًى

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ	وَ	شِفَآءٌ	لِّمَا	فِى الصُّدُوۡرِ	وَ	هُدًى
تمہارے رب کی طرف سے	اور	شفا	(اس) کے لئے جو	سینوں میں (ہے)	اور	ہدایت

نصیحت اور دلوں کی شفا اور مومنوں کیلئے

وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۷﴾ قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ

وَّ	رَحۡمَةٌ	لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۷﴾	قُلۡ	بِفَضۡلِ اللّٰهِ [1]	وَ	بِرَحۡمَتِهٖ	فَبِذٰلِكَ
اور	رحمت	ایمان والوں کے لئے	تم کہو	اللہ کے فضل پر	اور	اس کی رحمت پر	تو اسی پر

ہدایت اور رحمت آگئی ○ تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ہی

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر خوشی منانے کا حکم

فَلۡيَفۡرَحُوۡا ؕ هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۵۸﴾ قُلۡ

فَلۡيَفۡرَحُوۡا	هُوَ	خَيۡرٌ	مِّمَّا	يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۵۸﴾	قُلۡ
پس انہیں چاہیے کہ خوشی منائیں	وہ	بہتر (ہے)	(اس) سے جو	وہ جمع کرتے ہیں	تم کہو

خوشی منانی چاہیے، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں ○ تم فرماؤ:

اَرَءَيۡتُمۡ مَّآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ لَكُمۡ مِّنۡ رِّزۡقٍ فَجَعَلۡتُمۡ مِّنۡهُ

اَرَءَيۡتُمۡ	مَّآ	اَنۡزَلَ	اللّٰهُ	لَكُمۡ	مِّنۡ رِّزۡقٍ	فَجَعَلۡتُمۡ	مِّنۡهُ
بھلا بتاؤ	جو	اتارا	اللہ (نے)	تمہارے لئے	رزق سے	تو تم نے بنالیا	اس میں سے

بھلا بتاؤ کہ اللہ نے تمہارے لیے جو رزق اتارا ہے تو تم نے اس میں سے خود ہی

اپنی طرف سے حلال و حرام ٹھہرانا اللہ تعالیٰ پر افترا ہے

حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلۡ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمۡ اَمۡ عَلَى اللّٰهِ

حَرَامًا	وَّ	حَلٰلًا	قُلۡ	آٰللّٰهُ	اَذِنَ	لَكُمۡ	اَمۡ	عَلَى اللّٰهِ
حرام	اور	حلال	تم کہو	کیا اللہ (نے)	اجازت دی	تمہیں	یا	اللہ پر

حرام اور حلال بنالیا، تم فرماؤ: کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی ہے یا تم اللہ پر

ــــ بچاتا اور راہِ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لئے رحمت ہے اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور اگر اِس آیت میں متعین طور پر فضل و رحمت سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارک نہ بھی ہو تو جداگانہ طور پر تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یقیناً اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین فضل اور رحمت ہیں۔ لہٰذا فنِ تفسیر کے اس اصول پر کہ عمومِ الفاظ کا اعتبار ہوتا ہے، خصوصِ سبب کا نہیں، اس کے مطابق ہی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ ــــ

اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنے والوں کو تنبیہ

تَفْتَرُوْنَ ۝۵۹ وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

تَفْتَرُوْنَ ۝۵۹ (1)	وَ	مَا	ظَنُّ	الَّذِيْنَ	يَفْتَرُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ
تم جھوٹ باندھتے ہو	اور	کیا	خیال (ہے)	ان لوگوں کا جو	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر

جھوٹ باندھتے ہو؟ ○ اور اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کا قیامت کے دن

الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

الْكَذِبَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَذُوْ فَضْلٍ	عَلَى النَّاسِ
جھوٹ	قیامت کے دن (سے متعلق)	بیشک	اللہ	ضرور فضل فرمانے والا (ہے)	لوگوں پر

کے بارے میں کیا خیال ہے؟ بیشک اللہ لوگوں پر فضل فرمانے والا ہے

ع-۱۲

علمِ الٰہی کی شان

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۶۰ ع وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّ

وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۶۰	وَ	مَا تَكُوْنُ	فِيْ شَاْنٍ	وَّ
اور	لیکن	ان میں اکثر	شکر ادا نہیں کرتے	اور	تم نہیں ہوتے	کسی کام میں	اور

مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے ○ اور تم کسی کام میں ہو اور

مَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّ لَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ

مَا تَتْلُوْا	مِنْهُ	مِنْ قُرْاٰنٍ	وَّ	لَا تَعْمَلُوْنَ	مِنْ عَمَلٍ
تم تلاوت نہیں کرتے	اس کی طرف سے	قرآن (کی)	اور	تم نہیں کررہے ہوتے	کوئی کام

تم اس کی طرف سے قرآن کی تلاوت کرتے ہو اور (اے لوگو!) تم کوئی بھی کام کررہے ہو،

اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ

اِلَّا	كُنَّا	عَلَيْكُمْ	شُهُوْدًا	اِذْ	تُفِيْضُوْنَ	فِيْهِ	وَ	مَا يَعْزُبُ
مگر	ہم ہوتے ہیں	تم پر	گواہ	جب	تم مشغول ہوتے ہو	اس میں	اور	غائب نہیں

ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو اور

=وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ کے حوالے سے خوشی منائی جائے گی خواہ وہ میلاد شریف کرکے ہو یا معراج شریف منانے کے ذریعے، ہاں اگر کسی بدنصیب کیلئے یہ خوشی کا مقام ہی نہیں ہے تو اس کا معاملہ جدا ہے، اسے اپنے ایمان کے متعلق سوچنا چاہئے۔

(1)......اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام سمجھنا ممنوع اور اللہ تعالیٰ پر افتراء ہے۔ آج کل بہت سے لوگ اس میں مبتلا ہیں، ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو حرام۔ بعض سود کو حلال کہنے پر مصر ہیں اور بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور بے پردگیوں کو مباح سمجھتے ہیں اور حلال=

عَنۡ رَّبِّكَ مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَلَاۤ

عَنۡ رَّبِّكَ	مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ	فِى الۡاَرۡضِ	وَ	لَا	فِى السَّمَآءِ	وَ	لَاۤ
تیرے رب سے	ذرہ کی کوئی مقدار	زمین میں	اور	نہ	آسمان میں	اور	نہ

زمین و آسمان میں کوئی ذرہ برابر چیز تیرے رب سے غائب نہیں اور

اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكۡبَرَ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٦١﴾ اَلَاۤ اِنَّ

اَصۡغَرَ	مِنۡ ذٰلِكَ	وَ	لَاۤ	اَكۡبَرَ	اِلَّا	فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٦١﴾	اَلَاۤ	اِنَّ
چھوٹی	اس (ذرے) سے	اور	نہ	بڑی	مگر	ایک روشن کتاب میں (ہے)	سن لو	بیشک

ذرے سے چھوٹی اور بڑی کوئی چیز ایسی نہیں جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ○ سن لو! بیشک

اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٢﴾ اَلَّذِيۡنَ

اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ [1]	لَا	خَوۡفٌ	عَلَيۡهِمۡ	وَ	لَا	هُمۡ	يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٢﴾	اَلَّذِيۡنَ
اللہ کے اولیاء	نہ	کوئی خوف (ہوگا)	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	وہ لوگ جو

اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ وہ جو

اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الۡبُشۡرٰى فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ

اٰمَنُوۡا	وَ	كَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ﴿٦٣﴾	لَهُمُ	الۡبُشۡرٰى [2]	فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا	وَ
ایمان لائے	اور	ڈرتے رہے	ان کے لئے	خوشخبری (ہے)	دنیا کی زندگی میں	اور

ایمان لائے اور ڈرتے رہے ○ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں اور

فِى الۡاٰخِرَةِ ‌ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ‌ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ؕ‏ ﴿٦٤﴾ وَ

فِى الۡاٰخِرَةِ	لَا تَبۡدِيۡلَ	لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ [3]	ذٰلِكَ	هُوَ	الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿٦٤﴾	وَ
آخرت میں	تبدیلی نہیں ہوتی	اللہ کے کلمات میں	یہی	وہ	بڑی کامیابی (ہے)	اور

آخرت میں خوشخبری ہے، اللہ کی باتیں بدلتی نہیں، یہی بڑی کامیابی ہے ○ اور

اولیاء کی شان، صفات اور بشارت

کفار کے جھانسے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

= ٹھہراتے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفلِ میلاد، فاتحہ، گیارہویں اور ایصالِ ثواب کے دیگر طریقوں کو حرام کہنے والے۔ یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر افتراء باندھنے کی صورتیں ہیں۔

1 ...... لفظ "ولی" "وِلَاء" سے بنا ہے جس کا معنی قرب اور نصرت ہے۔ ولیُّ اللہ وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول رہے اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کی معرفت میں مستغرق ہو۔ 2 ...... اس خوش خبری سے یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمانداروں کو قرآنِ کریم میں =

وقف لازم

لَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ؕ هُوَ السَّمِیْعُ

لَا یَحْزُنْكَ	قَوْلُهُمْ	اِنَّ	الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا	هُوَ	السَّمِیْعُ
غم میں نہ ڈالیں تمہیں	ان کی باتیں	بیشک	ساری عزت اللہ کے لئے (ہے)	وہی	سننے والا

تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو بیشک تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے، وہی سننے والا

عظمتِ خدا اور ردِّ شرک

الْعَلِیْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ

الْعَلِیْمُ ﴿٦٥﴾	اَلَاۤ	اِنَّ	لِلّٰهِ	مَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَنْ
جاننے والا (ہے)	سن لو	بیشک	اللہ ہی کے (ہیں)	جو	آسمانوں میں	اور	جو

جاننے والا ہے ○ سن لو! بیشک اللہ ہی مالک ہے سب کا جو آسمانوں میں ہیں اور جو

فِی الْاَرْضِ ؕ وَ مَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا	یَتَّبِعُ	الَّذِیْنَ	یَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
زمین میں (ہیں)	اور	کس کی	پیروی کررہے ہیں	وہ لوگ جو	عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا

زمین میں ہیں اور اللہ کے سوا اور شریکوں کی عبادت کرنے والے

شُرَكَآءَ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا

شُرَكَآءَ	اِنْ	یَّتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	اِنْ	هُمْ	اِلَّا
شریکوں (کی)	نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	نہیں	وہ	مگر

کس کی پیروی کررہے ہیں؟ وہ تو صرف گمان کے پیچھے چل رہے ہیں اور وہ صرف

رات اور دن قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں

یَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ

یَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾	هُوَ	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الَّیْلَ (1)
جھوٹے اندازے لگارہے ہیں	وہی (ہے)	جس نے	بنائی	تمہارے لئے	رات

جھوٹے اندازے لگارہے ہیں ○ وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی

══ جا بجا دی گئی ہے یا اس سے اچھے خواب مراد ہیں جو مومن دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے۔ (3)...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) یعنی اللہ تعالیٰ کے وعدے غلط نہیں ہوسکتے جو اس نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان سے اپنے اولیاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اور اپنے فرمانبردار بندوں سے فرمائے ہیں۔

(1)...... رات اور دن دونوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمتیں ہیں۔ رات کے وقت آدمی آرام کرکے سکون حاصل کرتا، گزشتہ دن کی تھکاوٹ اتارتا اور اگلے دن کیلئے چاق و چوبند ہوجاتا ہے اور دن کے وقت آدمی ہزاروں کام سرانجام دیتا اور اس کے ساتھ دن کی روشنی سے بھی راحت و آرام پاتا ہے۔ اگر دن ختم ہوجائے اور ہمیشہ رات ہی رہے ══

اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے والوں کا رد

لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

لِتَسْكُنُوْا	فِيْهِ	وَ	النَّهَارَ	مُبْصِرًا	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
تاکہ تم سکون حاصل کرو	اس میں	اور	دن (بنایا)	آنکھ کھولنے والا	بیشک	اس میں

تاکہ اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو آنکھیں کھولنے والا بنایا بیشک اس میں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ

لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾	قَالُوْا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) سنتے ہیں	انہوں نے کہا	بنالی	اللہ (نے)

سننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ○ (کافروں نے) کہا: اللہ نے اپنے لیے

وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

وَلَدًا	سُبْحٰنَهٗ (1)	هُوَ	الْغَنِيُّ	لَهٗ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
اولاد	پاکی ہے اسے	وہی	بے نیاز (ہے)	اسی کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

اولاد بنا رکھی ہے۔ وہ پاک ہے، وہی بے نیاز ہے، جو کچھ آسمانوں اور

فِي الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

فِي الْاَرْضِ	اِنْ	عِنْدَكُمْ	مِّنْ سُلْطٰنٍ	بِهٰذَا	اَتَقُوْلُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ
زمین میں (ہے)	نہیں	تمہارے پاس	کوئی دلیل	اس کی	کیا تم کہتے ہو	اللہ پر

زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ تمہارے پاس اس کی کوئی بھی دلیل نہیں، کیا تم اللہ پر وہ بات کہتے ہو

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے ناکام ہوں گے

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾	قُلْ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَفْتَرُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ
وہ (بات) جو	تمہیں معلوم نہیں	تم کہو	بیشک	وہ لوگ جو	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر

جس کا تمہیں علم نہیں ○ تم فرماؤ: بیشک اللہ پر جھوٹ باندھنے

== تو زمین پر کچھ کھانے کو نہ اگ سکے گا اور سردی کی شدت بڑھنے سے انسان ہلاک ہو جائے اور اگر رات ختم ہو جائے اور ہمیشہ دن ہی رہے تو فصلیں سورج کی تپش سے جل جائیں اور لوگوں کا راحت و آرام چھن جائے۔ ان نعمتوں کی اہمیت کا صحیح اندازہ ان ممالک میں رہنے سے ہو سکتا ہے جہاں کئی کئی مہینے دن یا کئی کئی مہینے رات رہتی ہے۔

1 ...... یہاں سے مشرکین کے اس قول ”اللہ نے اپنے لئے اولاد بنا رکھی ہے“ کے تین رد فرمائے گئے ہیں، پہلا رد تو کلمہ ”سُبْحٰنَهٗ“ میں ہے جس میں بتایا گیا کہ اس کی ذات اولاد سے منزہ و پاک ہے کہ وہ واحد حقیقی ہے۔ دوسرا رد ”هُوَ الْغَنِيُّ“ فرمانے میں ہے کہ وہ تمام مخلوق سے بے نیاز ہے تو اولاد اس کے لئے کیسے ==

نعمتوں کی بہتات کامیابی کی دلیل نہیں

الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا

اِلَيْنَا	ثُمَّ	فِي الدُّنْيَا	مَتَاعٌ[1]	لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾	الْكَذِبَ
ہماری طرف	پھر	دنیا میں	تھوڑا سا فائدہ اٹھانا (ہے)	وہ فلاح نہیں پائیں گے	جھوٹ

والے فلاح نہیں پائیں گے ○ دنیا میں تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے پھر انہیں ہماری طرف

مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا

بِمَا	الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ	نُذِيْقُهُمُ	ثُمَّ	مَرْجِعُهُمْ
(اس کے) بدلے جو	سخت عذاب	ہم چکھائیں گے انہیں	پھر	انہیں لوٹ کر آنا (ہے)

واپس آنا ہے پھر ہم انہیں ان کے کفر کے بدلے میں شدید عذاب کا

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا مخالفین سے جرأت مندانہ کلام

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ

قَالَ	اِذْ	نَبَاَ نُوْحٍ	عَلَيْهِمْ	اتْلُ	وَ	كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾
اس نے کہا	جب	نوح کی خبر	ان پر (انہیں)	پڑھ کر سناؤ	اور	وہ کفر کرتے تھے

مزہ چکھائیں گے ○ اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ

تَذْكِيْرِيْ	وَ	مَّقَامِيْ	عَلَيْكُمْ	كَانَ كَبُرَ	اِنْ	يٰقَوْمِ	لِقَوْمِهٖ
میرا نصیحت کرنا	اور	میرا قیام کرنا	تم پر	بھاری ہے	اگر	اے میری قوم	اپنی قوم سے

اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم اگر میرا قیام کرنا اور میرا اللہ کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کرنا

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ

وَ	اَمْرَكُمْ[2]	فَاَجْمِعُوْۤا	تَوَكَّلْتُ	فَعَلَى اللّٰهِ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
اور	اپنا کام	تو تم جمع کرلو	میں نے بھروسہ کیا	تو اللہ ہی پر	اللہ کی آیتوں کے ذریعے

تم پر بھاری ہے تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا تو تم اپنا کام اور اپنے شریکوں کو

==ہو سکتی ہے ؟ تیسرا رد "لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ" میں ہے کہ تمام مخلوق اس کی مملوک ہے اور مملوک ہونا بیٹا ہونے کے ساتھ نہیں جمع ہوتا لہٰذا ان میں سے کوئی اس کی اولاد نہیں ہو سکتا۔

[1] ......یہاں کچھ لوگوں کے اِس شبہے کا جواب دیا گیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ باندھنے والے بہت سے افراد عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے اور دنیاوی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں تو وہ ناکام کہاں سے ہوئے؟ ان کے شبہ کے ازالے کیلئے فرمایا گیا کہ یہ عارضی آرام ہے، اس کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ اعتبار انجام کا ہے==

شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا							
شُرَكَآءَكُمْ	ثُمَّ	لَا يَكُنْ	اَمْرُكُمْ	عَلَيْكُمْ	غُمَّةً	ثُمَّ	اقْضُوْٓا
اپنے شریکوں (کو)	پھر	نہ رہے	تمہارا کام	تم پر	پوشیدہ	پھر	(جو چاہتے ہو اسے) پورا کر ڈالو
جمع کر لو پھر تمہارا کام تم پر پوشیدہ نہ رہے پھر میرے بارے میں							

اِلَیَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍؕ						
اِلَیَّ	وَ	لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾	فَاِنْ	تَوَلَّیْتُمْ	فَمَا سَاَلْتُكُمْ	مِّنْ اَجْرٍ
میری طرف	اور	مجھے مہلت نہ دو	پھر اگر	تم منہ پھیرو	تو میں نہیں مانگتا تم سے	کوئی معاوضہ
جو کچھ کرسکتے ہو کر لو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو ○ پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا،						

اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ ۙ وَ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ							
اِنْ	اَجْرِیَ	اِلَّا	عَلَی اللّٰهِ (1)	وَ	اُمِرْتُ	اَنْ	اَكُوْنَ
نہیں	میرا اجر	مگر	اللہ (کے ذمۂ کرم) پر	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ	میں ہوں
میرا اجر تو اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں							

مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۷۲﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّیْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ					
مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۷۲﴾ (2)	فَكَذَّبُوْهُ	فَنَجَّیْنٰهُ	وَ	مَنْ	مَّعَهٗ
مسلمانوں میں سے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو ہم نے نجات دی اسے	اور	جو	اس کے ساتھ
مسلمانوں میں سے ہوں ○ تو انہوں نے نوح کو جھٹلایا تو ہم نے اسے اور کشتی میں					

فِی الْفُلْكِ وَ جَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓىِٕفَ وَ اَغْرَقْنَا					
فِی الْفُلْكِ	وَ	جَعَلْنٰهُمْ	خَلٰٓىِٕفَ	وَ	اَغْرَقْنَا
کشتی میں (تھے)	اور	ہم نے بنادیا انہیں	جانشین	اور	ہم نے غرق کردیا
اس کے ساتھ والوں کو نجات دی اور انہیں ہم نے جانشین بنایا اور جنہوں نے					

تفصیلی ذکر: اعراف ۵۹، ہود ۲۵، نوح

== اور ان کا انجام خراب ہی ہے۔ 2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نہایت شجاع، بہادر، جری، باہمت اور اُولُوالعزم ہوتے ہیں۔ اسی سے معلوم ہوا کہ قادیانی نبی نہیں تھا کیونکہ وہ انتہا درجے کا ڈرپوک تھا، ساری زندگی اسی ڈر سے حج کو نہ گیا اور جہاں جانے سے اسے نقصان پہنچنے کا خوف ہوتا تھا وہاں نہ جاتا تھا۔

1 ...... یعنی میرا وعظ و نصیحت کرنا خاص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے، کسی دنیوی غرض سے نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغِ دین پر اجرت نہ لی جائے، ہاں امامت وخطابت، تدریس اور تعلیمِ قرآن وغیرہ میں جہاں شریعت کی طرف سے اجازت ہے وہ جدا بات ہے لیکن اس میں بھی ممکن ہو تو بغیر پیسے ہی کے کام کرے۔ ==

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد رسول کی آمد اور کفار کا حال

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ

الَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا	فَانْظُرْ (1)	كَیْفَ	كَانَ
ان لوگوں کو جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	تو دیکھو	کیسا	ہوا

ہماری آیتوں کی تکذیب کی انہیں ہم نے غرق کر دیا تو دیکھو ان لوگوں کا کیسا

عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ

عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾	ثُمَّ	بَعَثْنَا	مِنْۢ بَعْدِهٖ	رُسُلًا	اِلٰى قَوْمِهِمْ
ڈرائے گئے لوگوں کا انجام	پھر	ہم نے بھیجے	اس کے بعد	کئی رسول	ان کی قوم کی طرف

انجام ہوا جنہیں ڈرایا گیا تھا ○ پھر اس کے بعد ہم نے ان کی قوموں کی طرف کئی رسول بھیجے

فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا

فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ	فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا	بِمَا
تو وہ لائے ان کے پاس روشن دلیلیں	تو وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ تھے	(اس) پر جسے

تو وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لائے (لیکن) وہ کفار ایسے نہ تھے کہ اس پر

كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ

كَذَّبُوْا	بِهٖ	مِنْ قَبْلُ	كَذٰلِكَ	نَطْبَعُ
انہوں نے جھٹلا دیا	اس کو	(اس) سے پہلے	اسی طرح	ہم مہر لگا دیتے ہیں

ایمان لے آئیں جسے پہلے جھٹلا چکے ہیں۔ ہم اسی طرح سرکشوں کے

موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعونیوں کا واقعہ

عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَ هٰرُوْنَ

عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۷۴﴾	ثُمَّ	بَعَثْنَا	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	مُّوْسٰى	وَ	هٰرُوْنَ
سرکشی کرنے والوں کے دلوں پر	پھر	ہم نے بھیجا	ان کے بعد	موسیٰ	اور	ہارون (کو)

دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں ○ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو

=2 ......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس کا ایک معنی یہ ہے کہ تم دینِ اسلام قبول کرو یا نہ کرو مجھے دینِ اسلام پر قائم رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور میں اس پر قائم ہوں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ دینِ اسلام کی دعوت دینے کی بنا پر مجھے تمہاری طرف سے خواہ کیسی ہی اذیت پہنچے ہر حال میں مجھے اللہ تعالیٰ کے حکم کا فرمانبردار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

1 ......حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر آنے والے عذاب کا ذکر کرنے کے بعد اس میں غور و فکر کی دعوت دی گئی، اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جہاں کفار کے لئے بہت عبرت ہے کہ جو لوگ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول کو جھٹلائیں گے ان پر ویسا عذاب آسکتا ہے جیسا حضرت نوح عَلَیْہِ=

اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۠ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسۡتَكۡبَرُوۡا وَكَانُوۡا

اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۠ئِهٖ	بِاٰيٰتِنَا	فَاسۡتَكۡبَرُوۡا	وَ	كَانُوۡا
فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	اپنی نشانیوں کے ساتھ	تو انہوں نے تکبر کیا	اور	وہ تھے

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ

قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ۝۷۵ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَقُّ مِنۡ عِنۡدِنَا قَالُوۡۤا

قَوۡمًا مُّجۡرِمِيۡنَ ۝۷۵	فَلَمَّا	جَآءَهُمُ	الۡحَقُّ (1)	مِنۡ عِنۡدِنَا	قَالُوۡۤا
جرم کرنے والے لوگ	تو جب	آیا ان کے پاس	حق	ہماری طرف سے	انہوں نے کہا

مجرم لوگ تھے ۝ تو جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو کہنے لگے:

اِنَّ هٰذَا لَسِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝۷۶ قَالَ مُوۡسٰۤى اَتَقُوۡلُوۡنَ لِلۡحَقِّ لَمَّا

اِنَّ	هٰذَا	لَسِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝۷۶	قَالَ	مُوۡسٰۤى	اَتَقُوۡلُوۡنَ	لِلۡحَقِّ	لَمَّا
بیشک	یہ	ضرور کھلا جادو (ہے)	فرمایا	موسیٰ (نے)	کیا تم (ایسا) کہتے ہو	حق کے بارے	جب

بیشک یہ کھلا جادو ہے ۝ موسیٰ نے کہا: کیا تم حق کے بارے میں یہ کہتے ہو جب

جَآءَكُمۡ ؕ اَسِحۡرٌ هٰذَا ؕ وَلَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُوۡنَ ۝۷۷ قَالُوۡۤا

جَآءَكُمۡ	اَسِحۡرٌ هٰذَا	وَ	لَا يُفۡلِحُ	السّٰحِرُوۡنَ ۝۷۷	قَالُوۡۤا
وہ آیا تمہارے پاس	کیا یہ جادو (ہے)	اور	فلاح نہیں پاتے	جادو کرنے والے	انہوں نے کہا

وہ تمہارے پاس آیا؟ کیا یہ جادو ہے؟ اور جادوگر فلاح نہیں پاتے ۝ انہوں نے کہا:

اَجِئۡتَنَا لِتَلۡفِتَنَا عَمَّا وَجَدۡنَا عَلَيۡهِ

اَجِئۡتَنَا	لِتَلۡفِتَنَا	عَمَّا	وَجَدۡنَا	عَلَيۡهِ
کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ تم پھیر دو ہمیں	(اس دین) سے جو	ہم نے پایا	اس پر

آپ ہمارے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ ہمیں اس (دین) سے پھیر دیں جس پر ہم نے

فرعونیوں کا معجزات کو جادو کہنا اور انبیاء کی تکذیب کرنا

فرعونیوں کی حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بدگمانی اور ایک سیاسی الزام

═ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے والوں پر آیا، وہیں ایمان والوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ وہ ایمان پر ثابت قدم رہیں تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے والوں کو مخالفین کے شر سے نجات دی اسی طرح انہیں بھی مخالفین کے شر سے بچائے گا۔

(1)...... فرعون اور اس کی قوم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا حق پہچان لیا، اس کے باوجود وہ براہِ نفسانیت کہنے لگے کہ بیشک یہ کھلا جادو ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق بات معلوم ہو جانے کے بعد نفسانیت کی وجہ سے اسے قبول نہ کرنا اور اس کے بارے میں ایسی باتیں کرنا جو دوسروں کے دلوں میں اس کے متعلق شکوک ═

اٰبَآءَنَا وَ تَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِیَآءُ فِی الْاَرْضِؕ وَ مَا

اٰبَآءَنَا	وَ	تَكُوْنَ	لَكُمَا	الْكِبْرِیَآءُ[1]	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا
اپنے باپ دادا(کو)	اور	ہو جائے	تم دونوں کی	بڑائی	زمین میں	اور	نہیں

اپنے باپ دادا کو پایا ہے اور زمین میں تم دونوں کی بڑائی ہو جائے اور ہم تو تم پر

نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۸﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿۷۹﴾

نَحْنُ	لَكُمَا	بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۸﴾	وَ	قَالَ	فِرْعَوْنُ	ائْتُوْنِیْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿۷۹﴾
ہم	تم دونوں پر	ایمان لانے والے	اور	کہا	فرعون(نے)	لے آؤ میرے پاس ہر علم والا جادوگر

ایمان لانے والے نہیں ○ اور فرعون نے کہا: ہر علم والے جادوگر کو میرے پاس لے آؤ ○

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ

فَلَمَّا	جَآءَ	السَّحَرَةُ	قَالَ	لَهُمْ	مُّوْسٰۤى	اَلْقُوْا[2]	مَاۤ	اَنْتُمْ
پھر جب	آ گئے	جادوگر	(تو) کہا	ان سے	موسیٰ(نے)	تم ڈالو	جو	تم

پھر جب جادوگر آ گئے تو ان سے موسیٰ نے کہا: ڈال دو جو تم

مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِۙ

مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾	فَلَمَّاۤ	اَلْقَوْا	قَالَ	مُوْسٰى	مَا	جِئْتُمْ بِهِ
ڈالنے والے(ہو)	پھر جب	انہوں نے ڈال دیا	(تو) کہا	موسیٰ(نے)	جو	تم لائے ہو اسے

ڈالنے والے ہو ○ پھر جب انہوں نے ڈال دیا تو موسیٰ نے کہا: جو تم لائے ہو

السِّحْرُؕ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ

السِّحْرُ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَیُبْطِلُهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُصْلِحُ
(یہ) جادو (ہے)	بیشک	اللّٰہ	اب باطل کر دے گا اسے	بیشک	اللّٰہ	نہیں سنوارتا

یہ جادو ہے۔ بیشک اب اللّٰہ اسے باطل کر دے گا، اللّٰہ فساد والوں کے کام کو

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جادوگروں سے مقابلہ

=وشبہات پیدا کر دیں، یہ فرعونیوں کا طریقہ ہے، اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو حق جان لینے کے باوجود صرف اپنی ضد اور انا کی وجہ سے اسے قبول نہیں کرتے اور اس کے بارے میں دوسروں سے ایسی باتیں کرتے ہیں جن سے یوں لگتا ہے کہ ان کا عمل درست ہے اور حق بیان کرنے والا جھوٹا ہے۔

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ حکمرانوں کی پرانی روِش یہی چلتی آ رہی ہے کہ اصلاح قبول کرنے کی بجائے وہ سمجھانے والے پر جھوٹے الزام لگا کر اور اسے اقتدار کا لالچی قرار دے کر اپنی جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج بھی اس بات کو دیکھا جا سکتا ہے کہ غلط اندازِ حکمرانی پر ٹوکا جائے تو حکمران کہنا شروع کر دیتے=

ابتداءً حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر چند لوگ ایمان لائے

ع ۱۴

عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾ وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ لَوْ

عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨١﴾	وَ	يُحِقُّ	اللّٰهُ	الْحَقَّ	بِكَلِمٰتِهٖ	وَلَوْ
فساد کرنے والوں کا کام	اور	حق کر دکھاتا ہے	اللّٰہ	حق (کو)	اپنے کلمات کے ذریعے	اگرچہ

نہیں سنوارتا○ اور اللّٰہ اپنے کلمات کے ذریعے حق کو حق کر دکھاتا ہے اگرچہ

كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ

كَرِهَ	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٨٢﴾	فَمَآ اٰمَنَ	لِمُوْسٰۤى	اِلَّا	ذُرِّيَّةٌ	مِّنْ قَوْمِهٖ
برا مانیں	جرم کرنے والے	تو ایمان نہ لائے	موسیٰ پر	مگر	کچھ لوگ	اس کی قوم سے

مجرموں کو ناگوار ہو○ تو فرعون اور اس کے درباریوں کے خوف کی وجہ سے

عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ىٕهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَ

عَلٰى خَوْفٍ	مِّنْ فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ىٕهِمْ	اَنْ	يَّفْتِنَهُمْ	وَ
خوف (کی بنا) پر	فرعون اور اس کے درباریوں سے	کہ	وہ فتنہ (تکلیف) میں ڈال دے گا انہیں	اور

موسیٰ پر اس کی قوم میں سے چند لوگوں کے علاوہ کوئی ایمان نہ لایا (اس ڈر سے) کہ فرعون انہیں

اِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْاَرْضِ ۚ وَ اِنَّهٗ

اِنَّ	فِرْعَوْنَ	لَعَالٍ (١)	فِي الْاَرْضِ	وَ	اِنَّهٗ
بیشک	فرعون	ضرور تکبر کرنے والا (تھا)	زمین میں	اور	بیشک وہ

تکلیف میں ڈال دے گا اور بیشک فرعون زمین میں تکبر کرنے والا تھا اور بیشک وہ

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اہلِ ایمان کو توکل کی ہدایت

لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَ قَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ

لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٨٣﴾	وَ	قَالَ	مُوْسٰى	يٰقَوْمِ	اِنْ
ضرور حد سے گزرنے والوں میں سے (تھا)	اور	فرمایا	موسیٰ (نے)	اے میری قوم	اگر

حد سے گزرنے والوں میں سے تھا○ اور موسیٰ نے کہا، اے میری قوم! اگر

= ہیں کہ یہ لوگ ہماری حکومت ختم کرکے اپنی حکومت لانا چاہتے ہیں۔ 2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جادوگروں کو یہ اس لئے فرمایا کہ حق و باطل ظاہر ہو جائے اور جادو کے کرشمے جو وہ کرنے والے ہیں ان کا فساد واضح ہو۔

1 ...... فرعون کے بارے میں فرمایا کہ وہ متکبر تھا کیونکہ وہ خود کو خدا کہتا تھا اور اس سے بڑھ کر کیا تکبر ہو سکتا ہے، نیز فرعون کو حد سے بڑھنے والا کہا گیا کیونکہ اس نے بندہ ہوکر بندگی کی حد سے گزرنے کی کوشش کی اور رب ہونے کا دعویدار بن گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حد میں رہنا اللّٰہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ پانی =

اہلِ ایمان کا جواب اور بارگاہِ الٰہی میں دعا

حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو احکامِ الٰہی

كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ	بِاللّٰهِ	فَعَلَيْهِ	تَوَكَّلُوْۤا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾
تم ایمان لائے ہو	اللہ پر	تو اسی پر	تم بھروسہ رکھو	اگر	تم ہو	مسلمان

تم اللہ پر ایمان لائے ہو اگر تم مسلمان ہو تو اسی پر بھروسہ کرو ○

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

فَقَالُوْا	عَلَى اللّٰهِ	تَوَكَّلْنَا	رَبَّنَا	لَا تَجْعَلْنَا	فِتْنَةً (1)
تو انہوں نے کہا	اللہ ہی پر	ہم نے بھروسہ کیا	اے ہمارے رب	تو نہ بنا ہمیں	آزمائش

انہوں نے کہا، ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے لیے

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾	وَ	نَجِّنَا	بِرَحْمَتِكَ	مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾	وَ
ظالم لوگوں کے لئے	اور	نجات دے ہمیں	اپنی رحمت سے	کافروں کی قوم سے	اور

آزمائش نہ بنا ○ اور اپنی رحمت فرما کر ہمیں کافروں سے نجات دے ○ اور

اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰى وَ اَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ

اَوْحَيْنَاۤ	اِلٰى مُوْسٰى وَ اَخِيْهِ	اَنْ	تَبَوَّاٰ	لِقَوْمِكُمَا	بِمِصْرَ
ہم نے وحی کی	موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف	کہ	تم دونوں بناؤ	اپنی قوم کے لئے	مصر میں

ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لیے مکانات

بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ

بُيُوْتًا (2)	وَّ	اجْعَلُوْا	بُيُوْتَكُمْ	قِبْلَةً (3)	وَّ	اَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ
مکانات	اور	بناؤ	اپنے گھروں (کو)	نماز کی جگہ	اور	قائم رکھو	نماز	اور

بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ بناؤ اور نماز قائم رکھو اور

==حد سے بڑھ جائے تو طوفان بن جاتا ہے اور آدمی حد سے بڑھ جائے تو شیطان بن جاتا ہے۔

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں ہم پر غالب نہ کر اور ان کے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہ فرما تاکہ وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ حق پر ہیں اور یوں سرکشی و کفر میں بڑھ جائیں۔ 2 ...... گھر بنانا بھی سنتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہے لیکن شرط یہ ہے کہ فخر کے لئے نہ ہو بلکہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ہو۔ 3 ...... رہنے سہنے کے گھروں میں گھریلو مسجد بنانا، جسے مسجدِ بیت کہا جاتا ہے، یہ ایک قدیم طریقہ ہے، لہٰذا ایسا ہونا چاہئے کہ مسلمان اپنے گھر کا کوئی حصہ نماز کے لئے پاک و==

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی فرعون اور اس کی قوم کے خلاف دعا

بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوۡسٰى رَبَّنَاۤ اِنَّكَ

بَشِّرِ	الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٨٧﴾	وَ	قَالَ	مُوۡسٰى	رَبَّنَاۤ	اِنَّكَ
خوشخبری سناؤ	مسلمانوں (کو)	اور	عرض کی	موسیٰ (نے)	اے ہمارے رب	بیشک تو (نے)

مسلمانوں کو خوشخبری سناؤ ○ اور موسیٰ نے عرض کی: اے ہمارے رب! تو نے

اٰتَيۡتَ فِرۡعَوۡنَ وَمَلَاَهٗ زِيۡنَةً وَّاَمۡوَالًا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ

اٰتَيۡتَ	فِرۡعَوۡنَ وَمَلَاَهٗ	زِيۡنَةً	وَّ	اَمۡوَالًا (1)	فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا
دیا	فرعون اور اس کے سرداروں (کو)	زینت کا سامان	اور	مال	دنیا کی زندگی میں

فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں آرائش اور مال دیدیا،

رَبَّنَا لِيُضِلُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِكَ ۚ رَبَّنَا اطۡمِسۡ

رَبَّنَا	لِيُضِلُّوۡا	عَنۡ سَبِيۡلِكَ	رَبَّنَا	اطۡمِسۡ
اے ہمارے رب	تاکہ وہ بھٹکا دیں	تیرے راستے سے	اے ہمارے رب	برباد کر ڈال دے

اے ہمارے رب! تاکہ وہ تیرے راستے سے بھٹکا دیں۔ اے ہمارے رب! ان کے مال

عَلٰۤى اَمۡوَالِهِمۡ وَاشۡدُدۡ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَلَا يُؤۡمِنُوۡا حَتّٰى

عَلٰۤى اَمۡوَالِهِمۡ	وَاشۡدُدۡ	عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ (2)	فَلَا يُؤۡمِنُوۡا	حَتّٰى
ان کے مالوں پر	اور سختی ڈال دے	ان کے دلوں پر	تو وہ ایمان نہ لائیں	یہاں تک کہ

برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تاکہ وہ ایمان نہ لائیں جب تک

دعائے موسیٰ کی قبولیت

يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدۡ اُجِيۡبَتۡ دَّعۡوَتُكُمَا

يَرَوُا	الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ ﴿٨٨﴾	قَالَ	قَدۡ	اُجِيۡبَتۡ	دَّعۡوَتُكُمَا (3)
وہ دیکھ لیں	دردناک عذاب	فرمایا	بیشک	قبول کر لی گئی	تم دونوں کی دعا

دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ○ (اللہ نے) فرمایا: تم دونوں کی دعا قبول ہوئی

== صاف رکھیں اور اس میں عورت اعتکاف کرے۔

1 ...... مال عام طور پر غفلت کا سبب بنتا ہے، اس لئے مالدار کو اپنے محاسبے کی زیادہ حاجت ہے کہ کہیں اس کے مال نے اسے غافل تو نہیں کر دیا۔ 2 ...... دل کی سختی بڑا عذاب ہے۔ دل کی سختی کا معنی ہے کہ نصیحت دل پر اثر نہ کرے، گناہوں سے رغبت ہو اور گناہ کرنے پر کوئی پشیمانی نہ ہو اور توبہ کی طرف توجہ نہ ہو۔

3 ...... یہاں دعا کی نسبت حضرت موسیٰ اور ہارون عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام دونوں کی طرف کی گئی حالانکہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام دعا کرتے تھے اور ==

بنی اسرائیل کا دریا عبور کرنا اور فرعونی لشکر کا تعاقب

فَاسۡتَقِيۡمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيۡلَ الَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٨٩﴾ وَ

فَاسۡتَقِيۡمَا	وَ	لَا تَتَّبِعٰٓنِّ [1]	سَبِيۡلَ الَّذِيۡنَ	لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٨٩﴾	وَ
پس تم ثابت قدم رہو	اور	ہرگز پیروی نہ کرنا	ان لوگوں کے راستے کی جو	علم نہیں رکھتے	اور

پس تم ثابت قدم رہو اور نادانوں کے راستے پر نہ چلنا ○ اور

جٰوَزۡنَا بِبَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ الۡبَحۡرَ فَاَتۡبَعَهُمۡ فِرۡعَوۡنُ وَجُنُوۡدُهٗ

جٰوَزۡنَا	بِبَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ	الۡبَحۡرَ	فَاَتۡبَعَهُمۡ	فِرۡعَوۡنُ وَجُنُوۡدُهٗ
ہم نے عبور کرادیا	بنی اسرائیل کو	دریا	تو پیچھا کیا ان کا	فرعون اور اس کے لشکروں (نے)

ہم نے بنی اسرائیل کو دریا عبور کرادیا تو فرعون اور اس کے لشکروں نے

ڈوبتے وقت فرعون کا اعلانِ ایمان اور اسے جواب

بَغۡيًا وَّعَدۡوًا ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدۡرَكَهُ الۡغَرَقُ قَالَ

بَغۡيًا	وَّ	عَدۡوًا	حَتّٰۤى	اِذَاۤ	اَدۡرَكَهُ	الۡغَرَقُ	قَالَ
سرکشی	اور	ظلم (سے)	یہاں تک کہ	جب	پالیا اسے	غرق ہونے (نے)	(تو) کہنے لگا

سرکشی اور ظلم سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب اسے غرق ہونے نے آلیا تو کہنے لگا:

اٰمَنۡتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيۡۤ اٰمَنَتۡ بِهٖ

اٰمَنۡتُ	اَنَّهٗ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	الَّذِيۡۤ	اٰمَنَتۡ	بِهٖ
میں ایمان لایا	(اس بات پر) کہ وہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ جو	ایمان لائے	اس پر

میں اِس بات پر ایمان لایا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر

بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِيۡلَ وَاَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿٩٠﴾ آٰلۡـٰٔنَ وَ

بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِيۡلَ	وَ	اَنَا	مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿٩٠﴾	آٰلۡـٰٔنَ	وَ
بنی اسرائیل	اور	میں	مسلمانوں سے (ہوں)	کیا اب (ایمان لاتے ہو)	اور (حالانکہ)

بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمان ہوں ○ (اُسے کہا گیا) کیا اب (ایمان لاتے ہو؟) حالانکہ

== حضرت ہارون عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام آمین کہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا، اسی لئے فرمایا گیا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہونا جو قبولیتِ دعا میں دیر ہونے کی حکمتیں نہیں جانتے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا کی قبولیت میں یہ ضروری نہیں کہ فوراً ہی اس کا اثر ہو جائے بلکہ بعض اوقات حکمتِ الٰہی سے اس میں ایک عرصے کی تاخیر بھی ہو جاتی ہے۔

قَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ						
قَدْ	عَصَيْتَ	قَبْلُ	وَ	كُنْتَ	مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٩١﴾	فَالْيَوْمَ
بیشک	تو نافرمان رہا	(اس سے) پہلے	اور	تو تھا	فساد کرنے والوں میں سے	تو آج
اس سے پہلے تو نافرمان رہا اور تو فسادی تھا ○ آج						

نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ			
نُنَجِّيْكَ	بِبَدَنِكَ	لِتَكُوْنَ	لِمَنْ
ہم بچالیں گے تجھے	تیرے جسم کے ساتھ	تاکہ تو ہو جائے	(اس) کے لئے جو
ہم تیری لاش کو بچالیں گے تاکہ تو			

خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا					
خَلْفَكَ	اٰيَةً	وَ	اِنَّ	كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ	عَنْ اٰيٰتِنَا
تیرے بعد (آئے گا)	نشانی	اور	بیشک	بہت سے لوگ	ہماری آیتوں سے
اپنے بعد والوں کے لیے نشانی بن جائے اور بیشک لوگ ہماری نشانیوں سے					

لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ ع وَ لَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّ						
لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ (1)	وَ	لَقَدْ	بَوَّاْنَا	بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	مُبَوَّاَ صِدْقٍ (2)	وَّ
ضرور غافل (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے جگہ دی	بنی اسرائیل (کو)	سچ (عزت) کی جگہ	اور
ضرور غافل ہیں ○ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ دی اور						

رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى			
رَزَقْنٰهُمْ	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	فَمَا اخْتَلَفُوْا	حَتّٰى
ہم نے رزق عطا کیا انہیں	پاکیزہ چیزوں سے	تو انہوں نے اختلاف نہ کیا	یہاں تک کہ
انہیں پاکیزہ رزق عطا کیا تو وہ اختلاف میں نہ پڑے مگر			

فرعون کی لاش عذابِ الٰہی کی نشانی

ع

بنی اسرائیل پر انعامات اور ان کی ناشکری

1 ...... اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ بیان فرمایا اور فرعون کا انجام ذکر کیا اور اس واقعے کا اختتام اس کلام پر فرمایا۔ اس میں خطاب نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے تاکہ وہ اپنی امت کو دلائل سے منہ موڑنے پر ڈرائیں اور ان واقعات میں غور و فکر کرنے اور ان سے عبرت حاصل کرنے کی ترغیب دیں یہی ان واقعات کو بیان کرنے کا مقصود ہے۔ 2 ...... عزت کی جگہ سے یا تو ملکِ مصر اور فرعون و فرعونیوں کے املاک مراد ہیں یا سرزمینِ شام، قدس اور اُردن، جو کہ نہایت سرسبز و شاداب اور زرخیز ملک ہیں۔

جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	بَيْنَهُمْ	يَقْضِيْ	رَبَّكَ	اِنَّ	الْعِلْمُ[1]	جَآءَهُمُ
قیامت کے دن	ان کے درمیان	فیصلہ کر دے گا	تمہارا رب	بیشک	علم	آگیا ان کے پاس

علم آنے کے بعد۔ بیشک تمہارا رب قیامت کے دن اُن میں اُس بات کا فیصلہ کر دے گا

فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ ٩٣ فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ

مِّمَّآ	فِيْ شَكٍّ	كُنْتَ	فَاِنْ	كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ ٩٣	فِيْمَا
(اس) سے جو	شک میں	تم ہو	تو اگر	وہ اس میں اختلاف کرتے تھے	جس میں

جس میں وہ جھگڑتے تھے ○ تو اے سننے والے! اگر تجھے اس میں کوئی شک ہو جو

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْــَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

مِنْ قَبْلِكَ	الْكِتٰبَ	يَقْرَءُوْنَ	فَسْــَٔلِ الَّذِيْنَ	اِلَيْكَ	اَنْزَلْنَآ
تجھ سے پہلے	کتاب	پڑھتے ہیں	تو پوچھ لو ان لوگوں سے جو	تیری طرف	ہم نے اتارا

ہم نے تیری طرف اتارا ہے تو ان سے پوچھ لو جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں،

لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ

فَلَا تَكُوْنَنَّ	مِنْ رَّبِّكَ	الْحَقُّ	جَآءَكَ	لَقَدْ
پس تم ہرگز نہ ہو جانا	تیرے رب کی طرف سے	حق	آیا تیرے پاس	ضرور بیشک

بیشک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا تو تُو ہرگز

مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ ٩٤ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

كَذَّبُوْا	مِنَ الَّذِيْنَ	لَا تَكُوْنَنَّ	وَ	مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ ٩٤
جھٹلایا	ان لوگوں میں سے جنہوں نے	ہرگز نہ ہونا	اور	شک کرنے والوں میں سے

شک والوں میں نہ ہو ○ اور ہرگز ان میں نہ ہونا جنہوں نے

قرآن میں شک کرنے والوں کو تنبیہ

1 ...... یہاں علم سے مراد یا تو توریت ہے جس کے معنی میں یہودی آپس میں اختلاف کرتے تھے یا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری ہے کہ اس سے پہلے تو سب یہودی آپ کے قائل اور آپ کی نبوت پر متفق تھے اور توریت میں جو آپ کی صفات مذکور تھیں ان کو مانتے تھے لیکن تشریف آوری کے بعد اختلاف کرنے لگے، کچھ ایمان لے آئے اور کچھ لوگوں نے حسد وعداوت کی وجہ سے کفر کیا۔ ایک قول یہ ہے کہ علم سے قرآنِ مجید مراد ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور حقیقی معرفت نہ ہو وہ علم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب اور حجاب ہے۔

ازلی کافر کسی صورت ایمان نہ لائیں گے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	فَتَكُوْنَ	مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ
اللہ کی آیتوں کو	(اگر ایسا کیا) تو تو ہو جائے گا	نقصان اٹھانے والوں میں سے	بیشک	وہ لوگ جو

اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا ورنہ تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا ○ بیشک جن لوگوں پر

حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ

حَقَّتْ	عَلَيْهِمْ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾	وَلَوْ	جَآءَتْهُمْ
پکی ہو چکی	ان پر	تیرے رب کی بات	وہ ایمان نہیں لائیں گے	اگرچہ	آجائے ان کے پاس

تیرے رب کی بات پکی ہو چکی ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے ○ اگرچہ ان کے پاس

قومِ یونس کے ایمان لانے پر رفعِ عذاب

كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ

كُلُّ اٰيَةٍ	حَتّٰى	يَرَوُا	الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾	فَلَوْلَا	كَانَتْ
ہر نشانی	یہاں تک کہ	وہ دیکھ لیں	دردناک عذاب	تو کیوں نہیں	ہوئی

ہر نشانی آجائے جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں گے ○ تو کیوں ایسا نہ ہوا کہ

قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّآ

قَرْيَةٌ	اٰمَنَتْ	فَنَفَعَهَآ	اِيْمَانُهَآ	اِلَّا	قَوْمَ يُوْنُسَ (1)	لَمَّآ
کوئی بستی (قوم)	(جو) ایمان لے آتی	تو نفع دیتا اسے	اس کا ایمان	سوائے	یونس کی قوم	جب

کوئی قوم ایمان لے آتی تاکہ اس کا ایمان اسے نفع دیتا لیکن یونس کی قوم جب

اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ

اٰمَنُوْا	كَشَفْنَا	عَنْهُمْ	عَذَابَ الْخِزْيِ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ
وہ ایمان لائے	(تو) ہم نے ہٹا دیا	ان سے	رسوائی کا عذاب	دنیا کی زندگی میں	اور

ایمان لائی تو ہم نے ان سے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ہٹا دیا اور

1 ...... فرعون نے بھی آخری وقت میں توبہ کی تھی اور حضرت یونس عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم نے بھی، لیکن فرعون کی توبہ قبول نہ ہوئی اور حضرت یونس عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی توبہ قبول ہو گئی، ان دونوں کی توبہ میں واضح فرق ہے وہ یہ کہ فرعون نے عذاب کا مشاہدہ کرنے کے بعد توبہ کی تھی جبکہ حضرت یونس عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر جب وہ نشانیاں ظاہر ہوئیں جو عذاب کے قریب ہونے پر دلالت کرتی ہیں تو انہوں نے عذاب کا مشاہدہ کرنے سے پہلے اسی وقت ہی توبہ کر لی تھی۔ اس کا مطلب یہ نکلا کہ نزولِ عذاب کے بعد توبہ قبول نہیں البتہ نزولِ عذاب سے پہلے صرف علاماتِ عذاب کے ظہور کے بعد توبہ قبول ہو سکتی ہے۔

تمام لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

مَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۹۸﴾ وَلَوۡ شَآءَ رَبُّكَ

مَتَّعۡنٰهُمۡ	اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۹۸﴾	وَ	لَوۡ	شَآءَ	رَبُّكَ [1]
ہم نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	ایک وقت تک	اور	اگر	چاہتا	تمہارا رب

ایک وقت تک انہیں فائدہ اٹھانے دیا ○ اور اگر تمہارا رب چاہتا

لَاٰمَنَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ كُلُّهُمۡ جَمِيۡعًا ؕ اَفَاَنۡتَ

لَاٰمَنَ	مَنۡ	فِى الۡاَرۡضِ	كُلُّهُمۡ	جَمِيۡعًا	اَفَاَنۡتَ
(تو) ضرور ایمان لے آتا	جو	زمین میں (ہے)	ان کے تمام	سب	تو کیا تم

تو جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تم

تُكۡرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۹﴾

تُكۡرِهُ	النَّاسَ	حَتّٰى	يَكُوۡنُوۡا	مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۹﴾
مجبور کروگے	لوگوں (کو)	یہاں تک کہ	وہ ہوجائیں	ایمان والے

لوگوں کو مجبور کروگے یہاں تک کہ مسلمان ہوجائیں؟ ○

حکمِ الٰہی کے بغیر کوئی ایمان نہیں لا سکتا

وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تُؤۡمِنَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ

وَ	مَا كَانَ	لِنَفۡسٍ	اَنۡ	تُؤۡمِنَ	اِلَّا	بِاِذۡنِ اللّٰهِ [2]
اور	نہیں ہے	کسی جان کے لئے	کہ	وہ ایمان لے آئے	مگر	اللہ کے حکم سے

اور کسی جان کو قدرت نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان لے آئے

نشانیوں کا مطالبہ کرنے والے مشرکوں کو جواب

وَيَجۡعَلُ الرِّجۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ

وَ	يَجۡعَلُ	الرِّجۡسَ	عَلَى الَّذِيۡنَ	لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾	قُلِ
اور	اللہ ڈالتا ہے	عذاب	ان لوگوں پر جو	سمجھتے نہیں	تم کہو

اور اللہ ان لوگوں پر عذاب ڈالتا ہے جو سمجھتے نہیں ○ تم فرماؤ:

(1)......اس آیت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ ایمان لانا سعادتِ ازلی پر موقوف ہے، ایمان وہی لائیں گے جن کیلئے توفیقِ الٰہی شاملِ حال ہو، لہٰذا آپ کی خواہش و کوشش کے باوجود بھی جو لوگ ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں ان کا آپ کو غم نہیں ہونا چاہئے۔ (2)......جب اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا ہے تو بندہ اپنے اختیار سے ایمان قبول کرتا ہے، اپنے چاہنے کی وجہ سے وہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت کا ارادہ نہ کرے تو بندہ اپنی رغبت سے کفر پر رہتا ہے اور اس رغبت کا عذاب پاتا ہے۔ لہٰذا اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بندہ مجبور ہے کیونکہ بندے کی رغبت بھی مشیتِ الٰہی میں داخل ہے۔

انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ

انْظُرُوْا	مَاذَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا تُغْنِی	الْاٰیٰتُ
دیکھو	کیا ہے	آسمانوں اور زمین میں	اور	فائدہ نہیں دیتیں	نشانیاں

تم دیکھو کہ آسمانوں اور زمین میں کیا کیا (نشانیاں) ہیں اور نشانیاں

وَ النُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلْ

وَ	النُّذُرُ	عَنْ قَوْمٍ	لَّا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾	فَهَلْ
اور	ڈرانے والے (رسول)	(ان) لوگوں کو	(جو) ایمان نہیں لائیں گے	تو کیا (یعنی نہیں)

اور رسول ان لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں دیتے جو ایمان نہیں لاتے ○ تو انہیں

کفارِ قریش کا ظاہری حال اور نتیجہ

یَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَیَّامِ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

یَنْتَظِرُوْنَ[1]	اِلَّا	مِثْلَ اَیَّامِ الَّذِیْنَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلِهِمْ
وہ انتظار کر رہے	مگر	ان لوگوں کے دنوں جیسے (دنوں) کا جو	گزر گئے	ان سے پہلے

ان لوگوں کے دنوں جیسے (دنوں) کا انتظار ہے جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔

قُلْ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ

قُلْ	فَانْتَظِرُوْۤا	اِنِّیْ	مَعَكُمْ	مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴿۱۰۲﴾	ثُمَّ
تم کہو	تو انتظار کرو	بیشک میں	تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	پھر

تم فرماؤ: تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں ○ پھر

نزولِ عذاب کے وقت نجات پانے والے

نُنَجِّیْ رُسُلَنَا وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا

نُنَجِّیْ	رُسُلَنَا	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	كَذٰلِكَ	حَقًّا
ہم نجات دیں گے	اپنے رسولوں	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اسی طرح	حق (ہے)

ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے۔ ہم پر اسی طرح

[1]..... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ان لوگوں کا طرزِ عمل یہ بتاتا ہے کہ گویا یہ لوگ گزشتہ امتوں کے دنوں جیسے دنوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ گزشتہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے زمانوں میں کفار کو اُن دنوں کے آنے سے ڈراتے تھے جن میں مختلف قسم کے عذاب نازل ہوں جبکہ کفار اسے جھٹلاتے اور مذاق اڑاتے ہوئے عذاب نازل ہونے کی جلدی مچاتے تھے اسی طرح نبی اکرم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے زمانے کے کفار بھی انہی کی روش اختیار کئے ہوئے ہیں۔

ع ۱۰ / ۱۵

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اعلانِ حق کا حکم

عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰۳ ع قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

عَلَيْنَا	نُنْجِ	الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰۳	قُلْ (1)	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ
ہم پر	(کہ) ہم نجات دیں	ایمان والوں (کو)	تم کہو	اے	لوگو

حق ہے کہ ایمان والوں کو نجات دیں ○ تم فرماؤ، اے لوگو!

اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَاۤ اَعْبُدُ

اِنْ	كُنْتُمْ	فِيْ شَكٍّ	مِّنْ دِيْنِيْ	فَلَاۤ اَعْبُدُ
اگر	تم ہو	کسی شبہ میں	میرے دین کی طرف سے	تو (جان لو) میں عبادت نہیں کروں گا

اگر تم میرے دین کی طرف سے کسی شبہ میں ہو تو (جان لو کہ) میں ان چیزوں کی

الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ

الَّذِيْنَ	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	لٰكِنْ	اَعْبُدُ
ان کی جنہیں	تم پوجتے ہو	اللہ کے سوا	اور	البتہ	میں عبادت کرتا ہوں

عبادت نہیں کروں گا جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو البتہ میں اس اللہ کی

اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖۚ وَاُمِرْتُ اَنْ

اللّٰهَ	الَّذِيْ	يَتَوَفّٰىكُمْ	وَ	اُمِرْتُ	اَنْ
اللہ (کی)	جو	جان نکالے گا تمہاری	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ

عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جان نکالے گا اور مجھے حکم ہے کہ

اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰۴ لا وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ

اَكُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰۴	وَ	اَنْ	اَقِمْ	وَجْهَكَ
میں رہوں	ایمان والوں میں سے	اور	یہ کہ	سیدھا رکھو	اپنا چہرہ

میں ایمان والوں میں سے رہوں ○ اور یہ کہ ہر باطل سے جدا رہ کر

(1)......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ حکم دیا ہے کہ اپنے دین کا اظہار کریں اور یہ اعلان کر دیں کہ وہ مشرکین سے علیحدہ ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت چھپ کر ہونے کی بجائے اعلانیہ ہونے لگے۔

لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾

لِلدِّيْنِ	حَنِيْفًا	وَ	لَا تَكُوْنَنَّ	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾
دین کے لئے	ہر باطل سے جدا (رہتے ہوئے)	اور	ہرگز نہ ہونا	مشرکوں میں سے

اپنا چہرہ دین کے لئے سیدھا رکھو اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہونا○

بت نفع و نقصان کے مالک نہیں

وَ لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ

وَ	لَا تَدْعُ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَا يَنْفَعُكَ	وَ
اور	تو عبادت نہ کر	اللہ کے سوا	(اس کی) جو	تجھے نفع نہیں دے سکتا	اور

اور اللہ کے سوا اس کی عبادت نہ کر جو نہ تجھے نفع دے سکے اور

لَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾

لَا يَضُرُّكَ	فَاِنْ	فَعَلْتَ	فَاِنَّكَ	اِذًا	مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾
تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا	پھر اگر	تو (ایسا) کرے	تو بیشک تو	اس وقت	ظالموں میں سے (ہوگا)

نہ تجھے نقصان پہنچا سکے پھر اگر تو ایسا کرے گا تو اس وقت تو ظالموں میں سے ہوگا ○

مخلوق کو نفع اور نقصان پہنچانے سے متعلق قدرتِ الٰہی

وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ

وَ	اِنْ	يَّمْسَسْكَ (1)	اللّٰهُ	بِضُرٍّ	فَلَا كَاشِفَ	لَهٗ	اِلَّا	هُوَ
اور	اگر	پہنچائے تجھے	اللہ	کوئی تکلیف	تو کوئی دور کرنے والا نہیں	اس کو	مگر	وہی

اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی تکلیف کو دور کرنے والا نہیں

وَ اِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ

وَ	اِنْ	يُّرِدْكَ	بِخَيْرٍ	فَلَا رَآدَّ	لِفَضْلِهٖ
اور	اگر	وہ ارادہ فرمائے تیرے ساتھ	بھلائی کا	تو کوئی رد کرنے والا نہیں	اس کے فضل کو

اور اگر وہ تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی رد کرنے والا نہیں۔

(1)...... یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں لوگ ایک دوسرے کو نفع بھی پہنچاتے ہیں اور نقصان بھی جبکہ آیت میں کسی مخلوق کے نفع نقصان پہنچانے کا انکار کیا گیا ہے۔ اِس سوال کا جواب آیت کے الفاظ میں ہی موجود ہے کہ مخلوق کے نفع نقصان پہنچانے کا انکار نہیں کیا گیا بلکہ یہ فرمایا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو نفع پہنچانا چاہے تو کوئی اسے روک کر نقصان نہیں پہنچا سکتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے نقصان کا ارادہ فرمائے تو کوئی اس نقصان کو ٹال کر نفع نہیں پہنچا سکتا۔

ہدایت کا فائدہ اور گمراہی کا نقصان بندے کو ہی ہوگا

یُصِیۡبُ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ ؕ وَ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ

یُصِیۡبُ	بِہٖ	مَنۡ	یَّشَآءُ	مِنۡ عِبَادِہٖ	وَ	ہُوَ	الۡغَفُوۡرُ
وہ پہنچاتا ہے	اپنے (فضل) کو	جسے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور	وہی	بخشنے والا

اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہی بخشنے والا

الرَّحِیۡمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلۡ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَکُمُ الۡحَقُّ

الرَّحِیۡمُ ﴿۱۰۷﴾	قُلۡ (1)	یٰۤاَیُّہَا	النَّاسُ	قَدۡ	جَآءَکُمُ	الۡحَقُّ
مہربان (ہے)	تم کہو	اے	لوگو	بیشک	آیا تمہارے پاس	حق

مہربان ہے ○ تم فرماؤ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

مِنۡ رَّبِّکُمۡ ۚ فَمَنِ اہۡتَدٰی فَاِنَّمَا یَہۡتَدِیۡ

مِنۡ رَّبِّکُمۡ	فَمَنِ اہۡتَدٰی	فَاِنَّمَا یَہۡتَدِیۡ
تمہارے رب کی طرف سے	تو جس نے ہدایت حاصل کی	تو وہ صرف ہدایت حاصل کر رہا ہے

حق آیا تو جو ہدایت حاصل کرلے تو وہ اپنے فائدے کے لئے ہی

لِنَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ

لِنَفۡسِہٖ	وَ	مَنۡ	ضَلَّ	فَاِنَّمَا یَضِلُّ
اپنی جان کے لئے	اور	جو	گمراہ ہوا	تو وہ صرف گمراہ ہوتا ہے

ہدایت حاصل کر رہا ہے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو اپنے ہی نقصان کو

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اتباعِ وحی و صبر کا حکم

عَلَیۡہَا ؕ وَ مَاۤ اَنَا عَلَیۡکُمۡ بِوَکِیۡلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَ

عَلَیۡہَا	وَ	مَاۤ	اَنَا	عَلَیۡکُمۡ	بِوَکِیۡلٍ ﴿۱۰۸﴾	وَ
اپنی (جان) پر	اور	نہیں	میں	تمہارے اوپر	کوئی نگران	اور

گمراہ ہوتا ہے اور میں تم پر کوئی نگران نہیں ○ اور

1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، تم فرماؤ کہ اے اہلِ مکہ! تمہارے پاس اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے قرآن اور اس کا رسول محمد مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے ہیں تو اُن سے جو ہدایت حاصل کرلے تو وہ اپنے فائدے کیلئے ہی ہدایت حاصل کر رہا ہے کیونکہ اس کی ہدایت کا ثواب اسے ہی ملے گا اور اگر تم میں سے کوئی کفر کرے تو اس سے اللّٰہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں اور کوئی ایمان لائے تو اس سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اُسے کوئی نفع یا نقصان پہنچے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو وہ اپنے ہی نقصان کو گمراہ ہوتا ہے کیونکہ اس کی گمراہی کا عذاب اسی کی ==

اِتَّبِعۡ مَا یُوۡحٰۤی اِلَیۡكَ وَ اصۡبِرۡ حَتّٰی

اِتَّبِعۡ (۱)	مَا	یُوۡحٰۤی	اِلَیۡكَ	وَ اصۡبِرۡ	حَتّٰی
پیروی کرو	(اس کی) جو	وحی بھیجی جاتی ہے	تمہاری طرف	اور صبر کرو	یہاں تک کہ

اس وحی کی پیروی کرو جو آپ کی طرف بھیجی جاتی ہے اور صبر کرتے رہو حتّٰی کہ

یَحۡكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَ هُوَ خَیۡرُ الۡحٰكِمِیۡنَ ﴿۱۰۹﴾ ع ۱۱ ۱۲ ۱۲

یَحۡكُمَ	اللّٰهُ	وَ	هُوَ	خَیۡرُ الۡحٰكِمِیۡنَ ﴿۱۰۹﴾
فیصلہ فرمادے	اللہ	اور	وہ	سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا (ہے)

اللہ فیصلہ فرمادے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے ○

آیات: 123 — رکوع: 10

سُوۡرَةُ هُوۡدٍ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آیاتِ قرآن کی عظمت و شان

الٓرٰ ۟ قف كِتٰبٌ اُحۡكِمَتۡ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ

الٓرٰ	كِتٰبٌ	اُحۡكِمَتۡ	اٰیٰتُهٗ	ثُمَّ
حروفِ مقطعات	(یہ) ایک کتاب (ہے)	حکمت والی ہیں	اس کی آیتیں	پھر

الٓرٰ، یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں پھر

=جان پر ہو گا۔

1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ تعالیٰ آپ کی طرف جو وحی فرماتا ہے آپ اسی کی پیروی کریں اور آپ کی قوم کے کفار کی طرف سے آپ کو جو اذیت پہنچتی ہے اس پر صبر کرتے رہیں حتی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دین کو غلبہ عطا فرما کر ان کے خلاف آپ کی مدد کا فیصلہ فرمائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔

قرآن مجید کا بنیادی پیغام اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم کا منصب

فُصِّلَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ حَكِيۡمٍ خَبِيۡرٍۙ ﴿۱﴾ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا

فُصِّلَتۡ (1)	مِنۡ لَّدُنۡ حَكِيۡمٍ خَبِيۡرٍ ﴿۱﴾	اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا	اِلَّا
انہیں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے	حکمت والے، خبردار کی طرف سے	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر

انہیں حکمت والے، خبردار کی طرف سے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ○ کہ تم صرف اللہ کی

اللّٰهَ ؕ اِنَّنِىۡ لَـكُمۡ مِّنۡهُ نَذِيۡرٌ وَّ

اللّٰهَ	اِنَّنِىۡ	لَـكُمۡ	مِّنۡهُ	نَذِيۡرٌ	وَّ
اللہ (کی)	بیشک میں	تمہارے لئے	اس کی طرف سے	ڈرسنانے والا	اور

عبادت کرو۔ بیشک میں تمہارے لیے اس کی طرف سے ڈر اور خوشی کی

تو بہ و استغفار کا حکم، اس کے فوائد اور اس سے منہ پھیرنے والوں کو تنبیہ

بَشِيۡرٌ ۙ ﴿۲﴾ وَّاَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ

بَشِيۡرٌ ﴿۲﴾	وَّ	اَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا	رَبَّكُمۡ	ثُمَّ	تُوۡبُوۡۤا (2)	اِلَيۡهِ
خوشخبری دینے والا (ہوں)	اور	یہ کہ تم معافی مانگو	اپنے رب (سے)	پھر	توبہ کرو	اس کی طرف

خبریں دینے والا ہوں ○ اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو

يُمَتِّعۡكُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤۡتِ

يُمَتِّعۡكُمۡ	مَّتَاعًا حَسَنًا	اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى	وَّ	يُؤۡتِ
(تو) وہ فائدہ دے گا تمہیں	اچھا فائدہ	ایک مقررہ مدت تک	اور	دے گا

تو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک بہت اچھا فائدہ دے گا اور ہر فضیلت والے کو

كُلَّ ذِىۡ فَضۡلٍ فَضۡلَهٗ ؕ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنِّىۡۤ اَخَافُ

كُلَّ ذِىۡ فَضۡلٍ	فَضۡلَهٗ	وَ	اِنۡ	تَوَلَّوۡا	فَاِنِّىۡۤ	اَخَافُ
ہر فضیلت والے (کو)	اس کا (یا) اپنا فضل	اور	اگر	تم منہ پھیرو	تو بیشک میں	خوف کرتا ہوں

اپنا فضل عطا فرمائے گا اور اگر تم منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن کے

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ سورت سورت اور آیت آیت جدا جدا ذکر کی گئیں یا علیحدہ علیحدہ نازل ہوئیں یا عقائد و احکام، مواعظ، واقعات اور غیبی خبریں ان میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمائی گئیں۔

2 ...... توبہ اور استغفار میں فرق یہ ہے کہ جو گناہ ہو چکے ان سے معافی مانگنا استغفار ہے اور پچھلے گناہوں پر شرمندہ ہو کر آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا توبہ ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ و استغفار کرنا رزق میں وسعت کیلئے بہتر عمل ہے۔

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ③ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ

عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ③	اِلَى اللّٰهِ	مَرْجِعُكُمْ	وَ	هُوَ
تمہارے اوپر	بڑے دن کے عذاب (کا)	اللہ ہی کی طرف	تمہارا لوٹنا (ہے)	اور	وہ

عذاب کا خوف کرتا ہوں ○ اللہ ہی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ④ اَلَاۤ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ④	اَلَاۤ	اِنَّهُمْ	يَثْنُوْنَ	صُدُوْرَهُمْ [1]
ہر چیز پر	قادر (ہے)	سن لو	بیشک وہ لوگ	دوہرے کرتے ہیں	اپنے سینے

ہر شے پر قادر ہے ○ سن لو! بیشک وہ لوگ اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں

لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ

لِيَسْتَخْفُوْا	مِنْهُ	اَلَا	حِيْنَ	يَسْتَغْشُوْنَ
تاکہ چھپ جائیں	اس (اللہ) سے	سن لو	جس وقت	وہ (بدن) ڈھانپ لیتے ہیں

تاکہ اللہ سے چھپ جائیں۔ سن لو! جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن

ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا

ثِيَابَهُمْ	يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا
اپنے کپڑوں (سے)	(اس وقت بھی) اللہ جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو

ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور

يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑤

يُعْلِنُوْنَ	اِنَّهٗ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑤
وہ ظاہر کرتے ہیں	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں والی (بات) کو

ظاہر سب کچھ جانتا ہے، بیشک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے ○

بندے کا کوئی حال اللہ تعالیٰ سے چھپا نہیں

1 ...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف شانِ نزول بیان کئے ہیں، ان میں سے 2 شانِ نزول یہ ہیں (1) اخنس بن شریق بہت شیریں گفتار شخص تھا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے آتا تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بغض و عداوت چھپائے رکھتا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہ میں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے۔ (2) بعض منافقین کی عادت تھی کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور پیٹھ جھکاتے، سر نیچا کرتے اور چہرہ چھپا لیتے تاکہ انہیں آپ دیکھ نہ پائیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔